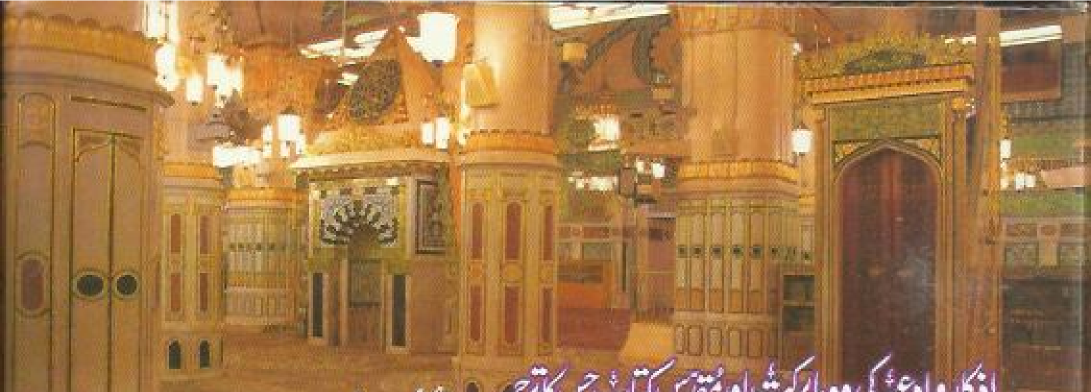
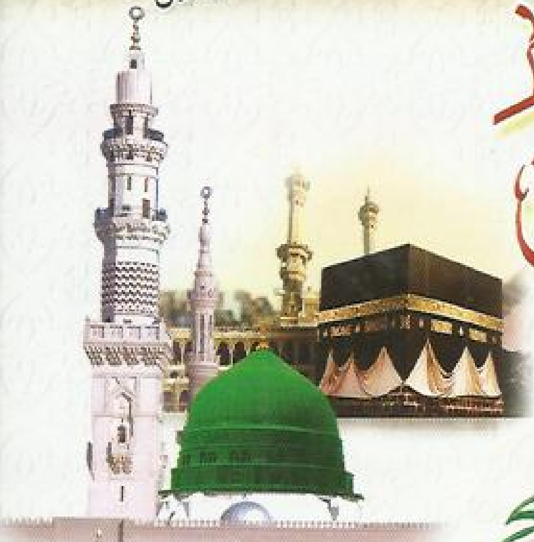


اذکار و ادعیہ کی وہ بابرکت اور مقدس کتاب جس کا ترجمہ
مسجد نبوی شریف کی پرکیف فضاؤں میں کیا گیا ہے

جب سے دیکھا ہے نیا ہی وہ ریاض الجنۃ
ہم تو گھر بیٹھے ہی جنت کا مزہ لیتے ہیں

رِیاضُ الجنّۃ



جنّت کے باغیچے

تصنیف لطیف
علامہ امام یوسف بن اسماعیل نبہانی علیہ الرحمۃ

ترجمہ
الحافظ القاری مولانا غلام حسن قادری
مفتی دارالعلوم حزب الاحناف لاہور

ناشر
اکبر بک سیلرز لاہور

اذکار وادعیہ کی وہ بابرکت اور مقدس کتاب جس
کا ترجمہ مسجد نبوی شریف کی پرکیف فضاؤں میں کیا گیا ہے

جب سے دیکھا ہے نیازی وہ ریاض الجنۃ
ہم تو گھر بیٹھے ہی جنت کا مزہ لیتے ہیں

رِیَاضُ الْجَنَّۃ

شفیق

جنت کے باغیچے

اُدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً (القرآن)
اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا (الحدیث)
مَا بَيْنَ بَيْتِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ (الحدیث)

تصنیف لطیف
علامہ امام یوسف بن اسماعیل نبہانی علیہ الرحمۃ

مترجم:
الحافظ القاری مولانا غلام حسن قادری
مفتی دار العلوم حزب الاحناف لاہور

ناشر
اکبر بک سیلرز
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور Ph: 37352022

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰة والسلام علیك یا سیدی یا رسول اللہ
وعلیٰ الك واصحابك یا حبیب اللہ

نام کتاب	....	ریاض الجنۃ ترجمہ جنت کے باغیچے
مصنف	....	علامہ امام یوسف بن اسماعیل نبہانی علیہ الرحمۃ
مترجم	....	الحافظ القاری مفتی غلام حسن قادری مفتی دارالعلوم حزب الاحناف لاہور
پروف ریڈنگ	....	مولانا قاری محمد اصغر نورانی
صفحات	....	352
تعداد	....	600
کمپوزنگ	....	عبدالسلام، قمر الزمان
اشاعت	....	2012ء
ناشر	....	محمد اکبر قادری
قیمت	....	300روپے

ناشر
اکبر بک سیلرز
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور

ترتیب

پیش لفظ

آج بروز منگل ۲۰۱۲/۴/۳ سے تقریباً ڈیڑھ سال پہلے میرے برادر اصغر پیر طریقت حضرت الحاج مولانا قاری محمد اصغر نورانی (خلیفہ مجاز شرف ملت حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری علیہ الرحمۃ وخلیفہ مجاز شیخ القرآن حضرت العلام مفتی اسلام مفتی غلام سرور قادری رحمۃ اللہ علیہ) عمرہ کی سعادت حاصل کرنے کے لئے حرمین شریفین حاضر ہوئے تو حضرت الشیخ امام یوسف بن اسماعیل نبھانی قدس سرہ السامی کی کتاب مستطاب ریاض الجنہ اسم با مسمی (جو کہ ادعیہ ماثورہ اوراذکار واوراد معتبرہ پہ مشتمل ہے) کسی عرب نے انہیں تحفہ دی اور جب وہ پاکستان واپس پہنچے تو مجھے کئی مرتبہ کہا کہ اس کتاب کا ترجمہ کردیں میں نے اپنے خیال کا اظہار تو نہ کیا لیکن دل میں یہ بات پکی کرلی کہ ان شاء اللہ العزیز سرکار مدینہ راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ سے آنے والی اس بابرکت کتاب کا ترجمہ سرکار کی مسجد میں، سرکار کے قدموں میں بیٹھ کر ہی کیا جائے گا۔ چنانچہ آج وہ مبارک گھڑی آ پہنچی ہے کہ سرکار کی مسجد ہے، میں ہوں اور کتاب ہے بلکہ کتاب کے نام کی مناسبت سے مواجہ شریف میں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری دے کر اور ایک عزیزہ نہایت ہی پیاری بچی (صفیہ لیاقت) کی طرف سے نو لاکھ مرتبہ درود شریف کا اور اپنی طرف سے چند آنسوؤں کا نذرانہ پیش کر کے ریاض الجنہ میں بیٹھ کر موقع نہ ملا تو کھڑے کھڑے ہی اس کا ترجمہ شروع کرنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے اس عرض کے ساتھ کہ اے میرے نور والے آقا آپ اپنی نور والی نگاہوں کے ساتھ دیکھ رہے ہیں کہ

؎ ان آنسوؤں کے سوا میرے پاس کچھ بھی نہیں

....

؎ گر قبول افتد زہے عز و شرف

بہت شکر گذار ہوں شیخ الحدیث حضرت قبلہ حافظ محمد عبد الستار سعیدی ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور کا اور نہایت ہی دعا گو ہوں گل نایاب از گلستان سیدی ابوالبرکات حضرت صاحبزادہ سید مسعود احمد رضوی صاحب کا جنہوں نے مسجد نبوی شریف میں بیٹھ کر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ انور کے سامنے نورانی چھتریوں کی چھاؤں میں اس کام میں آسانی کی دعا بھی فرمائی اور دونوں بزرگوں نے برکت کے لئے چند الفاظ بھی سپرد قلم فرمائے۔ چنانچہ حافظ صاحب قبلہ نے بسم اللہ شریف کے ترجمے سے اس بابرکت کام کا آغاز فرمایا۔ خدا تعالیٰ ان بزرگوں کو صحت وتندرستی کے ساتھ عمر خضر سے نوازے اور ہمیں ان کے فیوض و برکات سے مستفیض ہوتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے

این دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

یاد رہے کتاب ہذا کے چالیس باغیچوں (عنوانات) میں سے کسی باغیچے (عنوان) میں دس پودے (اذکار و وظائف وادعیہ) ہیں تو کسی میں کم وبیش ہم نے نمبر لگا دیے ہیں۔ پہلے ذکر ودعا ہے پھر اس کا ترجمہ ہے اور آخر میں ستار کے ساتھ اس کی تخریج ہے جو کہ خود مصنف نے فرمائی ہے پھر یہ بھی یاد رہے کہ یہ کتاب اذکار و وظائف اور ادعیہ ماثورہ (مسنون دعاؤں) کے حوالے سے مستند ترین کتب میں شمار ہوتی ہے لہٰذا اس سے ضرور فائدہ اُٹھانا چاہیے اور اپنے وظائف میں اس کو شامل کرنا چاہیے۔ جو لوگ شکوہ کناں ہوتے ہیں کہ دعا قبول نہیں ہوتی وہ اپنے آقا علیہ السلام کی ان دعاؤں کے الفاظ شوق سے یاد کریں اور صحیح تلفظ کے ساتھ استعمال کریں پھر دیکھیں دریائے رحمت کس طرح جوش میں آتا ہے۔ یقین کریں کئی مقامات پہ رقت انگیز لمحات آتے دل چاہتا تھا کہ کچھ موضوع سے متعلقہ مواد ہی شامل کرلوں حمد یا شان خدا وغیرہ مگر پھر کتاب کے اختصار کی طرف ذہن جاتا تو قلم کو روک لیتا اور اس طرح کی کتاب مختصر ہی ہونی چاہیے ورنہ آپ تو جانتے ہیں کہ کہ ہم ان کے غلام ہیں کہ جو

جس سمت آگئے ہیں سکے بٹھا دیے ہیں

کتاب کے ترجمہ کے دوران مسجد نبوی شریف میں پاکستان سے تشریف لائے ہوئے مختلف علماء ومشائخ کی زیارات بھی ہوتی رہی مثلاً شیخ الحدیث حضرت مولانا پیر سید حسین الدین صاحب راولپنڈی، پیر طریقت رہبر شریعت علامہ سید عظمت علی شاہ صاحب المعروف چن جی سرکار آستانہ عالیہ کیلیانوالہ شریف ضلع گوجرانوالہ، خطیب اہل سنت حضرت مولانا منور حسین عثانی صاحب آف کامونکی، حضرت مولانا قاری محمد عارف سیالوی صاحب ناظم ومہتمم جامعہ حنفیہ غوثیہ داتا دربار لاہور، صوبائی خطیب محکمہ اوقاف حکومت پنجاب پاکستان' حضرت صاحبزادہ غلام محمد محی الدین قادری بھرچونڈی شریف سندھ، علامہ ڈاکٹر راغب حسین نعیمی، علامہ محفوظ الرحمن نعیمی، حافظ محمد زبیر مجددی سیالکوٹ، ڈاکٹر جمال الدین مدنی، محمد فہد اکرام ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور، قاری محمد اکرم فیضی، قاری خان محمد، حافظ محمد منور علی رضوی اختری خادم مسجد نبوی احمد نگر انڈیا، الحاج لیاقت علی صاحب دہلی مسلم پور انڈیا، قاری محمد ریاض فریدی خادم مسجد نبوی، قاری محمد ارشد سلطانی، قاری حافظ جعفر بلال ضیائی، حافظ محمد ارشد رضوی، میاں حسیب احمد، ڈاکٹر نوید چشتی، محمد شہزاد، رائد خان، محمد فرحان، شمس الدین نومسلم، اسٹریلیا، محمد توصیف ڈنمارک، حضرت مفتی محمد زمان ایازی' الحاج محمد شریف رضوی (مرید خاص محدث اعظم پاکستان) حاجی لیاقت علی انڈیا، ان تمام حضرت سے وقتاً فوقتاً مدینہ شریف میں ملاقات ہوتی رہی، ان کا ذکر اس لئے کردیا تاکہ مدینہ شریف کی یادیں تازہ ہوتی رہیں۔

اگرچہ دعا کے بارے میں بہت سارے نہایت اہم موضوعات شروع میں لکھے جا سکتے ہیں اس طرح اذکار واوراد کے حوالے سے بھی بہت سارے عنوانات میرے ذہن میں ہیں لیکن یہ تمام باتیں میں اپنی مختلف کتب میں لکھ چکا ہوں بالخصوص حال ہی میں طبع ہونے والی اپنی کتاب شان خدا بزبان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ موضوعات بڑی شرح وبسط کے ساتھ آچکے ہیں حالات مصنف (جو اگرچہ طویل ہوگئے) اور انتساب' تقریظ وتاثرات علماء کے فوراً بعد کتاب کا ترجمہ شروع کردیا ہے اس سے متعلقہ موضوعات کے لئے متذکرہ بالا کتاب کا مطالعہ ضرور فرمائیں۔ کیونکہ اس بابرکت کتاب

کا سوائے آیات قرآنیہ کے (کیونکہ وہ کنز الایمان شریف سے نقل کرنا تھا اور وہ یہاں میسر نہیں ہے) ترجمہ مسجد نبوی شریف کے مختلف مقامات پہ بیٹھ کر مکمل کیا گیا ہے۔

ترجمہ مکمل ہو گیا تو شدید خواہش تھی کہ کتاب کا ٹائٹل بھی مسجد نبوی شریف کا خطاط لکھے تا کہ نور علیٰ نور اور سونے پہ سہاگہ ہو جائے۔ چنانچہ بڑی مہربانی فرمائی خطاط مسجد نبوی شریف جناب شفیق الزمان صاحب نے کہ انتہائی مصروفیت کے باوجود انہوں نے ٹائٹل لکھ دیا۔ اپنے انتہائی پیارے شاگرد الحافظ القاری ثناء خوان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم محمد ریاض فریدی رضوی (ساکن مدینہ منورہ خادم مسجد نبوی شریف) کا نام ضرور لوں گا کہ وہ ہر طرح سے میری ضروریات کا خیال رکھتے رہے۔ خدا تعالیٰ ان حضرات کو سلامت تا قیامت رکھے۔ آمین ثم آمین۔ بحرمۃ سید الانبیاء والمرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

ایک عجیب واقعہ

اس کو امام نبہانی علیہ الرحمۃ کی کرامت کہا جائے یا کیا کہا جائے کہ سعودی عرب میں جہاں امام جزولی علیہ الرحمۃ کی کتاب دلائل الخیرات اور امام بوصیری علیہ الرحمۃ کی کتاب قصیدہ بردہ شریف جو صدیوں سے اہل محبت کے وظائف میں شامل ہیں ان کتب کو چھین لیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے ان کتب میں شرک ہے (دیکھئے نجدیوں کی بے باکیاں ص ۱۷۰) امام نبہانی علیہ الرحمۃ کی کتاب ریاض الجنہ کو پورے بیس دن یہ فقیر مسجد نبوی شریف میں لے جا کر ترجمہ کرتا رہا اور نجدی شیوخ بھی پاس سے گزرتے رہتے اور طلباء و عوام بھی لیکن کسی کو جرأت نہ ہوئی نہ دروازہ پہ آتے جاتے ہوئے چیکنگ کے دوران اور نہ ہی مسجد شریف میں الحمد للہ! پوری کتاب کا ترجمہ مسجد نبوی شریف میں مکمل ہوا یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزۂ رعب (نصرت بالرعب) کا فیض ہی ہو سکتا ہے جو امام نبہانی علیہ الرحمۃ کی کرامت کی صورت میں ظاہر ہوا۔

وَاَثْبِتَنْ لِلْاَوْلِيَاءِ الْكَرَامَةْ   وَمَنْ نَفَاهَا فَانْبِذَنْ كَلَامَهْ

اب جس کے جی میں آئے وہی پائے روشنی
ہم نے تو دل جلا کے سرِ بام رکھ دیا

حالاتِ زندگی

فدائے مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) محبوبِ محبوبِ خدا (جل وعلا)

امام یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ

دنیا دارِ فنا ہے جو پیدا ہوا اسے ایک نہ ایک دن یہاں سے رخت سفر باندھنا ہے، کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو خود تو چلے جاتے ہیں لیکن اپنی یاد ہمیشہ کے لئے چھوڑ جاتے ہیں، یہ دلآویزی اور یہ محبوبیت صرف ان بندگانِ خدا کے حصے میں آتی ہے جو اپنی زندگی اللہ تعالیٰ کے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت وفرمانبرداری، آپ کے جمال وکردار کے تذکرے اور آپ کے دینِ متین کی حفاظت وتبلیغ میں صرف کر دیتے ہیں، علامہ نبہانی قدس سرہ، اسی قدسی گروہ کے ایک فرد تھے۔

شرفِ ملت شیخ الحدیث علامہ عبدالحکیم شرف قادری علیہ الرحمۃ' شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور لکھتے ہیں:

استاذ الاساتذہ مولانا الحاج علامہ عطا محمد گولڑوی بندیالوی مدظلہ العالی نے ایک مرتبہ بیان فرمایا کہ شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی، امام احمد رضا بریلوی اور علامہ نبہانی کا وصفِ مشترک یہ تھا کہ انہوں نے اپنی پوری زندگی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق ومحبت میں بسر کی اور تاحیات عشقِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا درس دیتے رہے، دینِ اسلام کی خدمت ان کا سرمایۂ حیات تھا اور حدیث شریف کی تبلیغ واشاعت ان کا وظیفہ زندگی تھا۔

حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین کے مترجم پروفیسر علامہ محمد اعجاز جنجوعہ لکھتے ہیں:

تجدد پسندی کے خلاف محاذ آرائی

امام نبہانی رحمۃ اللہ علیہ کا تصنیفی کام اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تحریک تحفظ ناموس رسالت سے کمال مشابہت رکھتا ہے، جس طرح برصغیر پاک وہند میں فضائل وکمالات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مٹانے کے لئے طاغوتی جتھے متحد ہو چکے تھے یونہی شرق اوسط کے اسلامی ممالک میں طاغوت واستعمار کے گماشتے مقام رسالت کو گھٹانے کی بھرپور کوشش کررہے تھے، اس خطرناک سازش کو طشت ازبام کرنے اور اس فتنے کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کے لئے امام نبہانی رحمۃ اللہ علیہ نے فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی طرح اپنی زبان وقلم کو ہتھیار بنا کر کئی محاذوں پر جنگ لڑی اور نظم ونثر کے ذریعے تجدد پسند اور باطل پرست تحریکوں کو موت کی نیند سلادیا۔

اس سلسلہ میں سب سے زیادہ خطرناک تحریک ان تجدد پسند مسلمان نما لیڈروں کی تھی جو مادی ترقی کے پرفریب نعروں کے ساتھ مسلمانوں کو ان کے قدیم معتقدات، روایات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی سے والہانہ محبت اور شریعت اسلامیہ کی اصل اساس سے بیگانہ کررہے تھے، اس تحریک کی قیادت جمال الدین افغانی، محمد عبدہ اور شیخ رشید رضا کے ہاتھ میں تھی۔ علامہ نبہانی علیہ الرحمۃ نے مصر میں قیام کے دوران ان لوگوں کی سرگرمیوں کا بنظر غائر مشاہدہ کیا اور ملت اسلامیہ کے تشخص کو لاحق خطرات کو محسوس کرتے ہوئے ان لوگوں کے خلاف علم جہاد بلند کیا، آپ نے اپنے مشہور قصیدے الرائیۃ الصغریٰ (جو کہ ۵۵۳ اشعار پر مشتمل ہے) میں اس تحریک کے قائدین کے نظریات اور کردار پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا۔

''اگر تم ان لوگوں کو بے نقاب کرو تو یہ تمہیں اباحت پسند یا ان جیسے نظر آئیں گے کوئی ان سے کہے کہ نماز پڑھو تو جواب دیتے ہیں کہ ہمارے لئے گھر میں اکٹھی نماز پڑھنے کا جواز ہے، شراب سے منع کرو تو کہتے ہیں کہ شفائے مرض کے لئے شراب پی ہے یا یہ بہانہ کردیتے ہیں کہ اس کا نام شراب نہیں ہے ان میں سے ہر آدمی علانیہ گناہوں کا

ارتکاب کرتا ہے یہ اس لئے کہ شیطان نے یہ بات ان کے دلوں میں خفیہ طور پر ڈال دی ہے، نہ روزہ، نہ نماز، نہ حج، نہ خیرات کوئی ہزار میں سے ایک مجبور ہو کر ہماری مسجدوں میں آتا ہے۔

مجھے ایک باوثوق دوست نے بتایا کہ ان میں سے ایک شخص نے پیشاب کرنے کے بعد بلا استبراء اور بلا وضو نماز پڑھ لی' ایک اور نے حالت جنابت میں جماعت کرا دی۔

یہ لوگ گمراہی کے حامی ہیں اللہ ان کے مقابلہ میں ہماری امداد فرمائے ان کے کسی فاجر سے کسی نیکی کے مشاہدہ پر دھوکا نہ کھایئے کیونکہ ایسی بات ان کی فطرت کے خلاف اتفاقاً ان سے صادر ہو گئی ورنہ یہ تو ان گنت برائیوں کے مرتکب ہو چکے ہیں۔

یہ کفار سے زیادہ دین کے لئے ضرر رساں ہیں کیونکہ مسلمان کافر کے فعل سے احتیاط اختیار کرتا ہے جبکہ ان لوگوں کو مسلمان سمجھ کر اجتناب نہیں کرتا۔''

شیخ عبدہٗ کی نقاب کشائی

علامہ نبہانی رحمۃ اللہ علیہ شیخ محمد عبدہ کی نقاب کشائی کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

''یہ شخص دنیا پر فریفتہ ہو گیا ہے اور کم عقلی کی وجہ سے اس نے دین کو حصول دنیا کا ذریعہ بنالیا ہے۔

ایک طرف تو دین کا امام کہلاتا ہے اور دوسری طرف اہل کفر کے اعمال کی اقتداء کرتا ہے۔

ادھر مسلمان صلحاء کی مذمت کرتا ہے اور ادھر اعمال کفریہ کو مستحسن جانتا ہے تاکہ آزاد خیال بزرگ سمجھا جائے اور لوگوں کے ہاں عظیم المرتبہ قرار پائے۔

قرآن حکیم کی زبردست روشنی کے باوجود یہ اندھی اونٹنی کی طرح ٹامک ٹوئیاں مارنے لگا ہے۔

اس کی انہی گمراہیوں کی وجہ سے میں لوگوں کو اس کی کتابیں پڑھنے سے ہوشیار کرتا ہوں۔''

شیخ نبہانی، محمد عبدہ کی فساد سیرت کی تصویر کشی کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

''محمد عبدہ، عیسائی عورتوں سے بے حجاب میل جول رکھتا ہے اور اس میں کوئی قباحت محسوس نہیں کرتا۔''

عیسائیوں کے ساتھ کھلے بندوں کھاتا پیتا ہے اور تمام نشہ آور اشیاء کے حلال ہونے کا فتویٰ دیتا ہے کیونکہ ان اشیاء پر شراب کا اطلاق نہیں ہوتا ہے۔

غیر مذبوح گلا گھٹے جانور کا گوشت کھاتا ہے اور اس کی حلت کا فتویٰ دیتا ہے تا کہ لوگ اسے ارتکاب گناہ کا الزام نہ دیں۔''

اس نام نہاد گروہ کی فکری کجروی کا ذکر یوں کرتے ہیں۔

''ان بدبختوں نے جہالت کی وجہ سے دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مختصر کر دیا ہے اور سینکڑوں احکام ترک کر دیئے ہیں۔

اپنی خام خیالی کے باعث اپنے بگاڑ کو اصلاح سمجھ بیٹھے ہیں اور اپنی گمراہی کا بہت بوجھ اٹھا لیا ہے۔

یہ کہتے ہیں کہ ہم دین کے معاملہ میں زید وعمرو کی اتباع کر کے کتاب وسنت کو نہیں پھینک سکتے۔

بات حق ہے مگر اس سے ان کا مقصد باطل ہے یہ بہترین کلام سے برائی کا ارادہ رکھتے ہیں دراصل یہ اپنی جہالت کی وجہ سے دعویٰ اجتہاد کر کے اپنی قدر ومنزلت بڑھانا چاہتے ہیں حالانکہ ان میں اجتہاد کی شرائط پائی جاتی ہیں نہ ان کے پاس تقویٰ ہے بلکہ ان کا ہر آدمی تقلید سے آزاد ہو گیا ہے کہتے ہیں کہ ہمیں کتاب وسنت نے دوسروں کی احتیاج سے بے نیاز کر دیا ہے جبکہ ان کی حالت یہ ہے کہ ان کے ہزاروں میں سے کوئی ایک بھی چند احادیث یا سورتوں کا حافظ نہیں۔''

شیخ الاسلام مصطفیٰ آفندی کی تائید

امام نبہانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس جدت پسند گروہ کے نظریات کی جو عکاسی کی ہے۔ شیخ الاسلام مصطفیٰ آفندی صبری نے اپنی کتاب ''موقف العقل والعلم'' میں اس کی تائید فرمائی ہے وہ فرماتے ہیں۔

''شیخ محمد عبدہ کی طرف منسوب تحریک اصلاح کا لب لباب یہ ہے کہ اس نے جامع ازہر کو اس کی دینی پختگی اور استقامت سے ہٹا دیا ہے اور بہت سے ازہریوں کو لادین عناصر کے کئی قدم قریب کر دیا ہے جبکہ لادین عناصر کو ایک قدم بھی دین کے قریب نہیں کیا، اسی نے اپنے شیخ جمال الدین افغانی کے توسط سے ''ماسونیت'' کو جامع ازہر میں داخل کیا، جیسا کہ اس نے مصر میں بے پردگی اور عریانی کو ترویج دینے کے لئے قاسم امین کی حوصلہ افزائی کی۔''

''شیخ محمد عبدہ بجائے اس کے کہ اپنے مناظر (فرح الطوی) کو مغلوب کرتے اور مغرب زدہ جتھوں کو شکست دیتے، اپنے ہی لشکر علمائے دین کو دینی جمود کا طعنہ دے کر انہیں پسپا کیا، اس سے محمد عبدہ کو دوہرا فائدہ ہوا کہ ایک طرف مغرب زدہ طبقہ میں ان کی قدر و منزلت بڑھ گئی اور دوسری طرف ہزیمت خوردہ ان کی عظمت کے معترف ہو گئے۔''

کتاب کے آخر میں علامہ صبری لکھتے ہیں۔

شاید! شیخ محمد عبدہ اس کے ساتھی یا شیخ جمال الدین یہ چاہتے تھے کہ وہ اسلام میں وہ کردار ادا کریں جو پروٹسٹینٹ فرقہ کے رہنماؤں لوتھر اور کلیفن نے عیسائیت میں ادا کیا ہے مگر وہ مسلمانوں کے لئے ایک جدید دین قائم کرنے میں کامیاب نہ ہو سکے البتہ تجدید و احیاء کے پردے میں بے دینی کی ترویج میں کوشاں رہے۔''

(بحوالہ الاسلام وحضارۃ الغربیہ)

دوسرا بڑا طبقہ جس کے خلاف امام نبہانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھرپور قلمی جہاد فرمایا، گستاخان رسالت کا طبقہ ہے جس کا مشن مختلف شکوک وشبہات پیدا کر کے امت مسلمہ کے اذہان سے عظمت رسالت کو مٹانا اور رشتہ محبت کو قطع کرنا ہے اس تحریک کے ڈانڈے چھٹی صدی کے بعض تفرد پسند علماء سے ملتے ہیں۔ امام نبہانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس سلسلہ میں اثبات نبوت اور کمالات رسالت پر کئی بے نظیر کتابیں تصنیف فرمائی ہیں جن میں ''شواہد الحق، جواہر البحار اور حجۃ اللہ علی العالمین'' اس موضوع پر لاجواب کتابیں ہیں۔

ولادت، تعلیم وتربیت

حضرت یوسف بن اسماعیل بن یوسف بن اسماعیل بن محمد ناصر الدین بن نبہانی رحمہم اللہ تعالیٰ فلسطین کی شمالی جانب واقع قصبہ اجزم میں جو کہ اس وقت حیفا کے حدود میں واقع ہے تقریباً ۱۲۶۵ھ/ ۹-۱۸۴۸ء میں پیدا ہوئے۔ عرب کے ایک بادیہ نشین قبیلہ بنو نبہان کی نسبت سے نبہانی کہلاتے ہیں، قرآن پاک والد ماجد شیخ اسماعیل نبہانی سے پڑھا وہ اسی کے پیشے میں تھے اس کے باوجود حواس بالکل صحیح سالم اور صحت بہت عمدہ تھی، اکثر اوقات اللہ تعالیٰ کی عبادت میں صرف کرتے، پہلے وہ ہر روز تہائی قران پاک پڑھتے تھے پھر ہر ہفتے میں تین قرآن پاک ختم کیا کرتے تھے اور یہ ان پر اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا کرم تھا۔

پھر علامہ نبہانی جامع ازہر مصر میں داخل ہوئے اور محرم الحرام ۱۲۸۳ھ سے رجب ۱۲۸۹ھ تک تحصیل علم میں مصروف رہے، علامہ فرماتے ہیں میں نے وہاں ایسے ایسے محقق اساتذہ سے استفادہ کیا کہ اگر ان میں سے ایک بھی کسی ولایت میں موجود ہو تو وہاں کے رہنے والوں کو جنت کی راہ پر چلانے کے لئے کافی ہو اور تمام علوم میں لوگوں کی ضروریات کو تن تنہا پورا کر دے، چند اساتذہ کے نام یہ ہیں:

علامہ سید محمد دمنہوری شافعی (م ۱۲۸۶ھ) علامہ شیخ ابراہیم الزرو (م ۱۲۸۷ھ)

علامہ شیخ احمد الاجہوری شافعی نابینا (م ۱۲۹۳ھ) علامہ شیخ محسن العدوی المالکی (م ۱۲۹۸ھ) علامہ شیخ سید عبد الہادی نجا الابیاری (م ۱۳۰۰ھ) علامہ شیخ شمس الدین محمد الانبابی الشافعی (اس وقت کے شیخ الازہر) علامہ شیخ عبد الرحمٰن اشربینی الشافعی، علامہ شیخ عبد القادر الرافعی الحنفی الطرابلسی (شامی پر التحریر کے نام سے ان کا حاشیہ ہے) علامہ شیخ یوسف برقاوی حنبلی، شیخ المشائخ علامہ ابراہیم السقا الشافعی رحمہم اللہ تعالیٰ۔

علامہ نبہانی سب سے زیادہ اپنے استاذ علامہ ابراہیم السقا کے معترف اور مداح دکھائی دیتے ہیں ان سے شیخ الاسلام زکریا انصاری کی شرح تحریر اور شرح منہج اور ان پر علامہ شرقاوی اور بجیرمی کے حواشی پڑھے اور تین سال تک ان سے فیض یاب ہوئے انہوں نے علامہ نبہانی کو سند دیتے ہوئے ان القاب سے نوازا ہے۔

الامام الفاضل والهمام الكامل والجهبذ الابر، اللوذعی الاريب والالمعی الاديب ولدنا الشيخ يوسف بن الشيخ اسمعيل النبهانی ايده الله بالمعارف ونصر

(اس سے معلوم ہوا کہ اساتذہ کی نظر میں علامہ کی کتنی قدر ومنزلت تھی۔ دوسرا یہ بھی معلوم ہوا کہ علامہ مذہباً شافعی تھے۔)

یاد رہے: یہاں تک کے حالات علامہ نبہانی قدس سرہ کے خود نوشت ہیں جو ''الشرف المؤبد لآل محمد'' عربی کے آخر اور شواہد الحق کی ابتداء میں ملحق ہیں۔

ایک مکتوب

مولانا ابو النور محمد بشیر مدظلہ مدیر ''ماہِ طیبہ'' کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ کے والدِ ماجد فقیہ اعظم حضرت مولانا محمد شریف کوٹلوی رحمۃ اللہ علیہ اعلیٰحضرت امام احمد رضا خاں بریلوی، قدس سرہٗ (المتوفی ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء) کے خلیفہ تھے۔ مولانا نے حضرت فقیہ اعظم کی زبانی علامہ نبہانی کے متعلق ایک مکتوب میں یوں لکھا ہے:

''میرے والد ماجد علیہ الرحمۃ نے ایک مرتبہ مجھ سے فرمایا تھا کہ میں جب حج کرنے گیا (حضرت والد ماجد علیہ الرحمۃ شریف مکہ کے دور میں حج کرنے گئے تھے) تو مدینہ منورہ کی حاضری اور زیارتِ گنبدِ خضراء کے شرف سے مشرف ہوتے وقت میں نے باب السلام کے قریب اور گنبد خضراء کے سامنے ایک سفید ریش اور انتہائی نورانی چہرہ والے بزرگ کو دیکھا جو قبر انور کی جانب منہ کر کے دوزانو بیٹھے کچھ پڑھ رہے تھے۔ میں ان کی وجاہت اور چہرے کی نورانیت دیکھ کر بہت متاثر ہوا اور ان کے قریب جا کر بیٹھ گیا اور ان سے گفتگو شروع کی۔ وہ میری جانب متوجہ نہ ہوئے تو میں نے ان سے کہا کہ میں ہندوستان سے آیا ہوں اور آپ کی کتابیں حجۃ اللہ علی العالمین اور جواہر البحار وغیرہ میں نے پڑھی ہیں جن سے میرے دل میں آپ کی بڑی عقیدت ہے انہوں نے یہ بات سُن کر سمجھا کہ یہ کوئی خوش عقیدہ اور عالم ہے تو میری طرف محبت سے ہاتھ بڑھایا اور مصافحہ فرمایا۔ والدِ ماجد علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ میں نے ان سے عرض کیا، حضور! آپ قبرِ انور سے اتنی دور کیوں بیٹھے ہیں؟ تو رو پڑے اور کہا ''میں اس لائق نہیں کہ قریب جاؤں'' اس کے بعد میں اکثر ان کی جائے قیام پر حاضر ہوتا رہا اور ان سے سند حدیث بھی حاصل کی۔''

مجسم عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

وہ مجسم عشقِ رسول، بارگاہ بیکس پناہ میں حاضر ہو کر، سراپا التجا بن کر، زبانِ حال سے یہی کہہ رہا ہوگا:

تیرے سوا خیالِ نبی میں تیرے نثار
سمجھا نہ کوئی دیدۂ گریاں کی گفتگو

فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کی عدیل النظیر تصنیف ''الدولۃ المکیہ'' پر تقریظ لکھتے

ہوئے مولانا عبدالقادر محمد بن سورہ القرشی نے امام احمد رضا خاں بریلوی اور علامہ یوسف بن اسمٰعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق اپنی رائے جن عربی الفاظ میں بیان فرمائی، اس کا اُردو ترجمہ پیش خدمت ہے:

''ہم عصر حسانِ زماں، زندہ کنِ سنتِ سردارِ اولادِ عدنان، محفوظ بہ نبی عدنانی، معروف شیخ یوسف نبہانی کہ انہوں نے اپنی کتاب ''شواہدالحق'' میں وہ تنبیہات ذکر فرمائیں کہ ان کے اندر دلوں میں زجر کرنیوالے شہاب ہیں تو درحقیقت بلا ریب و (علامہ نبہانی) اور مصنف رسالہ ہٰذا (اعلیٰحضرت) ادائے واجب کے لئے کھڑے ہوئے اور حکمِ صائب لائے۔''

(الدولۃ المکیہ)

اسی طرح مذکورۃ الصدر کتاب پر تقریظ لکھتے ہوئے مولانا حسین بن محمد علیہ الرحمۃ نے اپنے وقت کی ان دونوں یگانہ روزگار اور سرمایہ افتخار ہستیوں کے بارے میں یوں لکھا ہے:

''اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے جزائے خیر دے مؤلف (اعلیٰحضرت) اور شیخ یوسف نبہانی رحمۃ اللہ علیہ کو جنہوں نے ہماری احتیاج کو پورا کیا۔'' (ایضا)

خود علامہ یوسف نبہانی علیہ الرحمۃ نے مجددِ ماتہ حاضرہ قدس سرہ کی تصنیفِ لطیف ''الدولۃ المکیہ'' پر زوردار تقریظ لکھی۔ اعلیٰحضرت امامِ اہلسنت کے بارے میں انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار یوں فرمایا:

''اس دفعہ سید عبدالباری سلمہ اللہ تعالیٰ (ابن علامہ سید امین رضوان مدنی علیہ الرحمۃ) نے یہ کتاب میرے پاس بھیجی تو میں نے اس (الدولۃ المکیہ) کو شروع سے آخر تک پڑھا اور تمام دینی کتابوں میں بہت زیادہ نفع بخش اور مفید پایا اس کی دلیلیں بڑی قوی ہیں، جو ایک امام کبیر، علامہ اجل کی طرف سے ظاہر ہوسکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ راضی رہے اس رسالے کے مصنف

سے، اور اپنی عنایتوں سے ان کو راضی کرے اور ان کی تمام پاکیزہ امیدوں کو بَر لائے...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے توسل سے بارگاہِ الٰہی میں دعا کرتے ہیں کہ وہ اس کتاب کے مصنف جیسے افراد زیادہ سے زیادہ پیدا کرے جو ائمہ اعلام ہوں، اسلام کے حامی ہوں، کفار اور ذلیل بدعتیوں کی تردید میں مشغول رہیں۔ ایسے علماء بزرگ تر مجاہد اور دین کی حدود کے محافظ ہیں۔" (الدولۃ المکیہ ص ۷۷)

قطبِ مدینہ علیہ الرحمۃ کا ارشاد

بقول اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کے خلیفہ نامدار قطبِ مدینہ حضرت مولانا ضیاء الدین مہاجر مدنی مدظلہ العالی، علامہ حضرت یوسف نبہانی علیہ الرحمۃ کی اہلیہ محترمہ کو چوراسی مرتبہ سرورِ کون ومکان صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہوا (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما) علامہ موصوف جو شمعِ رسالت پر پروانہ وار نثار تھے، ان کی حالت وکیفیت کے بیان سے الفاظ قاصر ہیں، علامہ کی وفات حسرت آیات کے متعلق حضرت مدنی ہی کا بیان ہے کہ "جواہر البحار" کی تصنیف کے کچھ عرصہ بعد موصوف کو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی سرکار نے "جواہر البحار" کو بہت پسند فرمایا اور ازراہِ لطف وکرم علامہ کو سینے سے لگایا۔ علامہ بارگاہِ رسالت میں عرض گزار ہوئے کہ حضور! اب جدائی کا صدمہ برداشت کرنے کی تاب نہیں رہی۔" آخر اسی حالت میں وصال ہو گیا۔

ایک شاگردِ رشید کو علامہ کی زیارت نصیب ہوئی جن سے موصوف نے اپنی وفات کا واقعہ بیان کیا جو اسی طرح عوام وخواص میں مشہور ہوا۔ حضرت نبہانی علیہ الرحمۃ نے مجددِ مائۃ حاضرہ قدس سرہٗ کے دس سال بعد ۱۳۵۰ھ/۱۹۳۱ء میں وفات پائی اور اپنے آبائی گاؤں اجزم میں ہمیشہ کے لئے محوِ خواب اور آسودۂ استراحت ہوئے انا للہ وانا الیہ راجعون

ابرِ رحمت ان کے مرقد پر گہر باری کرے
حشر میں شانِ کریمی ناز برداری کرے

اسلام کے اس مایہ ناز فرزند، نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق اور چودھویں صدری کی نادرِ روزگار ہستی نے قلمی میدان میں ایسی بیش بہا تصانیف چھوڑی ہیں جن کے مطالعہ سے آنکھوں کو نور اور دلوں کو سرور حاصل ہوتا ہے۔ حق تو یہ ہے کہ مجدد مائۃ حاضرہ امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہٗ کے بعد دنیائے اسلام میں علامہ موصوف اپنی نظیر آپ تھے۔ آپ کی تصانیف علومِ دینیہ کے قابلِ قدر اور مایۂ افتخار ذخیرے ہیں۔ اگر علامہ کی قلمی نگارشات کو اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کے تجدیدی کارنامے کا تکملہ کہہ لیا جائے تو شاید بے جا نہ ہوگا۔

بابرکت زندگی کی پاکیزہ مصروفیات

جب حضرت علامہ نبہانی قدس سرہٗ کے علم و فضل کا چرچا ہوا تو بیروت میں محکمۃ الحقوق العلیا کے رئیس (وزیرِ انصاف) مقرر کر دیئے گئے ایک عرصہ تک اس منصب پر فائز رہے آخر عمر میں انہوں نے اپنے اوقات عبادت اور تصنیف و تالیف کے لئے وقف کر دیئے، ایک عرصہ مدینہ طیبہ میں قیام پذیر رہے۔

حضرت علامہ نبہانی قدس سرہٗ نے اپنی دیگر مصروفیات کے ساتھ ساتھ تصنیف و تالیف کا سلسلہ جاری رکھا، ان کی تمام تصانیف مفید ہیں اور مقبولیت عامہ کی سند حاصل کر چکی ہیں اور ایسا کیوں نہ ہو جبکہ ان کی تمام تصانیف حدیث شریف اور اس کے متعلقات سے وابستہ ہیں، حدیث شریف کے علاوہ انہوں نے ان موضوعات پر خامہ فرسائی کی ہے۔

سیرتِ مبارکہ، علم الاسانید، اکابرِ علماء و مشائخ کا تذکرہ، درود شریف اور بارگاہِ رسالت میں پیش کئے جانے والے قصائد جو خود علامہ نے لکھے یا مذاہب اربعہ کے متقدمین اور متاخرین علماء نے لکھے، ان کی تصانیف کی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ تمام

کتابیں چھپ چکی ہیں بلکہ بعض کتابوں کے تو کئی ایڈیشن چھپ چکے ہیں۔

حضرت علامہ نبہانی قدس سرہ نے سات سو پچاس اشعار پر مشتمل قصیدۃ الرائیۃ الکبریٰ لکھا جس میں دینِ اسلام اور دیگر ادیان کا تقابل پیش کیا ہے، بالخصوص عیسائیت کا تفصیلی رد کیا ہے کیونکہ عیسائی آئے دن دینِ اسلام کے خلاف ہرزہ سرائی کرتے رہتے تھے، دوسرا قصیدہ الرائیۃ الصغریٰ پانچ سو پچاس اشعار پر مشتمل لکھا جس میں سنتِ مبارکہ کی تعریف وتوصیف اور بدعت کی مذمت کی اور ان اہلِ بدعت مفسدین کا بھرپور رد کیا جو اجتہاد کا دعویٰ کرتے ہیں اور خدا کی زمین میں فساد برپا کرتے ہیں۔

ان قصائد کو آڑ بنا کر بعض کفار اور منافقین نے سلطان عبدالحمید سلطان ترکی کے کان بھرے کہ علامہ نبہانی ان قصائد کے ذریعے تمہاری رعایا میں انتشار پھیلا رہے ہیں چنانچہ ۱۳۳۰ھ ۱۹۱۲ء میں جب علامہ مدینہ طیبہ پہنچے تو انہیں شاہی حکم کے تحت نظر بند کر دیا گیا۔ علامہ فرماتے ہیں:

حبست فی المدینة مدة اسبوع لکن بالاکرام والاحترام

(یوسف بن اسماعیل نبہانی، علامہ: الدلالات الواضحات ص ۱۳۹۰)

''مجھے مدینہ طیبہ میں ایک ہفتے کے لئے نظر بند کر دیا گیا لیکن عزت واحترام کے ساتھ۔''

قطبِ وقت حضرت مولانا ضیاء الدین مدنی علیہ الرحمۃ خلیفہ امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ جو اس واقعہ کے شاہد ہیں، نے یہ واقعہ تفصیل سے بیان فرمایا اور مولانا الحاج محمد منشا تابش قصوری مدظلہ نے اسے قلمبند کیا، انہی کے الفاظ ملاحظہ ہوں:

میں نے پڑھا' سنا اور اطاعت کی

''ایک دفعہ سلطان عبدالحمید نے مدینہ منورہ کے گورنر بصری (پاشا) کو علامہ یوسف نبہانی کی گرفتاری کا حکم دیا، گورنر بصری علامہ کا انتہائی معتقد تھا آپ کی خدمت میں حاضر

ہوااور سلطان کا حکم نامہ پیش کیا، علامہ یوسف نبہانی ملاحظہ فرماتے ہی گویا ہوئے:

سمعت وقرأت واطعت میں نے سنا، پڑھا اور اطاعت کی

گورنر بصری عرض کرنے لگا حضرت! گرفتاری تو ایک بہانہ ہے، گورنر ہاؤس تشریف لایئے آپ میرے ہاں بحیثیت مہمان ہی ہوں گے اس بہانے مجھے میزبانی کا شرف حاصل ہو جائے گا جو علماء وفضلاء اور مشائخ آپ سے ملاقات کے لئے آئیں گے وہ بھی میرے ہی مہمان ہوں گے آپ کے عقیدت مندوں پر گورنر ہاؤس کے دروازے ہر وقت کھلے رہیں گے آپ کا گورنر ہاؤس میں قیام قید نہیں محض سلطان کے حکم کی تعمیل کے لئے ایک حیلہ ہے۔

حضرت علامہ یوسف نبہانی عالمِ اسلام کی ممتاز شخصیت تھے ہم عصر علماء ومشائخ کے ان کے ساتھ گہرے مراسم تھے ان کی گرفتاری کی خبر جنگل کی آگ کی طرح بڑی تیزی سے عالمِ اسلام میں پھیل گئی، خاص وعام سراپا احتجاج بن گئے مگر علامہ یوسف بالکل مطمئن، گھبراہٹ اور پریشانی کا نام تک نہیں تھا پھر بھی علماء وزعمار ملت نے ملاقات کے دوران علامہ سے کہا کہ اگر اجازت ہو تو ہم آپ کی رہائی کے لئے سلطان سے اپیل کرتے ہیں، علامہ نے فرمایا اگر آپ کو اپیل کرنا منظور ہے تو سلطانِ وقت کی بجائے سلطانِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں صلوٰۃ وسلام کے ساتھ یوں استغاثہ عرض کریں:

صلى الله على النبى الامى صلى الله وسلم صلوٰة وسلاما عليك يا رسول الله قلت حيلتى انت وسيلتى ادركنى يا سيدى يا رسول الله .

"حضرت قطب الوقت (مولانا ضیاء الدین مدنی دام ظلہ) نے فرمایا، چنانچہ ہم نے ابھی تین دن تک ہی اس درود شریف کے ساتھ استغاثہ پیش کیا تھا کہ سلطان عبد الحمید کے گورنر بصری کو پیغام ملا، حضرت الشیخ یوسف النبہانی کو باعزت بری کر دیا

جائے۔"

(محمد منشا تابش قصوری، مولانا: اغثنی یارسول اللہ (مطبوعہ مکتبہ قادریہ لاہور) ۔۱۳۹۵ھ/۱۹۷۵ء ص ۱۵)

علامہ نبہانی فرماتے ہیں:

"جب حکومت پر واضح ہو گیا کہ میں پورے خلوص کے ساتھ دینِ اسلام کی خدمت کر رہا ہوں اور دین متین اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے دفاع کر رہا ہوں تو میری رہائی کا حکم صادر کیا گیا اور حکومت کے ذمہ دار افراد نے گرفتاری پر معذرت کا اظہار کیا۔" (یوسف بن اسماعیل نبہانی، علامہ: الدلالات الواضحات، ص:۱۳۹)

ایک تلخ حقیقت

محدث کبیر، شارح بخاری شیخ الحدیث علامہ غلام رسول رضوی علیہ الرحمۃ مترجم "جواہر البحار کے پیش لفظ میں علامہ نبہانی علیہ الرحمۃ کے حالات لکھتے ہوئے علامہ عبدالحکیم اختر شاہ جہان پوری علیہ الرحمۃ اس تلخ حقیقت کا ذکر یوں فرماتے ہیں:

یہاں ایک تلخ حقیقت کی طرف اشارہ کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ چودھویں صدی ہجری کے آغاز ہی سے برٹش گورنمنٹ کے زیر سایہ علامہ شبلی نعمانی (المتوفی ۱۳۳۲ھ/۱۹۱۴ء) کو رئیس المورخین منوانے کی مہم بڑے زور شور سے جاری ہو گئی تھی۔ بدقسمتی سے قیامِ پاکستان کے بعد بھی یہ ستم ظریفی کا سلسلہ اسی طرح جاری رہا کیونکہ اسکولوں اور کالجوں کے فیض یافتہ حضرات اس پروپیگنڈے کے مبلغ ہیں اور یہی حضرات حکومت کی مشینری کے پرزے بنا کرتے ہیں۔ موصوف کے دینی نظریات کی معمولی سی وضاحت پیشِ نظر کر کے قارئینِ کرام سے انصاف کا طلب گار ہوں۔

دیوبندی حضرات کے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی (المتوفی ۱۳۶۲ھ/۱۹۴۳ء) موصوف کے متعلق لکھتے ہیں:

"ایک مولوی صاحب کے سوال کے جواب میں فرمایا کہ فلاں صاحب نعمانی (مولانا شبلی اعظم گڑھی) یہ بھی سرسید احمد خاں کے قدم بقدم ہی ہیں،

سیرتِ نبوی لکھی ہے جس پر آج کل کے نیچری فریفتہ ہیں۔‘‘

(الافاضات الیومیہ ج ۵ ص ۱۵۲)

موصوف نے کتاب ’’سیرۃ النبی‘‘ کو نیچری حضرات کی پسندیدہ لکھا اور علامہ شبلی نعمانی کو سرسید احمد خان صاحب (التوفی ۱۳۱۵ھ/ ۱۸۹۸ء) کا مقلد بتایا ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ نیچریت اور سرسید کے بارے میں عالی جناب تھانوی صاحب کی رائے کیا ہے؟ اس امر کی انہوں نے یوں وضاحت فرمائی:

’’یہ سب انگریزی تعلیم اور نیچریت کی نحوست ہے کہ لوگوں کے عقائد، اعمال، صورت، سیرت سب بدل گئے اور دین بالکل تباہ و برباد ہو گیا۔ ان کی رفتار، گفتار، نشست و برخاست، خورد و نوش سب میں دہریت و نیچریت کا رنگ جھلکتا ہے اور ہندوستان میں نیچریت کا بیج سرسید کا بویا ہوا ہے۔‘‘

(ایضاً ج ۶ ص ۹۸)

دوسرے مقام پر اسی سلسلے میں موصوف نے یوں اپنی رائے کا اظہار فرمایا ہے:

’’اس شخص (سرسید احمد خاں) کی وجہ سے ہزاروں لاکھوں مسلمانوں کے ایمان تباہ و برباد ہو گئے، ایک بڑا گمراہی کا پھاٹک کھول گیا۔ اس کے اثر سے اکثر نیچری ایمان سے کورے ہوتے ہیں۔‘‘ (ایضاً ج ۵ ص ۸۴)

سابق صدر دارالعلوم دیوبند

دارالعلوم دیوبند کے سابق صدر اور دیوبندی جماعت کی ممتاز علمی ہستی، علامہ انور شاہ کشمیری (التوفی ۱۳۵۲ھ/ ۱۹۳۴ء) نے علامہ شبلی نعمانی کے بارے میں یوں حکم شرع بیان کیا ہے:

وانما ارد علی اعین الناس اذ لیس من الدین ان یغمض عن کافر ۔ (مقدمہ مشکلات القرآن ص ۳۲)

میں اس (شبلی) کی بے دینی کا لوگوں کے سامنے رد اس لئے کرتا ہوں کہ

دین میں کسی کافر کے کفر کو چھپانا جائز نہیں ہے۔

جمعیۃ العلمائے ہند کے سابق صدر اور دیوبندی حضرات کے مفتی اعظم جناب مفتی کفایت اللہ شاہجہان پوری دہلوی (المتوفی ۱۳۷۲ھ/۱۹۵۲ء) نے علامہ شبلی نعمانی (المتوفی ۱۹۱۴ء) کے رد میں ایک طویل فتویٰ جاری کیا تھا جو پہلی دفعہ ۱۳۳۲ھ/۱۹۱۳ء میں تحفہ ہند پریس دہلی سے شائع ہوا تھا۔ مذکورہ فتویٰ میں مفتی صاحب نے علامہ شبلی نعمانی کی مذہبی پوزیشن یوں واضح کی ہے:

''جس باخبر شخص نے علامہ شبلی کی تصنیفات پڑھی ہیں، اس پر علامہ کے عقائد و خیالات روزِ روشن کی طرح عیاں ہیں...... اصل یہ ہے کہ علامہ نے ''الکلام'' میں جن عقائد و خیالات کو صراحۃً یا کنایۃً حق مانا ہے وہ زیادہ تر معتزلہ اور فرق باطلہ اور ملحدین کے عقائد اور خیالات ہیں اس۔ لئے ان کی تصنیفات کو دیکھ کر اہلِ اسلام کے ہر طبقہ کی مذہبی غیرت میں تموج پیدا ہوا اور چاروں طرف سے علامہ کے خلاف صدا بلند ہوئی کہ علامہ اہل سنت و جماعت سے خارج اور معتزلہ اور ملاحدہ کے ہمنوا بلکہ چودھویں صدی میں ان کی یادگار ہیں لیکن (مولانا شبلی نعمانی) کو کبھی اس دارو گیر کی کچھ پرواہ نہ ہوئی اور وہ برابر اپنے خیالات و عقائد پر جمے رہے اور ان کی اشاعت کرتے رہے۔''

(تواریخ نجد ین مذہب وہابیہ)

شبلی نعمانی اور مفتی کفایت اللہ

علامہ شبلی نعمانی نے اپنی مشہور تصنیف ''الکلام'' میں عالم کے قدیم ہونے کی تصریح ان لفظوں میں کی ہے:

''ہم کو اس سے انکار نہیں کہ عالم اجزائے ذی مقراطیسی سے بنا ہے۔ ہم کو یہ بھی تسلیم ہے کہ عالم قدیم ہے جیسا کہ خود مسلمانوں کے ایک فرقہ معتزلہ اور حکمائے اسلام یعنی فارابی، ابن سینا اور ابنِ رشد کی رائے ہے۔'' (الکلام)

مفتی کفایت اللہ صاحب دہلوی نے موصوف کی مذکورہ عبارت پر اپنے فتوے میں یوں تنقید کی ہے:

''ناظرین غور فرمائیں کہ علامہ ملاحدہ کے اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے عالم کے قدیم ہونے کو تسلیم کرتے ہیں اور اس کو مسلمانوں کے فرقہ معتزلہ اور حکمائے اسلام (جن کو علامہ کا فتوے ملحد و زندیق بتا چکا ہے) فارابی، ابن سینا اور ابنِ ارشد کی رائے بتاتے ہیں اور اس جہت سے عالم کو خالق کی ضرورت نہ ہونا مان کر صفحہ ۵۵ میں صرف نظام عالم قائم رکھنے اور قوانین فطرت کا باہمی ارتباط باقی رہنے کے لئے خدا کا وجود مانتے ہیں تو اس میں کیا شبہ رہا کہ علامہ کے نزدیک عالم اور مادہ قدیم ہے۔ خود علامہ کی تصریح سے بڑھ کر کس دلیل کی حاجت ہے؟ اب ان مقدمات کو اس طرح ترتیب دیجئے، علامہ قدمِ عالم کو تسلیم کرتے ہیں اور جو قدم عالم کو تسلیم کرے وہ ملحد و زندیق ہے۔'' (ایضاً ص ۲۸،۲۹)

اس فتوے میں مفتی صاحب موصوف نے آگے یہ وضاحت بھی فرمائی ہے:

''رہا وجودِ باری کا اقرار، وہ بھی جیسا آگے چل کر معلوم ہوگا' علامہ صرف اس لئے تسلیم کرتے ہیں کہ اسے فطری بتاتے ہیں کہ نظامِ عالم میں ترتیب اور باہمی ارتباط قائم رہے نہ اس طور پر کہ خدا عالم کا خالق ہے اور عالم اس کی مخلوق ہے۔'' (ایضاً ص ۳۱)

علامہ شبلی نعمانی (المتوفی ۱۹۱۴ء) کے عقائد و نظریات پر تنقید و تبصرہ کرتے ہوئے جناب مفتی صاحب نے ایک بڑے پتے کی بات کہی ہے چنانچہ موصوف یوں رقمطراز ہیں:

''ناظرین کو معلوم ہو چکا کہ علامہ کے نزدیک ابن رشد، ابن سینا، قفال، جو اُن کے فتویٰ کے بموجب ملحد و زندیق قرار پا چکے ہیں، حکمائے اسلام ہیں

اور یہی لوگ ان (علامہ شبلی نعمانی) کے علمِ کلام کے ماخذ ہیں اور یہ سب اہلِ سنت و جماعت سے خارج اور مدِ مقابل ہیں۔ علامہ ان کے عقائد میں متبع اور ان کے نقشِ قدم پر چلنے والے ہیں۔ باوجود اس کے اہلسنت و جماعت سے ہونے کا دعویٰ یا تو اہلسنت و جماعت کی تعریف معلوم نہ ہونے کی وجہ ہے یا دانستہ مسلمانوں کو دھوکا دینا ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ ڈالنا ہے اور دونوں صورتوں میں ان کی علمی قابلیت پر نہایت سخت دھبہ آتا ہے۔ پہلی صورت میں تو ظاہر ہے اور دوسری صورت میں اس لئے کہ جس کا علم اس کو دھوکہ بازی اور غلط بیانی سے نہ روکے وہ علم جہل سے بدتر ہے۔"

(ایضاً ص ۳۱-۳۲)

طرزِ فکر اور علمی کارنامے

سرسید اور شبلی نعمانی کے بارے میں بزعم خویش اہل علم کی رائے جاننے کے بعد اب آیئے ایک بار پھر علامہ نبہانی کی طرف۔ تیرھویں اور چودھویں صدی ہجری میں مسلمان سیاسی ادبار کا شکار تھے۔ عثمانی ترکوں کو مغربی استعمار ختم کرنے پر تلا ہوا تھا۔ ترکی کو وہ "مردِ بیمار" کہنے لگ گئے تھے۔ برصغیر کے افق پر ایسٹ انڈیا کمپنی کا ستارہ چمک رہا تھا اور مغل ادبار کے تاریک سایوں میں کھو رہے تھے، عالم عرب کو اندرونی کشمکش کی چکی میں پیسا جا رہا تھا، مشرق سے مغرب تک عالم اسلام غلامی کی بیڑیوں میں جکڑا جا چکا تھا۔ مغربی شاطروں نے سیاست کی بساط الٹ دی تھی اور مسلمان حکمران خزاں کے بکھرے پتوں کی طرح استعماریت کی ہوا کے دوش پر اڑتے جا رہے تھے، جن کی کوئی منزل نہ تھی۔ جن کی اپنی رائے نہ تھی، جو اسلامی دنیا کا تحفظ نہیں کر سکتے تھے۔ آج وہ لقمہ تیغ بن رہے تھے یا جیلوں کی سلاخوں کے پیچھے یادِ ماضی کے عذاب میں مبتلا تھے یا روپوش ہو کر عوامی زندگی کو اپنا کر استعماریت کا راستہ صاف کر چکے تھے دیو استبداد مشرق کی سیاست کے کھنڈرات پر محو رقص تھا۔ انا ولا غیر کا نعرہ اقتدار اس کی

زبان پر تھا۔ عوام محوِ حیرت تھے کہ کیا تھا اور کیا ہو گیا، انہیں اپنی اور اپنے شہروں کی فکر کم تھی وہ اسلام کے متعلق سوچ رہے تھے۔ وہ سوچتے تھے کہ اگر ہماری اجتماعیت کا یہ شیرازہ بکھر گیا تو کیا ہو گا؟

نئے حاکم بھی سوچ رہے تھے کہ جس طرح بھی ممکن ہو مسلمان کے دل و دماغ سے مذہب کی الفت نکال دی جائے۔ جب تک مذہب سے یہ والہانہ محبت باقی ہے تب تک ان کے اقتدار کو دوام نصیب نہیں ہو سکتا تھا۔ انہوں نے مسلمان کا علمی تجزیہ کیا، انہیں محسوس ہوا کہ مسلمان کے دل میں حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقامِ عالی ہے وہ ناموسِ محمدی کے تحفظ کے لئے اپنی جان کا نذرانہ پیش کرتے ہرگز نہیں ہچکچاتے۔ وہ سب کچھ برداشت کر لیتے ہیں مگر نامِ محمد (صلوات اللہ وسلامہ علیہ) کی عظمتوں کے خلاف ذرا سی بات بھی برداشت نہیں کرتے یعنی بقول اقبال:

در دلِ مسلم مقامِ مصطفیٰ است　　　آبروئے ماز نامِ مصطفیٰ است

کو انہوں نے اپنا ایمان ٹھہرایا ہوا ہے، محبتِ نبوی ہی ان کی زندگی ہے۔ یہی محبت ان کے لئے شعاعِ امید ہے اور اسی محبت کی روشنیوں میں وہ راہِ حیات کی تاریکیوں کو عبور کرتے جاتے ہیں، ان کے نزدیک زندگی کے وہی لمحے حیاتِ اصلیہ ہیں جو خلوت وجلوت میں یادِ محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نذر ہو جاتے ہیں، ان کے وہی سپنے حسین ہیں جن میں مدینہ کی بہاریں نظر نواز ہوں، ان کی وہی سانسیں معطر ہیں جو کالی کملی والے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی یادوں کے ساتھ سینے کو منور کر رہی ہوں۔ کیونکہ فرمانِ نبوی ہے:

لا یؤمن احدکم حتّٰی اکون احب الیہ من والدہ ولدہ والناس اجمعین۔

تم میں سے کوئی دولتِ ایمان سے سرفراز نہیں ہو سکتا جب تک کہ مجھے اپنے باپ اپنے بیٹے اور ساری دینا سے عزیز تر نہ سمجھے۔

روحِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بدن سے نکال دو

غیروں نے سوچا، حاکموں نے غور کیا کہ عشقِ مصطفٰے علیہ التحیۃ والثناء کی بہاریں جب تک گل فشاں ہیں تب تک ملتِ مسلمہ کا شیرازہ نہیں بکھر سکتا۔ ضروری ہے کہ روحِ محمد (صلوات اللہ علیہ) اس امت کے سینے سے نکال دی جائے پھر ملت منتشر ہو جائے گی اور اس کے انتشار کے بعد ہمارے اقتدار کے محل کو کسی قسم کا خوف لاحق نہ ہوگا۔ اب نہ وری ٹھہرا کر ذاتِ رحمۃ للعالمین علیہ التسلیم کو موضوع بحث بنایا جائے اور اس سلسلہ میں اس شکست خوردہ قوم کے کچھ لوگوں کو اپنا ہموا بنایا جائے قوموں میں ایسے ذہن ہر دور میں موجود ہوتے ہیں جو اقتدار کو مرجع وماویٰ سمجھتے ہیں۔

ایسے لوگوں کی تلاش میں مغربی استعمار کامیاب ہو گیا۔ اسے عالم عرب میں بھی ایسے لوگ مل گئے اور برصغیر میں بھی ان کی تلاش بارآور ہوئی، مسئلہ یہ اٹھایا گیا کہ کیا حضور ختمی مرتبت علیہ التحیۃ والتسلیم کو علمِ غیب کلی حاصل تھا یا نہیں۔

اہل دل تڑپ اٹھے کہ یہ کیا ہو رہا ہے؟ ملت کے مفکر سوچ میں ڈوب گئے کہ اس حملے کا جواب کس انداز سے دیا جائے؟ جگہ جگہ اس نئے نظریے کا چرچا کیا گیا پھر کہا گیا جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم کلی نہیں ہے تو آپ کو غائبانہ ندا بھی جائز نہ ہوگی لہٰذا الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کہنا کلمہ شرک ہو گیا۔ ان نظریات کے پرچار میں اتنی شدت برتی گئی کہ روحِ زمین کانپ اٹھی۔ زندہ تو ایک طرف رہے مُردوں کو بھی نہ بخشا گیا اور مزارات پر بلڈوزر چلادیئے گئے۔ یعنی سنتِ یزید کا احیاء ہوا کہ اس نے شہدائے اہل بیت کے مزارات پر ہل چلا دیئے تھے اور نئے علمبردارانِ مذہب نے وہی کام بلڈوزروں سے لیا۔

سیاسی افراتفری کے ساتھ یہ علمی پراگندگی مسلمانوں پر مسلط کر دی گئی، انبیائے کرام علیہم السلام کے حقیقی وارث اولیائے عظام علیہم الرضوان ہوتے ہیں ان کی درگاہیں وجہ اتحاد اور سبب سکون ہوتی ہیں ان خانقاہ نشینوں نے اسلام کی علمی، اخلاقی اور تہذیبی

اقدار کی ہمیشہ حفاظت کی ہے اور ہر آڑے وقت میں مسلمانوں کی صحیح رہنمائی کی ہے۔ دورِ حاضر میں تحریکِ پاکستان کی صفِ اوّل میں ہمارے یہی خانقاہ نشین حضرات تھے جنھوں نے اپنا سب کچھ پاکستان کے لئے وقف کر دیا تھا اور کسی جبر و تشدد اور لالچ و حرص کی پرواہ کئے بغیر لشکرِ اسلام کا ہراول دستہ بن کر میدانِ جہاد میں اتر آئے تھے۔ یہ خانقاہیں مغربی استعمار کے لئے مصیبت گاہیں تھیں لہٰذا اپنے ایجنٹوں کو ان کے خلاف بھی صف آرا ہونے کا حکم دیا اور عرب و عجم میں ان ضمیر فروشوں نے اولیائے امت کے خلاف جھوٹ کا ایک طوفان کھڑا کر دیا۔

آپ گزشتہ دو صدیوں کی وہ مختلف تحاریک ملاحظہ فرما لیں جو عظمتِ مصطفیٰ علیہ والتحیۃ الثناء کے خلاف برپا کی گئیں اور جنہیں اولیائے امت کے خلاف استعمال کیا گیا ان میں قدرِ مشترک ایک ہی تھی کہ مسلمان کے سینے سے محبت رحمۃ للعالمین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نکل جائے اور اولیائے امت کی الفت کا رشتہ ٹوٹ جائے۔

قدرِ مشترک

ان حالات میں اور اس ماحول میں اللہ کے کچھ نیک بندے میدانِ عمل میں اترے انہوں نے اسلامی عقائد کا دفاع کیا۔ انہوں نے حضور سید العالمین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے گرد یوں ہی ہالہ بنایا جس طرح بدر و اُحد کے میدانوں میں عظیم المرتبت صحابہ کرام علیہم الرضوان بنایا کرتے تھے۔ ان بندگانِ حق میں دو حضرات ممتاز تر تھے۔ دنیائے برصغیر میں اعلیٰحضرت عظیم البرکت مولانا شاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ اور عالمِ عرب میں ہمارے مصنف امام شہیر عالم بے نظیر علامہ یوسف نبہانی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ ان دو حضرات میں قدرِ مشترک عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

یہ آگے بڑھے اور استعماریت کی کج فکریوں کو میدانِ علم میں للکارا، استعماریت کے دجل و فریب کا بھانڈا چوراہے میں پھوڑا، ان کے دلائل کے پرخچے اڑا دیئے اور ثابت کر دیا کہ ان نظریات کی اینٹوں سے تعمیر ہونے والا محل ان او ھن البیوت لبیت

العنکبوت کا مصداق ہے اور مکڑی کے جالے سے زیادہ کوئی وقعت نہیں رکھتا۔

ان دونوں فضلاء نے چومکھی جنگ لڑی۔ ان کی زبان، ان کا قلم اور ان کی تقریر نے مسلمانوں کے فکری انحطاط کو ختم کیا۔ ان کا لہجہ کچھ اور لوگوں کی طرح معذرت خواہانہ نہیں تھا بلکہ پوری قوت سے انہوں نے اسلام کی ترجمانی کے فرائض سرانجام دیئے۔ مغربی طرزِ فکر اور مغرب کے گماشتوں کے طرزِ استدلال کے لئے یہ لوہے کے چنے ثابت ہوئے جنہیں چبانے سے ان کے دانت ٹوٹ رہے تھے اور جن کے نگلنے سے ان کی آنتیں پھٹ رہی تھیں۔

محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا موضوع ہے وہ اسی مرکز کی طرف دعوت دیتے ہیں جو عظمت رسول علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا دشمن ہے وہ ان کا دشمن ہے اور جو محبت سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سرشار ہے وہ ان کا محبوب ہے خواہ وہ جہاں ہے جس نسل کا ہے اور جو بھی زبان بولتا ہے۔ اس لئے کہ محبت کی دنیا میں رنگ، نسل اور زبان کا داخلہ ممنوع ہے اور جب یہ دنیا خود امام الدنیا علیہ التحیۃ والثناء آباد فرماتے ہیں تو اس کی بنیاد محبت پر رکھ کر رنگ و نسل اور زبان و بیان کے بتوں کو یہ فرما کر "لا فضل لعربی علی عجمی ولا لعجمی علی عربی کلکم من آدم وآدم من تراب." پاش پاش فرما دیتے ہیں۔

دونوں حضرات نے مختلف علمی موضوعات پر بے شمار کتابیں تصنیف فرمائیں۔ اعلیٰحضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ برصغیر کے سب مصنفین سے گوئے سبقت لے گئے اور امام نبہانی عربی دنیا کے سب سکالروں کو پیچھے چھوڑ گئے۔ علامہ نبہانی رحمۃ اللہ علیہ کی لکھی ہوئی کتابوں کی ایک عام سی فہرست پر ذرا نگاہ ڈال لیں تو آپ کو پتہ چل جائے گا کہ ان کی معلومات کتنی متنوع ہیں اور ان کا مطالعہ کتنا وسیع ہے۔ ان کا قلم کتنا بوقلموں ہے اور ان کی فکر کس طرح اغیار کے افکار باطلہ کے لئے شبخون ہے۔ اس مختصر سی فہرست پر ایک طائرانہ نگاہ ڈالنے سے پہلے یہ بات یاد رہے کہ علامہ موصوف کی تصانیف اکثر و بیشتر

ارشادات نبوی کے مجموعے اور فضائل وکمالات مصطفوی کے ذخیرے ہیں۔ علم حدیث میں آپ کی نظر بہت وسیع ہے۔ بعض تصانیف ایسی بالغ نظری اور محققانہ شان سے مرتب فرمائی ہیں جن کی نظیر علمائے متاخرین کی تصانیف میں نظر نہیں آتی۔ یہ زورِ تحریر، وسعت نظر اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ بولتے لعل وگہر ہیں۔ قلمی نگارشات میں جامی کا سوز وگداز، سعدی کی فصاحت وبلاغت، رومی کا فلسفہ حیات، سیوطی کی علمی جلالت، شیخ سرہندی کی جرأت رندانہ اور محدث دہلوی کا علمی تبحر اپنی جھلکیاں دکھا رہا ہے۔ (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہم)

امام نبہانی علیہ الرحمۃ کی تصنیفی خدمات

۱- الفتح الکبیر فی ضم الزیادات الی الجامع الصغیر، جامع صغیر اور اس کے حاشیہ ''زیادۃ الجامع الصغیر'' پر مشتمل ہے، یہ دونوں کتابیں چودہ ہزار چارسو پچاس حدیثوں پر مشتمل تھیں علامہ نبہانی نے انہیں حروف معجم کے مطابق مرتب کیا ہر حدیث کے بارے میں بتایا کہ یہ کس نے روایت کی ہے اور پھر اعراب بھی بیان کیا، یہ کتاب مطبوعہ مصطفےٰ البابی الحلبی واولادہ مصر کی طرف سے تین جلدوں میں علامہ کے وصال کے بعد چھپی۔ اپنے موضوع پر بڑی جامع اور بے مثل کتاب ہے۔ علامہ مرحوم کی سب کتابوں میں سے زیادہ مفید اور بہت نافع ہے۔ اگر اس کے علاوہ علامہ کے گوہر بار قلم سے اور کوئی تحریر بھی نہ نکلتی تو ان کے علمی مقام کے لئے یہی کتاب کافی تھی۔

۲- قرۃ العینین علی منتخب الصحیحین پر حاشیہ (تین ہزار احادیث اس کتاب میں امام موصوف نے جمع فرمائی ہیں اور اپنے قلم حقیقت نگار سے بڑا فاضلانہ حاسیہ بھی تحریر فرمایا ہے۔ علم حدیث کی تدوین وتخریج اور تحقیق وتدقیق میں یہ دونوں کتابیں شاہکار ہیں اور ان لوگوں کے لئے دعوتِ نظارہ، جو ہمیشہ یہ کہتے رہتے ہیں کہ سُنّی حضرات علمی دنیا سے ناواقف ہیں)۔

۳- جواہر البحار فی فضائل النبی المختار۔ (چار ضخیم جلدیں ہیں، فضائل

مصطفوی کا گلشن مہک رہا ہے اور بحر نبوت کے جواہرات کا نکھار چکا چوند پیدا کر رہا ہے کتاب کیا ہے محبت کی داستان ہے، محققینِ امت کی کاوشوں کا جامع و مانع خلاصہ ہے، اپنے موضوع پر بے مثل کتاب ہے اور عاشقانِ مصطفیٰ کے لئے تحفۂ لا جواب ہے)۔

۴- وسائل الاصول الی شمائل الرسول (کتاب کا نام ہی اپنے موضوع اور اہمیت کو اجاگر کر رہا ہے، شمائل نبوی پر جامع کتاب ہے)۔

۵- قرۃ العینین من البیضاوی والجلالین۔ (قرآن حکیم کی دو متداول و مشہور تفاسیر بیضاوی اور جلالین کے ساتھ ساتھ تحقیق و تدقیق کے دریا بہتے نظر آتے ہیں)۔

۶- شواہد الحق فی الاستغاثہ بسید الخلق۔ (کتاب کا نام ہی بتا رہا ہے کہ یہ کتنی عظیم کتاب ہے۔ منبع جود و عطا، مرکز علم و سخا صلی اللہ علیہ وسلم سے مدد مانگنے کو مدلل انداز سے ثابت کر کے ان سب اوہام پر پانی پھیر دیا ہے جن کے سہارے کچھ لوگ محراب و منبر کے وارث بن کر روٹیاں توڑنے کا سامان پیدا کرتے رہتے ہیں۔)

۷- حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین۔ (علامہ کی شہرہ آفاق کتاب ہے جس نے اپنے موضوع کو کمال بسط سے بیان کی لطافتوں سے مزین کر دیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات پر اس سے جامع کوئی کتاب شاید دستیاب نہ ہو)۔

۸- افضل الصلوات علی سید السادات (درود پاک اور اس کے لوازمات پر مشتمل کتاب ہے۔

بیروت پریس (لبنان) سے ۱۳۰۹ھ میں شائع ہونے والا ''افضل الصلوات علی سید السادات'' کے عربی نسخے کا سرورق ملاحظہ ہو۔

افضل الصلوات

على

سيد السادات

جمع الفقير يوسف بن اسماعيل النبهانى رئيس محكمة
حقوق بيروت غفر الله له ولمن دعا له بالمغفرة

....

قال قطب زمانه سيدى محمد البكرى الكبير رضى الله عنه

ما ارسل الرحمن او يرسل — من رحمة تصعدا وتنزل
فى ملكوت الله او ملكه — من كل ما يختص او يشمل
الا وطه المصطفى عبده — نبيه مختاره المرسل
واسطة فيها واصل لها — يعلم هذا كل من يعقل

....

طبع برخصة مجلس معارف ولاية بيروت الجليلة
المورخة فى ٢٤ تشرين الثانى سنة ٣٠٧ نومرو ٤٧٤

....

فى بيروت: للطبعة الادبية سنة ١٣٠٩ هجرية

قطعۂ تاریخ سالِ طباعت کتابِ مستطاب ''تکمیل الحسنات''

''۱۴۳۱ ہجری، ۲۰۱۰ عیسوی''

''مطلع فضیلت وسعادت''

تا قیامت ہو نزولِ رحمتِ پروردگار
عاشقِ سرکار ﷺ نبہانی کی خاکِ پاک پر

علم میں عرفان میں تھا مرتبہ اُن کا بلند
اہلِ دل کا پیشوا وہ قدوۂ اہلِ نظر

اُس محبِ مصطفی ﷺ اُس پیکرِ افضال کی
زندگی صدق وصفا کا تھی نمونہ سر بسر

سرورِ عالم ﷺ سے اظہارِ خلوص وعشق میں
شہرۂ آفاق ہیں جن کی کتب وہ دیدہ ور

افضل الصلوات کا اُسکی ''سعادت'' کا دوام
کلکِ قدرت نے کیا تحریر لوحِ وقت پر

لہ الحمد اہتمامِ خُوب وخاص انداز سے
ہو گئی ہے یہ کتابِ رُوح پرور جلوہ گر

وہ ہماری داد کا، تحسین کا، ہے مستحق
جس کا حصہ اس مبارک کام میں ہے جس قدر

بزمِ آب وگل ہے جب تک ہوں ہزاروں رحمتیں
شاذلی کی نبہانی کی روحِ پاک پر

چاپ کی تاریخ ہے ''زیبِ حبیبِ طیبہ'' سے
''دل نواز وآگہی افزاء کتابِ معتبر''

۶۷
ہجری ۱۴۳۱=۱۳۶۴+۶۷

نتیجہ فکر

طارق سلطانپوری

''افضل الصلوات علی سید السادات صلی اللہ علیہ وسلم'' حضرت علامہ قاضی یوسف بن اسماعیل النبہانی رحمۃ اللہ علیہ کی درود وسلام کے موضوع پر اولین کتاب ہے جو آپ کی حیاتِ مبارکہ میں ۱۳۰۹ ہجری، بیروت پریس (لبنان) سے شائع ہوئی۔ یہ مبارک کتاب جب بلادِ اسلامیہ میں پھیل گئی تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے اس کتاب کو شرفِ قبولیت حاصل ہوا۔ کتاب مذکورہ میں فضائل درود وسلام پر ۲ فصلیں اور

۷۰ صیغہ ہائے درود وسلام کو مستند اسناد کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ انشاء اللہ ان صیغوں کو پڑھنے سے وہ تمام فیوضات اور برکات حاصل ہوں گے جو ان میں پوشیدہ ہیں۔ جن احباب کو یہ بابرکت نسخہ وصول ہو ان سے یہ درخواست ہوگی کہ وہ ان تمام پُرنُور صیغہ ہائے درود وسلام کو کم از کم ایک بار ضرور پڑھنے کی سعادت حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام اُمت کی بخشش ومغفرت کے لئے دُعا فرمائیں اور جنہوں نے اس کتاب کو شائع کرنے کا اہتمام کیا، حضرت علامہ یوسف بن اسماعیل النبہانی کی وسیلہ جلیلہ سے ان کا یہ ہدیہ عقیدت بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں شرف قبولیت پا جائے۔ آمین۔

۹۔ النظم البدیع فی مولد النبی الشفیع صلی اللہ علیہ وسلم۔

۱۰۔ الہمزۃ الالفیۃ (طیبۃ الغراء) مدح سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم۔ (دونوں کتابیں شاہسوارانِ نظم کے لئے انمول تحفے ہیں۔ حضرت علامہ کی قادر الکلامی ہر ہر لفظ سے جھلک رہی ہے)

۱۱۔ الاحادیث الاربعین فی وجوب طاعۃ امیر المومنین۔

۱۲۔ انوار المحمدیہ مختصر مواہب اللدنیۃ۔ (مواہب لدنیہ اپنے موضوع پر ایک عظیم کتاب شمار ہوتی ہے جس نے دنیا بھر کے اصحابِ تحقیق سے داد وصول کی ہے۔ اس کتاب میں مواہب کا خلاصہ کمال جامعیت سے پیش کیا ہے۔)

۱۳۔ الاحادیث الاربعین فی فضائل سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم۔

۱۴۔ الاحادیث الاربعین فی امثال افصح العالمین۔ (دونوں کتابوں کے نام اپنے موضوع کی تعیین کرتے ہیں)۔

۱۵۔ سعادۃ الدارین فی الصلوٰۃ علیٰ سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم۔ جس میں درود وسلام کے مسئلہ اور اس کے متعلقات کو بڑی شرح وبسط کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ موضوع کے ہر ہر پہلو پر کھل کر گفتگو کی گئی ہے۔ علمائے متقدمین ومتاخرین نے

اب تک اس سلسلہ میں جو کام کیا ہے اس کا تنقیدی و تحقیقی جائزہ لیا گیا ہے۔ جو پہلو توضیح طلب تھے ان کی وضاحت کر دی گئی ہے۔ اندازِ بیان صاف اور عام فہم ہے۔ عبارت آسان اور شستہ ہے اہلِ علم کے تمام مذاہب و مسالک کی تفصیل بیان کر دی گئی ہے۔ دلائل قرآن و حدیث اور آثار سلف سے دیے گئے۔ مزید توضیح کی غرض سے علمی نکات اور سچے تاریخی واقعات و حکایات کو بھی مناسب مقامات پر نقل کیا گیا ہے۔ مُصنف علامہ نے اس موضوع پر لکھی گئی اپنی دوسری کتابوں کا تحقیقی مواد بھی انتہائی جامعیت کے ساتھ اس کتاب میں شامل کر دیا ہے۔ گویا جس نے درود و سلام کے موضوع پر علامہ کی یہ کتاب پڑھ لی اس نے نہ صرف سلف و خلف کے علمی کام پر عبور حاصل کر لیا، بلکہ خود مُصنف علام کی اس موضوع پر لکھی گئی دوسری کتابوں کا علمی مواد بھی حاصل کر لیا۔

۱۶۔ السابقات الجیاد فی مدح سید العباد صلی اللہ علیہ وسلم۔

۱۷۔ مثال نعلہ الشریف صلی اللہ علیہ وسلم۔

۱۸۔ قصیدۃ سعادۃ المعاد فی موازنۃ بانت سعاد۔ (قصیدہ بانت سعاد عربی کا وہ مایہ ناز قصیدہ ہے جس کی دھوم چار دانگ عالم میں پھیلی ہوئی ہے اور اسی قصیدہ کو شفیع بنا کر شاعر سرکارِ رسالت میں پیش ہوا اور انعام پایا۔ حضرت علامہ نے اسی بحر میں طبع آزمائی کر کے غلامی کا حق ادا کر دیا ہے)۔

۱۹۔ خلاصۃ الکلام فی ترجیح دین الاسلام۔ (اس کتاب کو تقابل ادیان پر ایک بہترین کتاب قرار دیا جا سکتا ہے۔ حضرت موصوف نے دیگر مذاہب کے مقابلہ میں اسلام کی ابدی طاقتوں کے نورانی چہرے سے نقاب الٹا ہے اور اسلام کی حسین و جمیل تصویر دکھائی ہے)۔

۲۰۔ الفضائل المحمدیۃ بعض السادات العلویۃ للغۃ الجاویہ (عظمتِ مصطفوی کا ترانہ ہے)۔

۲۱۔ ہادی المرید الٰی طرق الاسانید شبۃ الجامع النافع (نام سے ظاہر ہے کہ اسنادِ احادیث سے اس میں بحث کی گئی ہے اور ماہرینِ فن کو پتہ ہے کہ یہ علم کتنا ذہن طلب اور صبر آزما ہے علامہ نے یہاں بھی اپنی علمی عظمت کے جھنڈے گاڑ دیئے ہیں۔

۲۲۔ الورد یشتمل علی الادعیہ والاذکار النبویۃ۔

۲۳۔ المردوجۃ الفراء فی الاستغاثۃ باسماء اللہ الحسنیٰ۔ (اسمائے الٰہیہ کی عظمتوں اور لطافتوں پر لطیف وشریف بحث)

۲۴۔ المجموعۃ النبہانیہ فی المدائح النبویۃ واسماء رجالہا۔ ذ (اپنے موضوع پر ایک جامع اور مدلل کتاب)۔

۲۵۔ جامع الثناء علی اللہ وھو یشتمل علی جملۃ من احزاب اکابر الاولیاء

۲۶۔ مفرح الکروب ویلیہ حزب الاستغاثات ویلیہ احسن الوسائل فی نظم اسماء النبی الکامل صلی اللہ علیہ وسلم۔

۲۷۔ جذب الاستغاثات۔ (تینوں کتابوں کے نام ہی ان کے موضوعات کی تعیین کرتے ہیں)۔

۲۸۔ ارشاد الحباریٰ فی تحذیر المسلمین من مدارس النصاریٰ التی اہلکت دین المسلمین۔ (مشرقی دنیا پر بالعموم اور اسلامی دنیا پر بالخصوص قابض ہو کر مغرب کی استعماری نصرانی طاقتوں نے مدارس کا ایک جال بچھا دیا تاکہ نئی نسل کے ذہنوں کو اپنے افکار کے سانچوں میں ڈھالا جاسکے۔ دردِ دل رکھنے والے مسلمانوں نے ان مدارس کا توڑ کرنا چاہا اور اپنے اپنے انداز سے اس مشکل کا حل ڈھونڈا۔ حضرت علامہ کی یہ کتاب مغرب کے ان علم فروش اداروں کی خرابیوں کی نشان دہی کرتی ہے۔ (ایک یہ تحذیر ہے اور ایک وہ تحذیر (الناس) ہے جو برصغیر میں چھپی اور سب سے زیادہ متنازع کتاب ثابت ہوئی اور امکانِ نبوت کا دروازہ کھول کر قادیانی نبوت کا راستہ صاف کر گئی۔)

۲۹۔ نجوم المہتدین فی معجزاتہ والرد علی اعداءٖ اخوان الشیاطین۔ (معجزاتِ نبوی کا مدلل انداز سے اثبات، دشمنانِ معجزات کی علمی بھرپور تردید)۔

۳۰۔ احسن الوسائل فی نظام اسماء النبی الکامل۔ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء مقدس کو بھرپور انداز سے نظم کا لباس پہنا دیا ہے)۔

۳۱۔ کتاب الاسماء فی ما لسیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من الاسماء۔

۳۲۔ البرہان المسدد فی اثبات نبوت سیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ یہ دونوں کتابیں اپنا موضوع اپنے ناموں سے ہی ظاہر کر رہی ہیں اس عظیم مصنف کی زیادہ تر کتابوں کا موضوع حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس ہے اس پُرفتن دور میں جبکہ مقام محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمتوں کے خلاف کچھ لوگ پف زنی کر رہے تھے ہمارا یہ عظیم مصنف مومنوں کے دلوں میں اپنی شاہکار کتابوں سے عظمتِ محمدی کا نور بکھیر رہا تھا۔

۳۳۔ حسن الشرعۃ فی مشروعیۃ صلوٰۃ الظہر بعد جمعہ۔ (اس کتاب میں علامہ نے جمعہ کے وقت ایسے علاقوں میں جہاں اسلامی حکومت قائم نہ ہو، نماز ظہر پڑھنے کے دلائل دیئے ہیں اس نماز کو ہمارے علاقے میں نماز احتیاط الظہر کہا جاتا ہے۔)

۳۴۔ الرحمۃ المہداۃ فی فضل الصلواۃ۔ (اس کتاب میں نماز کی فضیلتوں کا ذکر ہے)۔

۳۵۔ دلیل التجار الی اخلاق الاخیار۔ (نیک لوگوں کی عادات کا تذکرہ ہے)۔

۳۶۔ سبیل النجاۃ فی الحب فی اللہ والبغض فی اللہ۔

۳۷۔ التحذیر من اتخاذ الصدر والتقدیر۔

۳۸۔ تنبیہ الافکار لحکمۃ اقبال الدنیا علی الکفار۔ (دونوں کتابوں کے نام اپنے موضوعات کی تعیین کرتے ہیں اور ان مشکل موضوعات کو علامہ نے بڑے اچھوتے انداز میں بیان کیا ہے)۔

۳۹۔ اتحاف المسلم جعلہ خاصا بما ذکرہ صاحب الترغیب والترہیب۔

۴۰۔ سعادۃ الانام فی اتباع دین الاسلام۔ (اس کتاب میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ ہر دور کے انسانوں کی بھلائی اسلام کی پیروی میں مضمر ہے)۔

۴۱۔ القصیدۃ الرائیۃ الکبریٰ۔

۴۲۔ القصیدۃ الرائیۃ الصغریٰ فی ذم البدعۃ ومدح السنۃ الغرا۔ (ان دونوں نظموں میں حضرت مصنف نے موضوع سے قطع نظر اپنی شاعرانہ عظمتوں کا بھی ثبوت دیا ہے۔)

۴۳۔ الاربعین من احادیث سید المرسلین۔ (اس کتاب میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی چالیس احادیث جمع کی گئی ہیں، دور اول سے علمائے اسلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چالیس احادیث جمع کرتے آئے ہیں یہ بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے)۔

۴۴۔ العقود اللولویۃ فی المدائح النبویۃ۔ (آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح وثناء پر مشتمل معرکۃ الآرا کتاب ہے)۔

۴۵۔ تہذیب النفوس فی ترتیب الدروس مختصر ریاض الصالحین للنووی۔

۴۶۔ المبشرات المنامیۃ۔

۴۷۔ صلوٰۃ الثناء علیٰ سید الانبیاء علیہم التحیۃ والثناء۔

۴۸۔ الدلالات الواضحات بشرح دلائل الخیرات۔ (دلائل الخیرات وہ معرکۃ الآرا کتاب ہے جو اولیاء امت خود بطور وظیفہ پڑھتے ہیں اور اپنے مریدوں کو پڑھنے کا حکم دیتے ہیں۔ یہ اس کتاب کی شرح ہے اور مصنف نے شرح کے ساتھ ساتھ مخالفین کے اعتراضات کا بھی پوست مارٹم کیا ہے)۔

۴۹۔ القول الحق فی مدح سید الخلق صلی اللہ علیہ وسلم۔

۵۰۔ الصلوات الالفیہ فی الکمالات المحمدیہ۔ (یہ دونوں کتابیں بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے محامد وکمالات پر مشتمل ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت ایک ایسا سمندر ہے جس کا کوئی کنارہ نہیں اور ہمارا عظیم مصنف انہیں محامد ومناقب کا باغ

قاری کے سامنے کھلانا چاہتا ہے)۔

۵۱۔ ریاض الجنۃ فی اذکار الکتاب والسنتہ۔ اس کتاب کا ترجمہ کرنے کی فقیر کو سعادت نصیب ہو رہی ہے۔

۵۲۔ الاستغاثۃ الکبری باسماء اللہ الحسنٰی (اسمائے الٰہیہ پر مصنف کی یہ دوسری کتاب ہے)۔

۵۳۔ صلوات الاخیار علی النبی المختار صلی اللہ علیہ وسلم۔

۵۴۔ جامع الصلوات علی سید السادات۔ (دونوں کتابوں میں درود شریف اس کے فضائل اور پڑھنے کے مختلف انداز بڑی وضاحت سے لکھے گئے ہیں۔)

۵۵۔ الشرف المؤبد لآل محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ (حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پاک کی عظمتوں، رفعتوں اور تقدیس مآبیوں کا ذکر ہے)۔

بے حبّ اہلِ بیت عبادت حرام ہے

اس کتاب کے بارے میں علامہ عبدالحکیم شرف قادری علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں۔

اگرچہ حضرت علامہ نبہانی قدس سرہ کی تمام تصانیف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبتِ صادقہ کی مظہر ہیں اسی لئے انہیں قبولیت عامہ دائمہ کی سند حاصل ہے، لیکن الشرف المؤبد میں یہ محبت وعقیدت پورے عروج پر دکھائی دیتی ہے۔

خود علامہ نے باعثِ تصنیف یہ بیان کیا کہ ۱۲۹۷ھ میں قسطنطنیہ میں بعض جہلاء نے اہل بیت کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بغض وعناد کا مظاہرہ کیا اور ان کے فضائل میں وارد آیات واحادیث کی تاویلیں شروع کیں، اسی اثناء میں انہیں حضرت محمد بن علی المشہور حکیم ترمذی رحمۃ اللہ علیہ (م ۲۵۵ھ) کی تصنیف نوادر الاصول مل گئی اس میں انہوں نے آیۃ تطہیر۔ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا کی تفسیر میں ایسے اقوال پیش کئے جن کا ظاہر جمہور علماء کے خلاف ہے، انہوں نے کہا، اس آیت سے مراد امہات المومنین ہیں۔

نیز حدیث تقلین انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ واھل بیتی (الحدیث) کے متعلق کہا کہ یہ ائمہ اہلِ بیت کے بارے میں ہے اور حدیث شریف النجوم امان لا ھل السمآء واھل بیتی امان لا ھل الارض کے متعلق کہا کہ اس سے مراد ابدال ہیں اولا دِ اطہار مراد نہیں ہے۔ (الشرف المؤبد عربی ص ۱۰۳)

اس صورتِ حال نے علامہ نبہانی کو بے چین کر دیا چنانچہ انہوں نے پیشِ نظر کتاب "الشرف المؤبد" تحریر فرمائی اور اہلِ بیتِ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی عقیدت کا حق ادا کر دیا، اہلبیتِ کرام کے فضائل اور خواص بیان کئے اور مخالفین کے شکوک اور شبہات کا قلع قمع کر دیا۔

۵۶۔ البشائر الایمانیہ فی المبشرات المنامیہ۔ (خوابوں کی بشارتوں کا ذکر ہے اور بڑی تفصیل سے مصنف نے اس مسئلے کا جائزہ لیا ہے)۔

۵۷۔ کتاب البرزخ۔ (ہمارے مصنف نے برزخی زندگی پر تفصیلی روشنی ڈالی ہے اور اپنے موضوع پر یہ بڑی ہی جامع کتاب ہے)۔

۵۸۔ کتاب الاذکار۔ (ذکرِ الٰہی پر عمدہ کتاب)۔

۵۹۔ جامع کرامات الاولیاء (اولیاء کرام کی کرامات کا تذکرہ ہے اور اپنے موضوع پر عظیم ترین کتاب ہے جس کا ترجمہ ہو چکا ہے۔

۶۰۔ الاسالیب البدیعیہ فی فضل الصحابۃ واقناع الشیعۃ (فضائل صحابہ اور ردِ شیعہ پہ ایک جامع کتاب ہے۔

۶۱۔ الاحادیث الاربعین فی فضائل سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

۶۲۔ الاحادیث الاربعین فی فضل الجھاد والمجاہدین۔

۶۳۔ اربعون حدیثاً فی فضائل اہل البیت۔

۶۴۔ اربعون حدیثاً فی فضل اربعین صحابیا۔

۶۵۔ اربعون حدیثاً فی اربعین صیغۃ فی الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

۶۶۔ اربعون حدیثا فی فضل ابی بکر رضی اللہ عنہ۔

۶۷۔ اربعون حدیثا فی فضل ابی بکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ۔

۶۸۔ اربعون حدیثا فی فضل عثمان رضی اللہ عنہ۔

۶۹۔ اربعون حدیثا فی فضل علی رضی اللہ عنہ۔

۷۰۔ اربعون حدیثا فی فضل عمر رضی اللہ عنہ۔

۷۱۔ اربعون حدیثا فی فضل لا الہ الا اللہ۔

۷۲۔ اسباب التالیف من العاجز الضعیف۔

۷۳۔ الخلاصۃ الوفیۃ فی رجال المجموعۃ النبھانیۃ۔

۷۴۔ رف الاشتباہ فی استحالۃ الجھۃ علی اللہ۔

۷۵۔ السھام الصائبۃ لاصحاب الدعاوی الکاذبۃ۔

۷۶۔ الصلوات الاربعین للاولیاء الاربعین۔

۷۷۔ المختصر ارشاد الحباری۔

آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ اکثر تصانیف ذاتِ مصطفوی کے گرد طواف کرتی نظر آتی ہیں۔ حضرت مصنف کا قلم محبت کے سمندر میں غوطے لگاتا دکھائی دیتا ہے۔ وہ کسی کی پرواہ کئے بغیر عظمتِ مصطفےٰ علیہ التحیۃ الثناء کے گیت گاتے چلے جاتے ہیں۔ انہیں بیک وقت جامی، رومی، سیوطی، محدث دہلوی اور رازی کا مجموعہ کہا جا سکتا ہے۔

متاخرین میں ان جیسا تبحر علمی شاذ و نادر لوگوں میں ہی ملتا ہے۔ انہوں نے جس موضوع پر قلم اٹھایا ہے حق تحقیق ادا کر دیا ہے اور عشق ومحبت کی نمائندگی کا فرض پورا کر دیا ہے۔ انہوں نے مقامِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ الثناء کا بھرپور دفاع کیا ہے اور مخالفین کے دلائل کو قرآن وسنت اور اجماع امت کے خلاف ثابت کیا ہے۔

لطف کی بات یہ ہے کہ جب علامہ اپنے افکار عالیہ سے عرب دنیا کی رہنمائی فرما رہے تھے عین اسی زمانہ میں برصغیر کی وسعتوں میں اعلیحضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ

علیہ محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نغمے الاپ کر دلوں میں عشق محمدی کے دیپ جلا رہے تھے۔ آپ کے قلم سے ایسی شاہکار کتابیں اردو میں نکل رہی تھیں جو اپنے انداز میں منفرد تھیں۔ آپ نے کم و بیش ایک ہزار کتابیں لکھیں اور کوئی بھی ایسا علمی موضوع نہیں جس پر آپ نے اپنے شبدیزِ قلم کی جولانیاں نہ دکھائی ہوں اور جس میدان میں بھی آئے ہیں سکے جما دیئے ہیں۔ تحدیثِ نعمت کے طور پر خود فرماتے ہیں:

ملکِ سخن کی شاہی تم کو رضا مسلّم جس سمت آ گئے ہو سکے بٹھا دیئے ہیں

روضۂ اقدس کا احترام

امام نبہانی علیہ الرحمۃ اپنے ہمعصروں میں کئی حیثیتوں سے ممتاز تھے۔ جید عالمِ دین اور یگانہ روزگار فاضل تھے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ عظیم اہل قلم، صاحب طرز ادیب، لازوال مصنف اور قادر الکلام شاعر تھے۔ سنتِ نبوی کے عاشق، بدعت کے دشمن اور سب سے بڑھ کر عشق مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کی جیتی جاگتی تصویر، آپ زندگی کا مرکز اور ایمان کا منبع حضور کریم علیہ التسلیم کی محبت کو یقین فرماتے تھے اور یہی جذبہ صادق انہیں بار بار کشاں کشاں بارگاہِ بے کس پناہ میں مدینہ طیبہ لے جاتا۔ ان کا دل کیا تھا؟ یادِ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا خزینہ تھا۔ روضہ اقدس سے ذرا ہٹ کر بیٹھتے اور کہا کرتے میں کہاں اس قابل ہوں کہ قریب جاؤں اور پھر ان کی آنکھوں سے محبت کی لڑیاں ٹوٹنے لگتیں۔

علامہ نبہانی علیہ الرحمۃ کی سفید ریش، نورانی چہرہ جو یادِ الٰہی کے جلوؤں سے جگمگاتا رہتا تھا۔ دوزانو موٗدب بیٹھنے کی عادت، آپ کے کمال کی تو بات ہی کیا ہے۔

آپ نے کافی عرصہ تک بیروت میں عہدۂ قضاء کو نوازا۔ وہاں سرکاری لائبریری کے منتظم اعلیٰ بھی رہے۔ بڑی مصروف زندگی گزاری عبادت ریاضت، تصنیف و تالیف، قضا و فتاویٰ اور سفرِ حج و زیارتِ مدینہ منورہ ان کے مقدس مشاغل تھے۔

آنکھ والا تیرے جوبن کا تماشا دیکھے

ہم عرض کر چکے ہیں کہ مختلف تحریکات کے ذریعے مغربی شاطر ناموسِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے درپے تھے اور مقامِ مصطفوی کے خلاف پف زنی میں مشغول تھے۔ ان کے چیلے مختلف ناموں سے اسلامی دنیا میں زہر افشانی کر رہے تھے عالمِ عرب میں حضرت علامہ نبہانی کی کتب اور برصغیر میں اعلیٰحضرت بریلوی کی کتابوں نے ان کا ناطقہ بند کر دیا۔ ہوا کا رخ بدل گیا اور دونوں صنادید اسلام کے ایمان افروز قلموں نے وہ نور بکھیرا کہ ظلمت چھٹ گئی۔ ایک اسلامی ملک کی حکومت تو علامہ نبہانی کی تحریرات کے دلائل سے گھبرا کر یہ فیصلہ کر بیٹھی کہ ان کی کتابیں اس ملک میں نا قابلِ اشاعت ہیں۔ اندازہ فرمایئے کہ قرآن وسنت کے دلائل کا جواب نہ بن سکا تو کتابوں پر بندش کا حکم نافذ کر دیا۔ یہ کتابیں عربی سے دوسری زبانوں میں منتقل ہو کر مزید اثرات پیدا کر رہی ہیں اور نہیں کہا جا سکتا کہ یہ ایمان افروز اثرات کس حد تک پھیلتے چلے جائیں گے مگر اس سے کسی کو انکار نہیں کہ اثرات پھیلیں گے اور ضرور پھیلیں گے جوابی تحریکات اٹھیں گی اور عشق کی دنیا میں ضرور بہار آئے گی۔

آج جبکہ نمائندگانِ تنقیص کی کتب بازاروں میں عام ہیں اور سکولوں اور کالجوں کی لائبریریوں میں بکھری پڑی ہیں جو محبت کی دنیا کے لئے پیغامِ موت ہیں اور جن کے مصنفین نہ صرف مقامِ نبوت کی عظمتوں سے نا آشنا ہیں بلکہ وہ تحریکِ پاکستان کے بدترین دشمن رہے ہیں تو یہ ضروری ہے کہ ہم عشق کے ترجمانوں اور محبت کے ادا شناسوں، اسلام کے خادموں اور سرکارِ مدینہ علیہ التحیۃ والثناء کے غلاموں کی کتب کو عام کریں، تاکہ ہماری نئی نسلیں اسلاف کے نقوشِ پا پر چل کر محبت کی دنیا کو بسا سکیں۔ عظمتِ نبوی کے لئے تن من دھن قربان کر سکیں۔ اولیائے امت کی برکات کو عام کر سکیں اور بزرگوں کے جھنڈے کو سرنگوں نہ ہونے دیں۔ یہی وہ مشن ہے جسے علامہ نبہانی خلد مکانی اور اعلیٰ حضرت بریلوی رحمہما اللہ تعالیٰ عام کرنا چاہتے ہیں اور اسی مشن کو اہلسنت کا مشن کہا جا

سکتا ہے۔

ابن تیمیہ کا تعاقب

علامہ نبہانی راسخ العقیدہ سنی مسلمان اور سچے عاشقِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تھے، کسی شخص یا گروہ کو بارگاہ رسالت میں گستاخ اور بے ادب پاتے تو بے دھڑک اس کی تردید کرتے اور کسی طرح کی رو رعایت روا نہ رکھتے، ابنِ تیمیہ کے علم وفضل اور خدمات کے قائل ہونے کے باوجود اس پر سخت رد کیا، فرماتے ہیں:

''مجھ ایسے چھوٹے سے طالب علم کا ابنِ تیمیہ اور اس کے دو شاگردوں ابن قیم اور ابن الہادی ایسے ائمہ کبار پر جرأت کرنا ایسا امر ہے کہ اگر اس کا تعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ ہوتا تو میں کہتا کہ یہ امر قابلِ ملامت ہے اسی لئے میں ایک عرصہ تردد اور پس وپیش میں مبتلا رہا یہاں تک کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے استخارہ کیا جب میں نے دیکھا کہ ان کی کتابیں پھیل رہی ہیں تو مجھے یہی مناسب معلوم ہوا کہ ان کے خلاف قدم اٹھایا جائے۔

اگر میں نے ان کے خلاف جرأت کی ہے تو انہوں نے حضور سید الانبیاء اور دیگر انبیاء علیہم السلام اور اولیائے کرام کے حقوق پر جرأت کی ہے اور ان کی زیارت کرنے والے اور ان سے استعانت کرنے والے ایمان داروں پر جرأت کی ہے اور انہیں اس بناء پر گروہ مشرکین میں سے شمار کیا ہے ان کی جرأت ودیدہ دلیری میری جرأت سے کہیں بڑی ہے ان میں کوئی نسبت ہی نہیں ہے۔''

(یوسف بن اسماعیل نبہانی علامہ: شواہد الحق مطبوعہ مصطفےٰ البابی حلبی مصر ۱۳۸۵ھ/ ۱۹۶۵ء)

ایک جگہ خود یہ سوال اٹھایا ہے کہ ابنِ تیمیہ وغیرہ کی علمیت ان کے مخالفین کے نزدیک بھی مسلم ہے اگر ان کے نزدیک انبیاء واولیاء کے مزارات کی زیارت کے لئے سفر اور ان سے استعانت کے بارے میں ان کے عقیدے کا بطلان ثابت نہ ہوتا اور اس

مسئلہ میں وہ اہل اسلام کو مشرک قرار دینے کی جسارت نہ کرتے امام نبہانی نے فرمایا:

''ائمہ بدعت اور اصحاب بدعت وہوا بھی بڑے بڑے امام اور علمائے ہوئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے گمراہی میں رہنے دیتا ہے، اللہ تعالیٰ کی تعلیم سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جانتے تھے کہ آپ کی امت میں دین کے معاملے میں اختلاف ہوگا اس لئے ہمیں حکم دیا کہ ہم سوادِ اعظم کا ساتھ دیں، سوادِ اعظم جمہور مسلمان ہیں یعنی مذاہب اربعہ (مذہب حنفی شافعی، مالکی اور حنبلی) کے متبعین اور ہمارے مشائخ صوفیہ اور اکابر محدثین امتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام اور یہ سب ابن تیمیہ کی بدعات کے مخالف ہیں اور ان میں ایسے ایسے حضرات ہیں جن کا علم اس سے زیادہ، سمجھ زیادہ دقیق، ذوق زیادہ سلیم اور معرفت بہت ہی وسیع ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارکہ سے اس وقت تک لاکھوں ایسے حضرات ہوئے ہیں جو علم وعمل میں من کل الوجوہ اس سے زیادہ فضیلت رکھتے ہیں، کیا وہ تمام بزرگ اور ساری امت مسلمہ سفرِ زیارت اور استعانت کے سبب گمراہ ہوگی، ابنِ تیمیہ اور گروہ وہابیہ حق وہدایت پر ہوگا؟ یہ ایسی بات ہے جسے کوئی نرا جاہل، بے عقل اور ذوقِ سلیم سے عاری ہی قبول کرے گا خصوصاً ان بدعات میں اس کی شدید اور فاش غلطی ظاہر ہے اور از قبیل خیالات واوہام ہے، ائمہ اسلام کی آراء میں سے نہیں ہے۔''

(یوسف بن اسماعیل نبہانی، علامہ: شواہد الحق ص:۶۵)

ابن عبدالوہاب نجدی کے بارے میں امام نبہانی کی رائے

محمد بن عبدالوہاب نجدی کے بارے میں فرماتے ہیں:

''وہ ابن تیمیہ کے پانچ سو سال بعد آیا اور اس کی بدعت کو زندہ کر کے ایسے فتنے اٹھائے کہ ان کے سبب شر اور بلا عام ہوگئی خون کے سمندر بہا دیئے گئے اور اتنے مسلمانوں کی جانیں تلف کی گئیں کہ ان کی تعداد اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔'' (ایضاً ص ۵۶)

علامہ نبہانی فرماتے ہیں:

''میں نے ۲ ربیع الاوّل ۱۳۳۰ھ پیر کی شب خواب میں دیکھا کہ میں قرآنِ پاک کی آیاتِ مبارکہ بکثرت تلاوت کر رہا ہوں، گویا کوئی لکھوانے والا مجھے لکھوا رہا ہے مجھے اس وقت وہ آیات خصوصیت کے ساتھ یاد نہیں ہیں البتہ اتنا یاد ہے کہ ان میں بعض انبیائے کرام علیہم السلام کے اوصاف، دشمنوں کے خلاف اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی امداد اور انہیں صبر کا حکم تھا، خصوصاً سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا موسیٰ علیہ السلام کا ذکر تھا بہت دیر تک میں ان آیات کو پڑھتا رہا اور اسی حالت میں بیدار ہو گیا، میں نے اس خواب کی تعبیر یہ نکالی کہ یہ ان مبتدعین محمد عبدہ مصری کی جماعت کی طرف اشارہ ہے، میں نے پانچ سو پچاس اشعار پر مشتمل قصیدۃ الرائیۃ الصغریٰ میں ان کی اور ان کے شیخ مذکور (محمد عبدہ) اس کے شیخ جمال الدین افغانی اور محمد عبدہ کے شاگرد، جریدہ المنار کے ایڈیٹر اور ان سب سے زیادہ شریر رشید رضا کی مذمت کی ہے، میں نے اس قصدہ کو صغریٰ (چھوٹا) اس لئے کہا ہے کہ میں نے اس سے ایک بڑا قصیدہ لکھا ہے جو سات سو پچاس اشعار پر مشتمل ہے اس میں ملتِ اسلامیہ کے اچھے اوصاف اور دوسری (موجودہ) ملتوں کے قبیح اوصاف بیان کئے ہیں نتیجہ یہ نکلا کہ دونوں فریق میری عداوت اور اذیت میں متفق ہو گئے لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے ان کے شر سے محفوظ رکھا۔

میں نے اس خواب کا اشارہ ان اشرار کی طرف اس لئے سمجھا کہ اس خواب سے تین دن پہلے ان میں سے ایک شخص میرے گھر آیا اور از راہ ہمدردی مجھے کہنے لگا کہ میں محمد عبدہ اور جمال الدین افغانی سے تعرض نہ کروں کیونکہ ان کی جماعت میرے قصیدہ کے سبب ناراض ہے اور مجھے اذیت دینا چاہتی

ہے۔'' (یوسف بن اسماعیل نبہانی علامہ: ضمیمہ الدلالات الواضحات شرح دلائل الخیرات (مطبوعہ مطبع مصطفی البابی مصر ۱۹۵۵ء) ص ۱۳۹)

ان اقتباسات کے نقل کرنے سے مقصد یہ دکھانا ہے کہ علامہ نبہانی کس قدر راسخ العقیدہ تھے اور حق کی حمایت کرنے میں کسی کی پرواہ نہیں کرتے تھے۔

حالات کا تقاضا

علامہ عبد الحکیم اختر شاہ جہاں پوری علیہ الرحمۃ علامہ نبہانی علیہ الرحمۃ کی کتاب ''جواہر البحار'' کے ترجمہ پہ تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

اسلام کے اس بطل جلیل خلد آشیانی علامہ یوسف نبہانی رحمۃ اللہ علیہ نے امتِ محمدیہ کے مایہ ناز اکابر اور مسلم بزرگانِ دین کی تحقیقات جلیلہ اور بیاناتِ عالیہ سے اپنی مقبولِ بارگاہ رسالت تصنیف ''جواہر البحار'' کی چاروں ضخیم جلدوں کو مزین کیا ہے، سرورِ کون ومکاں صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل وکمالات سے متعلق جن بزرگوں کی نگارشات پر ''جواہر البحار'' کی جلد اوّل مشتمل ہے ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

۱۔ قاضی عیاض مالکی علیہ الرحمۃ	المتوفی ۵۴۴ھ
۲۔ حکیم ترمذی علیہ الرحمۃ	المتوفی ۲۵۵ھ
۳۔ حافظ ابونعیم اصفہانی علیہ الرحمۃ	المتوفی ۴۳۰ھ
۴۔ امام ماوردی علیہ الرحمۃ	المتوفی ۴۵۰ھ
۵۔ امام محی الدین ابن عربی علیہ الرحمۃ	المتوفی ۶۳۸ھ
۶۔ امام فخر الدین عمر الرازی علیہ الرحمۃ	المتوفی ۶۰۶ھ
۷۔ حضرت عمر بن فارض علیہ الرحمۃ	المتوفی ۶۳۲ھ
۸۔ سلطان العلماء عزبن عبد السلام علیہ الرحمۃ	المتوفی ۶۶۰ھ

حالات کا تقاضا ہے کہ خاتم الحفاظ علامہ جلال الدین سیوطی (المتوفی ۹۱۱ھ)، امام ربانی حضرتِ مجددِ الف ثانی سرہندی (المتوفی ۱۰۳۴ھ)، خاتم المحققین حضرت شاہ عبد

الحق محدث دہلوی (المتوفی ۱۰۵۲ھ)، اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان بریلوی (المتوفی ۱۳۴۰ھ) اور خلد مکانی علامہ یوسف بن اسمٰعیل نبہانی (المتوفی ۱۳۵۰ھ) رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہم کی ان تصانیفِ عالیہ کو خاص طور پر زیورِ طباعت سے آراستہ کر کے منصہ شہود پر لایا جائے جو فخرِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل وکمالات کی ترجمان ہیں تاکہ مسلمانوں کے دلوں اور دماغوں میں برٹش گورنمنٹ کی شطرنج کے مہروں اور خارجیت کے جدید علمبرداروں کی بظاہر خوشنما، دلفریب اور جدید تصانیف کے ذریعے جو غیر اسلامی اور ایمان سوز جراثیم سرایت کر چکے ہیں ان کا کسی حد تک ازالہ ہو سکے یہ دینِ متین کی بیش بہا خدمت برادرانِ اسلام کی خیر خواہی اور وقت کی اہم ضرورت ہے۔

حالات کی ستم ظریفی تو ملاحظہ ہو کہ ایک اسلامی ملک میں خارجیت کی علمبردار حکومت نے علامہ نبہانی کی تصانیف پر پابندی عائد کی ہوئی ہے کیونکہ یہ کتابیں محبتِ رسول کا درس دیتی ہیں۔ یہ نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل وکمالات بیان کر کے مسلمانوں کے ایمانوں کو تازگی، آنکھوں کو نور اور دلوں کو سرور پہنچاتی ہیں لیکن وہاں کے حکمران طبقے کو اس سے تکلیف ہوتی ہے کیونکہ ان حضرات کے دلوں کو توہین وتنقیصِ رسالت ہی سے تسکین ہوتی ہے۔ اس کے برعکس پاکستان میں بدمذہبوں کی کسی گندی سے گندی ایمان سوز اور دل آزار کتاب پر بھی کوئی پابندی نہیں۔ ستم بالائے ستم تو یہ ہے کہ جن حضرات سے برٹش گورنمنٹ تخریب دین اور افتراقِ مسلمین کا منحوس کام لیتی رہی اور انہیں مسلمانوں کے خیر خواہ اور پیشوا منوانے کی مہم چلاتی رہی۔ آزاد ہونے کے بعد بھی ہم نے ایسے کھوٹے سکوں کو پہچاننے کی زحمت گوارا نہیں کی بلکہ آج تک سکولوں اور کالجوں میں نونہالانِ وطن کو ایسے ہی لوگوں کی تصانیف پڑھاتے اور انہیں کا گرویدہ بناتے چلے آرہے ہیں۔ معلوم نہیں ہمارے حکمرانوں نے قوم کو گمراہوں اور گمراہ گروں کا گرویدہ بلکہ والا وشیدا بنانے میں دنیا وآخرت کی بہتری کا کونسا راز سمجھا ہوا ہے؟ کیا

ہمارے مسلم بزرگوں کی تصانیف نونہالانِ وطن کی تعلیم وتربیت اور ان کے دلوں اور دماغوں کی نشوونما کے لئے کافی نہیں ہیں؟ بزرگانِ دین کی عقیدت یہی ہے کہ تعظیم وتوقیر کے ساتھ ان حضرات کا اتباع بھی کیا جائے، ان کی سچی تعلیمات سے استفادہ کرنے کی پوری کوشش کی جائے اسی لئے تو باری تعالیٰ شانہ نے فرمایا ہے:

یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ و کونوا مع الصادقین ○

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو۔

حاصل کلام

حضرت علامہ نبہانی علیہ الرحمۃ جامع العلوم تھے اگرچہ آپ کی اکثر کتب کا موضوع شانِ رسالت کی عظمتوں کا تذکرہ ہے۔ مگر اس تذکرے کے دوران وہ علوم عقلیہ ونقلیہ کو بھی سموتے چلے جاتے ہیں۔ قاری کے دل ودماغ کو علوم سے بھر دینے کی بھرپور کوشش فرماتے ہیں۔ پتہ چلتا ہے کہ نہ صرف موضوع سے بلکہ موضوع سے متعلقہ علوم سے بھی پورا پورا انصاف فرماتے جاتے ہیں۔ پھر لطف کی بات یہ ہے کہ ان کا اپنا ایک مخصوص اندازِ تحریر ہے اور یہ بات بلاخوف تردید کہی جاسکتی ہے کہ علامہ موصوف صاحبِ طرز ادیب ہیں، کثرتِ معلومات تو ان کی کتاب جامع کرامات الاولیاء سے بھی عیاں ہیں۔ مختلف ادوار کے اولیاء کرام کا تذکرہ بڑا مشکل مسئلہ ہے پھر ان اولیائے کبار کا تعلق کسی ایک علاقہ سے نہیں بلکہ پورے عالمِ اسلام سے ہے اس کتاب میں حضرت علامہ نے دورِ اوّل سے لے کر اپنے دور تک کے اولیائے امت کا ذکر فرما کر تاریخ اسلام پر احسانِ عظیم فرمایا ہے کہ سیرتِ اولیاء کی اس طرح حفاظت فرمادی ہے۔ اب اخلاقِ اولیاء کے عاشق اس کتاب کا مطالعہ کرکے علم واخلاق سیکھتے چلے جائیں گے۔ کتاب کے قاری کے سامنے ولایت کے گلہائے نایاب کا نکھار ہوگا اور اس کی عقیدت ان پھولوں کی مہک پر نچھاور ہوتی رہے گی۔

وصالِ باکمال ولاجواب و بے مثال

جواہر البحار کی تصنیف کے کچھ عرصہ بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ سرکار ابد قرار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کتاب کو بہت پسند فرمایا اور کرم گستری وذرہ نوازی فرماتے ہوئے حضرت علامہ کو سینہ اقدس سے لگالیا، علامہ یہ عنایت بے پایاں پاکر عرض کرنے لگے کہ ''سیدی! اب جدائی کا صدمہ برداشت کرنے کی قوت وتاب نہیں رہی۔'' یہ درد بھرا جملہ سرکارِ رسالت میں شرف قبولیت پا گیا اور یہ عاشق صادق حضور کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے نورانی سینہ سے لپٹ کر ابدی نیند سو گیا، زبانِ عشق نے کہا، حیاتِ جاوداں پا گیا۔ آپ کی وفات شریف اعلیٰحضرت عظیم البرکت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے دس سال بعد ۱۳۵۰ھ مطابق ۱۹۳۲ء ہوئی۔ اپنے آبائی گاؤں اجزم میں قبر انور ہے جہاں آپ خواب عشق کے مزے لے رہے ہیں۔

چنانچہ علامہ شرف قادری علیہ الرحمۃ اس بارے میں لکھتے ہیں۔

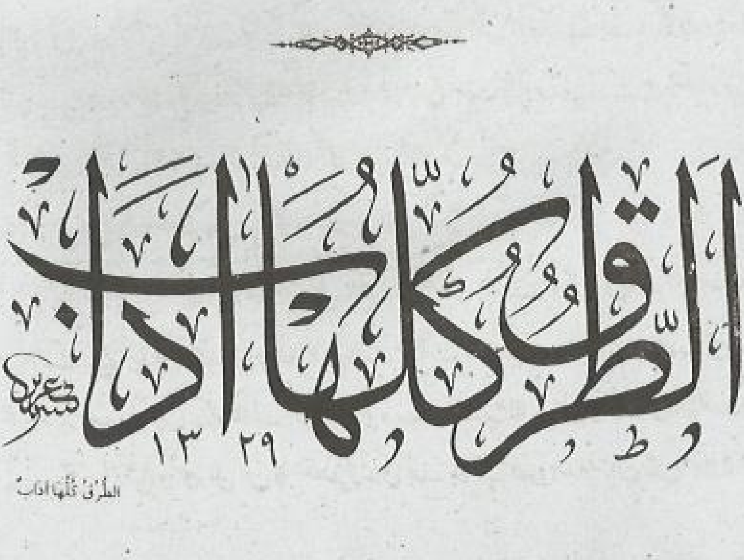
حضرت علامہ یوسف بن اسمٰعیل نبہانی قدس سرہٗ کا وصال بیروت میں ۱۳۵۰ھ/ ۱۹۳۲ء ماہِ رمضان المبارک کی ابتداء میں ہوا، آپ کا آخر عمر تک یہ معمول رہا کہ باقاعدگی سے فرض ادا کرنے کے علاوہ کثرت سے نوافل ادا کرتے اور بارگاہ رسالت میں ہدیہ درود وسلام پیش کرتے، عبادت اور اتباع سنت کا نور آپ کے چہرۂ مبارکہ پر جگمگا تا رہتا تھا۔ (محمد حبیب اللہ بن مایابی الجکنی: مقدمہ شواہد الحق ص ۱۰)

علامہ نبہانی رحمۃ اللہ علیہ بارگاہ نبوت میں

علامہ یوسف نبہانی رحمۃ اللہ علیہ اللہ کے مقبول بندے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے شیدائی تھے، بارگاہ الوہیت ورسالت میں حد درجہ مؤدب تھے۔ اسی لئے عمر بھر بدعقیدہ لوگوں کے خلاف قلمی جہاد فرماتے رہے۔ عقائد اہلِ سنّت کی حفاظت اور مذہب حق کی تبلیغ وتشہیر ہی ان کا مقصد زندگی تھا۔ بلاشبہ متحدہ ہندوستان میں مولانا شاہ

احمد رضا خاں قادری بریلوی۔ علامہ پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی۔ مولانا شاہ فضل الرسول بدایوانی۔ حجاز مقدس میں علامہ سید احمد بن زینی دحلان۔ علامہ شیخ سلیمان بن عبدالوہاب نجدی، اور علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی وغیرہم رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ گذشتہ صدی میں ناموسِ رسالت کے پاسبانوں کے سرخیل تھے۔ جنہوں نے زبان وقلم سے دین مصطفوی کی بے نظیر خدمت اور عزت واحترام نبوت کی حفاظت وصیانت فرمائی۔ حق یہ ہے کہ انہی بزرگوں کا صدقہ ہے جو آج مختلف صورتوں میں ذکر مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر سو غلغلہ ہے۔ پس اللہ تعالیٰ ان عاشقانِ شمع رسالت کو اُمت مرحومہ کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے اور ہمیں ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق وہمت عطا فرمائے۔ آمین۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے کتاب کے مصنف مترجم اور ناشر وقاری کی مغفرت فرمائے اور سب کو حضور علیہ السلام کی شفاعت وحمایت نصیب فرمائے۔ آمین۔

وصلی اللہ علیٰ خیر خلقہ ونور عرشہ سیدنا محمد
وآلہ وصحبہ اجمعین وبارك وسلم۔



الطرق كلها اداب

قطعہ تاریخ سالِ وصال

حضرت علامہ قاضی یوسف بن اسماعیل النبہانی رضی اللہ عنہ

سال وصال ۱۹۳۲عیسوی - ۱۳۵۰ہجری

"نیرِ منیرِ معرفت"

۱۳۵۰ہجری

واصف و مداحِ محبوب خدا ﷺ — عاشقِ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ
فاضلِ دوراں زعیم روزگار — اہل دل اہلِ نظر کا پیشوا
جو کتابیں وصف آقا ﷺ میں لکھیں — اُن کی شہرت ہے جہاں میں جا بجا
ہر زمانے کے لئے ہیں بالیقین — اُس کے تحریریں مفید، ایماں فزا
جو لکھا اُس نے دُرود، اُس نے سلام — ہے وہ بے حد روح پرور دل کشا
گوہر یکتائے درجِ معرفت — گلشنِ معنیٰ کا وردِ خوش نما
مرجع و مخدومِ اہل ذوق و شوق — عارفوں ، دیدہ وروں کا مقتدا
وہ ہے مقبول محبانِ نبی ﷺ — وہ عزیز عاشقانِ مصطفیٰ ﷺ
ولولہ انگیز عشقِ شاہ دیں — خوش نوا نغمہ گرِ خیر الوریٰ
یمن "حی" سے وصل نبہانی کا سال — "اوج حق مرد حقیقت آشنا"
۱۸ — ۱۳۳۲+۱۸=۱۳۵۰
ہے سرِ "بے مثل" سے "شیخ عظیم" — سال رحلت اُس جلیل القدر کا
۲ ۱۹۳۰+۲=۱۹۳۲ — ۱۳۳۲+۱۸=۱۳۵۰

نتیجہ فکر
طارق سلطانپوری

علامہ نبہانی علیہ الرحمۃ کے حالات زندگی مندرجہ ذیل کتب کے تراجم کے پیش الفاظ سے لئے گئے ہیں۔

(۱) حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

مترجم: پروفیسر علامہ محمد اعجاز جنجوعہ

(۲) جواہر البحار فی فضائل النبی المختار مترجم: شیخ الحدیث علامہ غلام رسول رضوی،

(۳) الشرف المؤبد لآل محمد المعروف برکات آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم

مترجم: علامہ عبدالحکیم شرف قادری

(۴) سعادۃ الدارین: مترجم علامہ مفتی عبدالقیوم خان ہزاروی۔

(۵) جامع کرامات اولیاء (عربی) محقق ابراہیم عطوہ عوص مدرس جامع ازہر مطبوعہ مصر۔

(۶) جامع کرامات اولیاء (مترجم اردو ترجمہ) پروفیسر سید محمد ذاکر شاہ چشتی سیالوی

(۷) تکمیل الحسنات تلخیص افضل الصلوات علی سید السادات صلی اللہ علیہ وسلم



الرزق علی اللہ

حیاتِ مصنف پہ طائرانہ نظر

سیدی یا ابا البتول سؤال

من فقیر جوابہ الاعطاء

(علامہ نبہانی علیہ الرحمۃ)

اسم گرامی: علامہ قاضی یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ

ولادت باسعادت: ۱۲۶۵ھ بمطابق ۱۸۴۹ء۔

مقام ولادت: شہر انبیاء واولیاء فلسطین کے شمال میں واقع ایک گاؤں ''اجزم''

تعلیم قرآن: اپنے والد ماجد، ولی کامل سیدی اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ سے

اعلیٰ دینی تعلیم: جامع ازہر (قاہرہ) مصر

آغاز اعلیٰ دینی تعلیم: یکم محرم الحرام ۱۲۸۳ھ بمطابق مئی ۱۸۶۶ء

تکمیل: ۱۲۸۹ھ بمطابق ۱۸۷۲ء

اساتذہ کرام کے بارے میں آپ خود فرماتے: لو انفرد کل واحد منهم فی اقلیم لکان قائد اهله الی جنة النعیم ۔ان میں سے کوئی بھی دنیا کے کسی بھی علاقے میں ہوتا تو جنت کی راہ پہ چلانے والا ہوتا۔

قیام بعد فراغت: پہلے اجزم پھر کچھ عرصہ ''عکا''

بیروت وشام روانگی: عکا واجزم میں قیام کے دوران دینی علوم کی تکمیل فرمائی پھر بیروت تشریف لے گئے اور ۱۲۹۲ھ میں شام روانہ ہوئے شامی علماء ومشائخ کی صحبت میں رہ کر ظاہری وباطنی منازل کو طے فرمایا اس دوران ایک عظیم ومشہور شخصیت فضیلۃ الشیخ اسید محمود آفندی علیہ الرحمۃ کی صحبت بھی حاصل رہی اور ان سے بخاری شریف کا

درس اور مختلف اجازتیں حاصل کیں۔

قسطنطنیہ (ترکی) روانگی: ۱۲۹۳ھ اور جریدہ الجوانب کے ادارہ میں شمولیت، اس ادارے کا مالک احمد آفندی تھا جو آپ کا انتہائی عقیدت مند تھا۔

ترکی میں قیام: تقریباً اڑھائی سال۔

موصل (عراق) میں جلوہ گری اور وہاں کے ایک علاقے ''کوے سنجق'' میں قاضی مقرر ہوئے۔

مدت عہدۂ قضاء: پندرہ ماہ۔

بغداد تشریف آوری اور ایک ماہ قیام کے دوران اولیاء کرام اور سادات عظام کے مزارات پہ حاضری۔

بغداد سے شام تشریف لائے، اپنے والد گرامی اور اعزہ وا قارب سے ملاقات ۱۲۹۷ھ قسطنطنیہ تشریف لے گئے دو سال قیام رہا اس دوران اپنی پہلی کتاب الشرف المؤبد لآل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تالیف فرمائی۔

۱۳۰۰ھ: شام کے ایک ساحلی شہر ''لاذقیہ'' میں بطور قاضی عدل تقرری ہوئی (عرصہ قیام تقریباً پانچ سال) اس دوران عبادت وریاضت کے ساتھ اولیاء اللہ کے مزارات پہ حاضریاں ہوتی رہیں۔

بیت المقدس: کے محکمہ عدل میں تقرری، یہاں ایک عظیم ولی کامل قادری بزرگ سیدی شیخ حسن ابی حلاوہ سے ملاقات ہوئی ان سے فیوضات وبرکات واذکار سلسلہ قادریہ حاصل کیے۔ انہی بزرگ سے وہ درود پاک ملا جو پریشانیوں اور مصیبتوں سے نجات کے لئے نہایت ہی مجرب ہے اور وہ یہ ہے۔

اللھم صل علی سیدنا محمدن الحبیب المحبوب شافی العلل ومفرج الکرب۔

۱۳۰۵ھ بمطابق ۱۸۸۸ء: بیت المقدس میں ایک سال سے کچھ کم عرصہ گذارنے

کے بعد آپ کو ترقی دیگر بیروت (لبنان) میں محکمۃ الحقوق کا سربراہ (چیف جسٹس، قاضی القضاۃ) مقرر کیا گیا اور ۱۳۲۷ھ تک آپ اس منصب جلیلہ پہ فائز رہے۔

حضرت علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رضی اللہ عنہ اپنی کتاب ''الدلالات الواضحات علی دلائل الخیرات'' کے مقدمہ میں فرماتے ہیں کہ میں نے محکمہ عدل وانصاف میں ۳۰ سال گزارے ''واللہ انی لا اذکرانی حکمت فی ھذہ المدۃ حکما مخالفاً للشریعہ المطھرۃ'' اور خدا کی قسم مجھے یاد نہیں پڑتا کہ میں نے اس سارے عرصہ میں کوئی ایک فیصلہ بھی شریعت مطہرۃ کے خلاف کیا ہو'' و لذلک رایت فی منامی وانافی المدینۃ المنورہ وان محکمتی فی جانب محکمۃ سیدنا عمر الفاروق رضی اللہ عنہ'' اسی سبب میں نے اپنی ایک خواب میں دیکھا کہ میں مدینہ منورہ میں ہوں اور میری عدالت سیدنا عمر الفاروق رضی اللہ عنہ کی عدالت کے ساتھ ہے اور میں زندوں کی طرح اُن کے ہمراہ ہوں اور اس کرم ومہربانی پر میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکرادا کرتا ہوں۔

عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علامہ یوسف بن اسماعیل النبہانی ۱۳۲۷ ہجری میں جب بیروت کے محکمۃ الحقوق سے فارغ ہوئے تو پھر اپنا سارا وقت عبادت وریاضت اور تحریر وتالیف کے لئے وقف کر دیا اور سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربت اختیار کرنے کی خاطر مدینہ طیبہ تشریف لے گے اور تقریباً ۷ سال سید الاولین والاخرین صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر پاک میں مقیم رہے۔ آپ نے اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح سرائی کے لئے اپنی زبان اور قلم سے وہ خدمات سرانجام دیں ''ما لم یتسیر لغیرہ ولا عشر معشارہ'' جو آج تک کسی کو اُن خدمات کا عشر عشیر بھی نصیب نہ ہوسکا۔ اپنے قیام مدینہ منورہ کے دوران شیخ الدلائل حضرت علامہ محمد سعید مالکی رضی اللہ عنہ سے دلائل الخیرات شریف کی اجازت نصیب ہوئی جو چند واسطوں سے صاحب دلائل الخیرات سیدی محمد بن سلیمان الجزولی رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچتی ہے۔ آپ کے ایک عظیم سوانح نگار

حضرت علامہ محمد حبیب الشنقیطی بیان فرماتے ہیں کہ میں نے مدینہ منورہ میں آپ کو اس قدر عبادت وریاضت کرتے دیکھا کہ کہنا پڑتا ہے: اس طرح کی سعادت اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے اولیاء اور اصفیاء کو ہی عطا فرماتا ہے۔

حضرت علامہ یوسف بن اسماعیل النبہانی رضی اللہ عنہ دلائل الخیرات شریف کی شرح کے ابتدائیہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ مجھ پر اللہ تبارک تعالیٰ کا بہت زیادہ فضل وکرم اور مہربانی ہے کہ اُسی کی توفیق سے میں اس وقت تک ۶۰ سے زائد کتب تحریر کر چکا ہوں اور وہ سب کی سب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے دین متین کی خدمت میں ہیں اور پھر اُس کی توفیق اور فضل وکرم سے یہ کتابیں شائع ہو کر عالم اسلام میں پھیلیں اور ان کو شرف قبولیت حاصل ہوا اور لوگ اُن سے مستفیض ہو رہے ہیں اللہ تبارک تعالیٰ اور اُس کے حبیب اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں ان کتابوں کی قبولیت کی سب سے عظیم نشانی یہ ہے کہ مجھے ان کتابوں کی تالیف کے بعد حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت مبارک کا شرف حاصل ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر کمال مہربانی فرماتے ہوئے متعدد بار اپنی زیارت سے سرفراز فرمایا۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی ان کتابوں میں سے کئی کتابیں صرف درود وسلام کے موضوع پر تحریر کیں۔ برکت حاصل کرنے کے لئے ان کتابوں کے ناموں کا ذکر کرتے ہیں۔

۱ ۔ افضل الصلوات علی سید السادات ﷺ
۲ ۔ سعادۃ الدارین فی الصلاۃ علی سید الکونین ﷺ
۳ ۔ صلوات الثناء علی سید الانبیاء ﷺ
۴ ۔ جامع الصلوات فی سید السادات ﷺ
۵ ۔ صلوات الاخیار علی النبی المختار ﷺ
۶ ۔ الصلوات الالفیه فی الکمالات المحمدیة
۷ ۔ صلوات المخاطبات الجامعه لدلائل النبوة والمعجزات
۸ ۔ الدلدلات الواضحات علی دلائل الخیرات وشوارق الانوار فی ذکر الصلاۃ علی النبی المختار ﷺ

حضرت علامہ قاضی یوسف بن اسماعیل النبہانی رضی اللہ عنہ اپنی کتاب ''شواہد الحق فی الاستغاثۃ بسید الخلق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' کے اختتام میں اپنی ایک بابرکت خواب کا ذکر فرماتے ہیں کہ شہر بیروت میں اواخر شعبان ۱۳۴۸ھ فجر سے قبل خواب میں دیکھتا ہوں کہ مجھ سے ۵۰ قدم کے فاصلے پر جنوب کی طرف سے کسی شخص کی موجودگی کے بغیر ایک آواز سنائی دیتی ہے کہ ''انا احبک'' میں تجھ سے پیار کرتا ہوں۔ مجھے یقین ہو جاتا ہے کہ یہ آواز اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے ہے۔ یہ آواز جس مقام سے آرہی ہے وہ آگ کے شعلوں اور زرد رنگ کی روشنی کی طرح ہے۔ جس کی لمبائی ایک بالشت اور چوڑائی اُس سے کچھ کم ہے۔ (جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آگ دیکھی اور درخت سے آواز سنی) اس آواز کے سننے سے مجھے انتہائی مسرت ہوتی ہے اور یقینِ کامل ہو جاتا ہے کہ یہ آواز اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے ہے اور اس بات کی دلیل ہے کہ مجھ پر اللہ تبارک وتعالیٰ کی رضا ہے اور اُسی کی توفیق سے میری تالیفات اور دینی خدمات جو اُس کے پیارے عظیم محبوب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہیں وہ اُس کی بارگاہ اقدس میں قبول ہیں۔ اسی قبولیت پر میں بارگاہِ رب العالمین میں شکر بجالاتا ہوں۔

اسی قبولیت کی بنا پر کتاب کے آخر میں آپ علیہ الرحمۃ کی کتب کی فہرست بالاختصار بھی دی گئی ہے۔

حضرت علامہ یوسف بن اسماعیل النبہانی رضی اللہ عنہ عشق رسول اور خدمت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں زندگی گزارنے کے بعد رمضان ۱۳۵۰ ہجری (۱۹۳۲ء) اس دار الفناء سے دار البقاء کی جانب روانہ ہوئے اور شہر بیروت (لبنان) کے مشہور قبرستان ''مقبرۃ باشورہ'' میں آخری قیام گاہ بنی جہاں پر آج بھی اُن کے چاہنے والے حاضری کا شرف حاصل کرتے ہیں۔

بنا کردند خوش رسمے بخاک وخون غلطیدن
خدا رحمت کند این عاشقانِ پاک طینت را

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

کیجیے منظوم تابش تبصرہ

ہیں غلام حسن کی برکات یہ

السلام اے مفتیٔ دینِ متین — عاشقِ محبوبِ رب العلمین
السلام اے سالکِ حق کے نقیب — محو تو ہر لمحہ در ذکرِ حبیب
ترجمانِ اہلِ سنت السلام — ناشرِ آیاتِ قرآں السلام
صاحبِ علم و قلم ذی احتشام — السلام اے مفتیٔ دیں السلام
آپ کی ہیں سب تصانیفِ حسیں — روح پرور دلپذیر و دلنشیں
کیا بیاں ہو جو ہے "شانِ مصطفیٰ" — در حقیقت از زبانِ مصطفیٰ
ہے "مقامِ غوثِ اعظم" بہتریں — اعلیٰ حضرت کی نظر میں معتبر ہیں
"حدائقِ بخشش" کی شرح لاجواب — جس کا ہر اک لفظ مثلِ آفتاب
دیکھئے "تقریری نکتے" بے مثال — ایک سو علماء کا فیضِ لازوال
دلنشیں خطبات سے مسرور ہیں — واعظین و خطباء مسحور ہیں
اور تقریریں "اٹھارہ" خوب ہیں — خوب ہیں محبوب ہیں مرغوب ہیں
"کواکبِ سبعہ" ولایت کے چراغ — سیرتِ اصحاب سے دل باغ باغ
"القدوس العاشرہ" کے نور سے — دل کو راحت ہے اسی کا نور ہے
"قرآن اور جو حاملِ قرآن ہیں" — در حقیقت مرکزِ فیضان ہیں
"گلستان و بوستاں" کے ترجمے — ہیں یقیناً علم کے وہ نسخے
"کربلا کی یاد آئی" دوستو — درد اک سینے میں اٹھی دوستو
"یارانِ وارثانِ مصطفیٰ" — بوبکر، فاروق و عثماں، مرتضیٰ
ان کے احوالِ حسیں پر یہ کتاب — روح پرور، دلنشیں و لاجواب
ہو بیاں کیا ہے "مقامِ ابراہیم" — نقشِ پا دائم مقامِ ابراہیم

"مسئلے ماہِ صیام" و "حج تمتع" — برکات سے معمور سارے دلنواز
کیا لکھوں؟ "اس وقت البرکات" پر — سیدی برکات کے فیوضات پہ
مشتمل ہے یہ کتابِ دلنشیں — واہ کیا تھے مفتیٔ دینِ متیں
"ماں کیا ہے؟" ماں تو ہے تسکینِ جاں — جس کی خدمت کا صلہ ہے جاوداں
"صحیح بخاری" چھپی، ساری پڑھو — عظمتوں کی سیڑھیوں پہ جا چڑھو
فیض تو "فیضانِ مسلم" کا ہے عام — ہے حبیبِ حق کا فرماں لاکلام
لیجئے "راہِ ہدایت" لیجئے — جامِ صہبائے محبت پیجئے
"نجات کا جو راستہ" ہے دیکھ لو — راہِ سنت، راہِ جنت دیکھ لو
مشکوٰۃ کی "مصابیح" جیسی تفسیر ہے — انسان کی اس سے بڑی تقدیر ہے
واہ کیا؟ "تسبیح دوامِ زندگی" — زندگی بے بندگی شرمندگی
ہے نمایاں ہر طرف "شانِ خدا" — الحمد للہ از زبانِ مصطفیٰ
توحید کے نغمات سے گونجے جہاں — وجد میں آئیں زمین آسماں
"بوحنیفہ و رضا دو راہنما" — اہلِ سنت کے ہیں دونوں پیشوا
"مختصر احادیث کا اک تذکرہ" — مشکوٰۃ سے وہ طے کیا ہے معرکہ
ہیں "نصائحِ دین" عظمت کے نشاں — "الدین النصیحۃ" ہے کُل بیاں
"نامِ محمد کے ہیں قرباں" خوب ہے — جان و دل سے اسمِ محبوب ہے
ہیں "غلام حسن کی برکات یہ" — تعداد میں بتیس ۳۲ تصنیفات یہ
اک نگاہِ لطف تابش کی طرف — گر قبول افتد زہے عز و شرف
السلام اے ناصرِ شرعِ مبیں — التجا کرتا ہوں حضرت میں یہیں

تبصرہ منظوم تابش کر دیا
ہر ورق الفت سے تو نے بھر دیا

از قلم حقیقت رقم
حضرت مولانا محمد منشا تابش قصوری
مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور، خطیب مرید کے پاکستان

یکم ربیع الثانی ماہ غوث اعظم علیہ الرحمہ ۱۴۳۳ھ
بمطابق جمعۃ المبارک ۲۴ فروری ۲۰۱۲ء

انتساب

میں نے بہت سوچا کہ مسجد نبوی شریف کی پُر کیف فضاؤں میں ترجمہ کی گئی اس بابرکت کتاب کا انتساب کس ہستی کی طرف کیا جائے۔ آخر اس نتیجہ پہ پہنچا کہ وہی ہستی اس عظمت کی سب سے زیادہ حق دار ہے کہ جس کی وما ینطق عن الھوی والی زبان حق ترجمان سے یہ دعائیں، التجائیں، اذکار و وظائف نصیب ہوئے ہیں وہ کون سی ہستی ہے اس کی بارگاہ کے شایان الفاظ کہاں سے لاؤں' قدرت نے رہنمائی کی اور عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم امام اہل محبت اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ کے والد ماجد امام المتکلمین مولانا شاہ نقی علی خان علیہ الرحمۃ والرضوان کے قلم حقیقت رقم سے نکلے ہوئے ایسے الفاظ مل گئے کہ جنہوں نے میرا مسئلہ حل کر دیا آپ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

''موسیٰ علیہ السلام نے جس وقت ارنی کہا حکم ہوا لن ترانی۔ ایک تجلی اُس کی چمکی اور جمال پروردگار دیکھا مگر پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اور موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ فلما تجلّی ربهٗ للجبل جعله دکا وخر موسیٰ صعقًا۔ ہاں سید انس و جان محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ظرف عالی عنایت ہوا کہ مکہ سے قاب قوسین تک سفر کیا اور جمال پروردگار دیکھا مگر کسی بات میں اصلا فرق نہ ہوا

موسیٰ ز ہوش رفت بیک پر تو صفات تو عین ذات می نگری در تبسمی

اے عزیز! یہ مقام سید انام کے لئے مخصوص ہے جو بات وزیر اعظم کو حاصل ہوتی ہے ہر کسی کو نہیں ملتی اور جو اسرار محبوب پر ظاہر ہوتے ہیں اوروں پر نہیں کھلتے۔ وہ جناب عنقائے قاف قدس ہیں اور شہباز آشیان انس بلبل بوستان وما ینطق عن الھوی

طوطی شکرخائے سبحن الذی اسریٰ شاہین بلند پرواز انا سید ولد اٰدم عندلیب خوش آواز باغ وعلمک ما لم تکن تعلم ندیم خلوت کدۂ قاب قوسین او ادنیٰ مقیم عشرت کدۂ ولقد راہ نزلۃ اخریٰ۔ مہمان خوان یطعمنی ویسقین۔ مرید صاحب اخلاص واعبد ربک حتی یاتیک الیقین۔

چابک قدم بسیط افلاک والا گہر محیط لولاک
خاکی و براوج عرش منزل اُمّی وکتاب خانہ در بل

سرورِ بنی آدم۔ روح روانِ عالم۔ انسان عین وجود۔ دلیلِ کعبۂ مقصود۔ کاشفِ سرِّ مکنون۔ خازنِ علمِ مخزون۔ اقامت حدود واحکام۔ تعدیل ارکانِ اسلام۔ امام جماعتِ انبیاء۔ مقتدائے زمرۂ اتقیا۔ قاضے مسند حکومت۔ مفتی دین وملت۔ قبلہ اصحابِ صدق وصفا۔ کعبہ اربابِ حلم وحیا۔ وارثِ علومِ اولین۔ مورث کمالات آخرین۔ مدلول حروف مقطعات۔ منشاء فضائل وکمالات۔ منزل نصوص قطعیہ۔ صاحب آیت بینہ۔ حجت حق الیقین۔ تفسیر قرآن مبین۔ تصحیح علوم متقدمین۔ سند انبیاء ومرسلین۔ عزیز مصر احسان۔ فخر یوسف کنعان۔ مظہر حالات مضمرہ۔ مخبر اخبار ماضیہ۔ واقفِ امور مستقبلہ۔ عالمِ احوال کائنہ۔ حافظ حدود شریعت۔ ماحی کفر وبدعت۔ قائد فوج اسلام۔ دافع جیوشِ اصنام۔ نگین خاتم سروری۔ خاتمِ نگین پیغمبری۔ فاتح مغلقاتِ حقیقت۔ سر اسرار طریقت۔ یوسف کنعان جمال۔ سلیمان ایوان جلال۔ منادی طریق رشاد۔ سراج اقطار وبلاد۔ اکرم اسلاف۔ اشرف اشراف۔ لسان حجت۔ طرازِ مملکت نورس گلشن خوبی۔ چمن آرائے باغ محبوبی۔ گل گلستان خوش خوئی۔ لالہ چمنستان خوبروئی۔ رونق ریاض گلشن۔ آرائشِ نگارستان چمن۔ طرۂ ناصیہ سنبلستان۔ قرۂ دیدۂ نرگستان۔ گلدستہ بہارستانِ جنان۔ رنگ افزائے چہرۂ ارغواں۔ ترطیب دماغ گلروئی۔ طراوتِ جوئبار دل جوئی۔ تراوش شبنم رحمت۔ توتیائے چشم بصیرت۔ نسرین حدیقہ فردوس بریں۔ روح رائحہ رُوح ریاحین۔ چمن خیابان زیبائی۔ بہار افزائے گلستان رعنائی نخل بند بہار نوآئین۔ رنگ آمیز لالہ

زار رنگین۔ رنگ روئے مجلس آرائی۔ رونقِ بزم رنگیں ادائی۔ گلگونہ بخش چہرۂ گلنار۔ نسیم اقبال بہار ازہار۔ نکہت عنبر بیزان گلزار۔ نفحۂ مشکریزان موسم بہار۔ اصل اصول۔ سرابستان ملکوت۔ بیخ فروغ نخلستان ناسوت۔ فارس میدان جبروت۔ شہسوار مضمار ا ہوت۔ قمری سروِ یکتائی۔ تدرو باغ دانائی۔ شاہباز آشیان قربت۔ طاؤس مرغزار جنت۔ شگوفہ شجرۂ محبوبیت۔ ثمرۂ سدرۂ مقبولیت۔ نوبادۂ گلزار ابراہیم۔ نورس بہار جنت نعیم۔ اعجوبہ صنعت کدۂ بوقلموں۔ زینتِ کارگاہِ گوناگوں۔ لعل آبدار بدخشان رنگینی۔ دریتیم گوش مہ جبینی۔ جگر گوشۂ کان کرم۔ دستگیر درماندگانِ امم۔ یاقوت نسخۂ امکان۔ روحِ روانِ عقیق ومرجان۔ خزانۂ زواہر ازلیہ۔ گنجینۂ جواہر قدسیہ۔ گوہر محیط احسان۔ ابر گہر بار نیساں۔ لؤلؤ بحر سخاوت وعطا۔ گہر دریائے مروت وحیا۔ مشکبار صحرائے ختن۔ گلریز دامن گلشن۔ غالیہ سائے مشام جان۔ عطر آمیز دماغ قدسیان۔ جوہر اعراض وجواہر۔ منشاء اصناف زواہر۔ مخزن اجناس عالیہ۔ معدنِ خصائص کاملہ۔ مقوم نوع انسان۔ ربیع فصل دوراں۔ مکمل انواع سافلہ۔ مربی نفوس فاضلہ۔ اختر برج دلبری۔ خورشید سماء سروری۔ ابروئے چشمۂ خورشید۔ چہرہ افروز ہلال عید۔ ہلال عید شادمانی۔ بہار باغ کامرانی۔ صفائے سینہ نیر اعظم۔ نور دیدہ ابراہیم وآدم۔ زیب انجم گلستان۔ گل ب باغ آسماں۔ مشرق دائرہ تنویر۔ مشرق آفتاب منیر۔ شمس چرخ استواء۔ چراغ دودمان انجلاء۔ مجلی نگارخانۂ کونین۔ سیارۂ فضائے قاب قوسین۔ زہرۂ جبین انوار۔ غرہ جبہہ اسرار۔ عقد کشائے عقد ثریا۔ ضیائے دیدۂ ید بیضاء۔ نور نگاہ شہود۔ مقبول رب ودود۔ بیاض روئے سحر۔ طراز فلک قمر۔ جلوۂ انوار ہدایت۔ لمعان شموس سعادت۔ نور مردمک اشیات۔ بہائے چشم نورانیت۔ شمع شبستان ماہ منور۔ قندیل فلک مہر انور۔ مطلع انوار ناہید۔ تجلی برق وخورشید۔ آئینہ جمال خوبروئی۔ برق سحاب دلجوئی۔ مشعل خورتاب لامکاں۔ ترتیج ماہ تاب درخشاں۔ سہیل فلک ثوابت۔ اعتدال امزجۂ بسائط۔ مرکز دائرۂ زمین وآسماں۔ محیط کرۂ فعلیت وامکاں۔ مربع نشین مسند اکتائی۔ زاویہ گزین گوشہ

تنہائی۔ مسند آرائے ربع مسکوں۔ رونق مثلثات گردوں۔ معدن نہار سخاوت۔ منطقہ بروج سعادت۔ اوج محدب افلاک۔ رونق حضیض خاک۔ اسد میدان شجاعت۔ اعتدال میزان عدالت۔ سطح خطوط استقامت۔ حاوی سطوح کرامت۔ طبیب بیماران ضلالت۔ نباض محموماں شقاوت۔ علاج طبائع مختلفہ۔ دافع امراض متضادہ۔ جوارش مریضان محبت۔ معجون ضعیفان امت۔ قوت دلہائے ناتواں۔ آرام جاں ہائے مشتاقاں۔ تفریح قلوب پژمدہ۔ دوائے دلہائے افسردہ۔ مقدمہ قیاس معرفت۔ ممہد قواعد محبت۔ عقل اول سلسلہ عقول۔ مبدء ضوابط فروع واصول۔ نتیجہ استقرائے مبادی عالیہ۔ خلاصہ مدارک ظاہرہ وباطنہ۔ رابطہ علت ومعلول۔ واسطہ جاعل ومجعول۔ مدرک نتائج محسوسات۔ مہبط اسرار مجردات۔ جامع لطائف ذہنیہ۔ مجمع انوار خارجیہ۔ حقیقت حقائق کلیہ۔ واقف اسرار جزئیہ۔ مبطل مزخرفات فلاسفہ۔ مثبت براہین قاطعہ۔ اوسط طرفین امکان وجوب۔ واسطہ ربط طالب ومطلوب۔ معلم دبستان تفرید۔ مدرس مدرسہ تجرید۔ سالک مسالک طریقت۔ دانائے رموز حقیقت۔ اثبات وحدت مطلقہ۔ برہان احدیت مجردہ۔ خزینۂ اسرار الٰہیہ۔ گنجینۂ انوار قدسیہ۔ تصفیۂ قلوب کاملہ۔ تزکیۂ نفوس فاضلہ۔ سردفتر دیوان ازل۔ خاتم صحف ملل۔ تخم مزرع حسنات۔ ترغیب اہل سعادات۔ جمع محاسن فتوت۔ کفایت حوائج خلقت۔ ہادی سبیل رشاد۔ استیعاب قواعد سداد۔ شیرازہ مجموعہ فصاحت۔ بہجت حدائق بلاغت۔ سراج وہاج ہدایت۔ نسخۂ کیمیائے سعادت۔ تکمیل دلائل نبوت۔ صحیفہ احوال آخرت۔ منتہی الارب۔ لب اصول ادب۔ بیاض زواہر جواہر۔ تمہید نوادر بصائر۔ مقتدائے صغیر وکبیر۔ مفتاح فتح قدیر۔ میزبان نزل ابرار۔ مفید مستفیدان اسرار۔ قلزم درر قلائد۔ درج جواہر عقائد۔ تیسیر اصول تاسیس۔ روضہ گلستان تقدیس۔ احیائے علوم وکمالات۔ مطلع اشعۂ لمعات۔ مقدمہ طبقات بنی آدمی۔ رہنمائے دین محکم ومسلم۔ تشریح حجت بالغہ۔ تصریح واقعات ماضیہ۔ تقریر قصص انبیاء۔ تحریر معارف اصفیاء۔ دلیل مناسک ملت۔ منتقی ارباب

بصیرت۔ وسیلۂ امدادفتاح۔ سبب نزہت ارواح۔ خازن کنز دقائق۔ در مختار بحر رائق۔ ذخیرۂ جواہر تفسیر۔ مشکوۃ مفاتیح تیسیر۔ جامع اصول غرائب معالم۔ مصدر صحاح بخاری ومسلم۔ منظور مدارک عالیہ۔ مختار عقول کاملہ۔ ملتقط کتاب تکوین۔ نہایت مطالب مومنین۔ انسان عیون ایمان۔ قرۃ عینین انسان۔ منبع شریعت وحکم۔ مجمع بحرین حدوث وقدم۔ خلاصہ مآرب سالکین۔ انتہاء منہاج عارفین۔ شرف ائمۂ دین۔ تنزیہ شریعت متین۔ زبور غرائب تدقیق۔ تلخیص عجائب تحقیق۔ ناقد نقد تنزیل۔ ناسخ توریت وانجیل۔ حافظ مفتاح سعادت۔ کشف غطاء جہالت۔ واقف خزائن اسرار۔ کاشفِ بدائع افکار۔ عالم علوم حقائق۔ جذب قلوب خلائق۔ زیب مجالس ابرار۔ نور عیون اخیار۔ تہذیب لطائف علمیہ۔ تجرید مقاصد حسنہ۔ بیاض انوار مصابیح۔ توضیح ضیاء تلویح۔ حاوی علوم سابقین۔ قانون شفاء لاحقین۔ معدن عجائب وغرائب۔ مدار مکارم ومناقب۔ نقش فصوص حکمیہ۔ منتخب جواہر مضیہ۔ عین علم وایقان۔ حصن حصین امتنان۔ تبیین متشابہات قرآنیہ۔ غایت بیان اشارات فرقانیہ۔ تنقیح دلائل کافیہ۔ تصحیح براہین شافیہ۔ زبدۂ اہل تطہیر۔ ملجاء صغیر وکبیر۔ غواص بحار عرفان۔ زبدہ ارباب احسان۔ مرقات معارج حقیقت۔ سلم مدارج معرفت۔ موضح صراطِ مستقیم نجات۔ اقصی معراج اصحاب کمالات قوت قلوب ممکنات۔ صفاء ینابیع طہارات۔ وقایہ احکام الٰہیہ۔ افق مبین انوارِ شمسیہ۔ دستور قضاۃ وحکام۔ ایضاح تیسیر احکام۔ نور انوار مطالع۔ تنویر منار طوالع۔ کمال بدور سافرہ۔ طلعت بوارق متجلیہ۔ مورد فتح باری۔ تابش نور سراجی۔ بحر جواہر درایت۔ طغرائی منشور رسالت۔ عدیم اشباہ ونظائر۔ امین کنوز وذخائر۔ ملخص مضمرات عوارف۔ شرح مبسوط معارف۔ سراج شعب ایمان۔ برزخ وجوب وامکان۔ درتاج افاضل۔ ملتقی بحر فضائل۔ ناطق فصل خطاب۔ میزان نصاب احتساب۔ منشاء فیض وافی۔ مبدء علم کافی۔ تبییض دُرِ مکنوں۔ موجب سرور محزون۔ صراح برہانِ قاطع۔ نقایہ دلیل ساطع۔ رافع لواء ہدیٰ۔ حکمت بالغہ خدا۔ ضوء مصباح عنایت۔ معطی زاد آخرت۔ عمدہ فتوحات رحمانیہ۔

مخزن مواہب لدنیہ۔ نتیجہ دلائل خیرات۔ لمعان مطالع مسرات۔ قاموس محیط اتقان۔ بلاغ مبین فرقان۔ نہر خیابان توحید۔ نور عین خورشید۔ شمس بازغہ مشارق انوار۔ رونق ربیع بستان ابرار۔ شناور قلزم ملاحت۔ آبیار جوئے لطافت۔ تراوش ابر سیرابی۔ ابر بہار شادابی۔ سحاب دُر افشان سخاوت۔ نیسان گہر بار عنایت۔ کوثر عرصۂ قیامت۔ سلسبیل باغِ جنت۔ آب حیاتِ رحمت۔ ساحل نجات اُمت۔ روح چشمہ حیواں۔ آشنائے دریائے عرفان۔

محمد شاہدِ دیں جانِ ایماں | محمد رحمتِ حق لطفِ یزداں
بہارِ ہشت جنت رنگ و بویش | بہشتِ نہ فلک خاکے زکویش
ابداز ہستیٔ او آفریدہ | عدم را سایۂ او نورِ دیدہ

حمد و ثنا اور درود و سلام

فحمدا لك على ما شرحت صدورنا با نوار الهداية ووضعت عنا اوزارا لضلالة وارسلنا الينا رسولك بالهدى ودين الحق لتظهره على الدين كله ولو كره المشركون . واعددت لنا مالا عين رأت ولا اذان سمعت ولمثل هذا فليعمل العاملون . واتممت النعمة علينا بفضلك العميم . حيث يسرت الوصول الى طريقك المستقيم . لك المجد والبقاء . ومنك الجود والعطاء . لا مانع لحكمك ولا راد لفضلك . نواصي المقاصد اليك . وازمة المطالب بيدك . فاسئلك اللهم ان تجعل شرائف صلوتك . ونوامی برکاتك علىٰ محمد خاتم الانبياء . واما م الاتقياء . وصفوة الانام . واكرم الكرام . ورحمة للعالمين . وشفيع المذنبين . وسيد النبيين . حبيب رب العالمين . بشير للمطيعين . ونذير للمفسدين . نبی الحكم والحكمة . وسراج العلم والهداية . بحرالانوار . معدن الاسرار . شارع الشريعة البيضاء . بارع

الرسل والانبياء . راكب النجيب والبراق . صاحب العوالم والآفاق . نور حدقة الرتبة العلياء ونور حديقة الشفاعة الكبرىٰ . انسان عين الآدم . عين اعيان العالم . قطب سماء العنايه . بدر فلك الكرامة . ناشر الخير والاحسان . ما حى الكفر والطغيان . باسط مهاد العدل والانصاف . هادم اساس الجور و الاعتساف . خير من تكلم بفصل الخطاب . افضل من نطق بالصدق والصواب . عز العرب والعجم . خطيب الانبياء والامم . شمس الفلاح والهدىٰ . صاحب المقام الاعلىٰ . مشيد قصر الهداية . ممهد قواعد السياسة . افضل البشر على الاطلاق . اكرم الخلق على الله الخلاق . امين الله على الارض . شافع الخلق يوم العرض . عروة الله الوثقىٰ . نور الله الذى لا يطفىٰ . مفتاح خزائن الرحمة . شهيد الله يوم القيامة . كنز الفضل والكرم والجود . شفيع الناس فى اليوم الموعود . سيد الثقلين . امام القبلتين . دليل الخيرات . صفوح عن الزلات . معدن الكمالات . مصحح الحسنات . مصباح الدجىٰ . مفتاح الدرى . شمس الضحىٰ خير الورى . اشرف بنى عدنان . حبيب الله المنان . قدوة اصحاب الوحى والتنزيل . دامغ جيشات الشرك والاباطيل . رفيع المقام . واجب الاحترام . اكمل الموجودات . اجمل المخلوقات . رسول الراحة والرحمة . صاحب الوسيلة والفضيلة . كرمه عميم . فضله جسيم . ذاته علوية . ودولته سرمدية . صفاته سنية . سجاياه مرضية . لونه مليح . وجهه صبيح . لسانه فصيح . برهانه صحيح . علمه وسيع . قدره رفيع . قلبه سليم . شانه عظيم . اياته باهرة . معجزاته متواترة . خصائله محمودة . شفاعته مقبولة . حجته ساطعة . حكمته بالغة .

نسبه ابراهيمي . حسبه اسمعيلي . اصله آدمي . فرعه علوی . الطافه كريمة . افعاله جميلة . اخلاقه حميدة . اوصافه جليلة . دينه خير الاديان . ذهنه عمدة الاذهان . جبرئيل وميكائيل وزيراه . ابو بكر وعمر صاحباه . الغلمان عبيده والحور جواريه . الجنان قصوره والملائكه حواريه . هو الموصوف بالكرامة والمخصوص بالسيادة . المتصف بالصفات الكاملة . الممدوح بالاخلاق الفاضلة . المبعوث من اكرم القبائل . المبعوث باعلى الشمائل . المنصور بجنود الملائك . الثابت فى المغازى والمعارك . المتكلم بجوامع الكلم . المتمم للحكم بالطريق الاتم . المحمد فى الكلام القديم . الموافق بالخلق العظيم . المتقدس عن شوائب النقص والدناءات . المؤيد بساطع الحجج وواضح البينات . الحافظ لعهد المعهود . المستوفر فى مرضاة الله الودود . الحريص على المسلمين الروف الرحيم بالمؤمنين . القايم بالعدل والحق . والمامور بالتيسير والرفق . الواعى لوحى الله المنان . الداعى الى الرحيم الرحمن . الفائز بالمطالب اللطيفة . المخلص فى المواهب الشريفة . الهادى باقرب الطريق الى النجات . الشاهد للرسل بتبليغ الرسالات . الطاهر المطهر ...... الطيب المطيب . النجم الثاقب الرسول المقرب . الامام الاصيل . السيد النبيل . الرسول الكريم . النبى الفخيم . المصطفىٰ والمجتبىٰ . لولاه لم تخلق الدنيا . قرنت البركة بذاته الكريمة واشرقت الانفس بانواره المضية . ظهرت عند ولادته واقعات عظيمة . ووقعت ليلة ميلاده ارهاصات عجيبة . الملائكة به حفت . والهواتف بذكره هتفت . الاصنام على الوجوه خرت . قصور كسرىٰ من هيبته انكسرت . استنارت

بضوءه ارض الحرم . حضرت مولده اسية ومريم . تباشرت به الحور
فى الجنة واهتز العرش المعلىٰ . خمرت النيران الفارسية وحرست
سماء الدنيا . حبست المرده بسلاسل النار . قمعت رؤس الكهنة
بمقامع الخسار . هو الذى اطمس غياهب الطغيان بنوره . واضاء
مطالع الاكوان بظهوره افاض رحمة على العالمين فوفاها . نهض با عباء
الرسالة فاداها . لا مثل له فى العلى وله المثل الاعلى . اين للشمس يد
كالسحاب الماطر . وانىّ للسحاب وجه كا لنيرا لاكبر . واين
للقمر كف كا لبحر الزاخر . وانىّ للبحر نور كالبدر الانوار . فسبحان
من صوره فاحسنه تصويرا . وما خلق له فى العالمين نذيرا . يا عاشقين
تو لهو افى وجهه . هذا هو الحسن الجميل المفرد . لم يات فى اولاد
ادم مثله . فيما مضى هذا حديث مسند . صلوا عليه بكورة وعشية .
الف الصلوٰة مع السلام وزيدوا . ارسله الله تعالىٰ مبشرا لمؤمنين بان
لهم من الله فضلا كبيرا . وانزل عليه الفرقان فيه تبيان لكل شيئى
ليكون للعالمين نظيرا . اسرىٰ به ليلا من المسجد الحرام الى المسجد
الاقصىٰ . واطلعه على ملكوت السموات والارض ليرى من ايات ربه
الكبرى . اتم به مكارم الاخلاق ومحاسن الافعال . وقد سه عن
النقائص والشرور فى الاحوال والاعمال . اكمل به بنيان الرسالة .
وانقذنابه من الطغيان والضلالة . غفر بشفاعته ذنوب عباده . وكشف
بطلعته كروب عباده . اظهر به على العالمين عجائب الاوامر
والاحكام . وامطربه على العالمين سحائب الافضال والانعام . شيد به
قصر الارشاد بعد ما شرف على الانهدام . وبين به سبيل الرشاد عند
تراكم الظلم وشدة العقام . ختم به ديوان النبوة والتبليغ . واحكم به

اركان العطاء والتسويغ . كرمه باقسام الكرامات . وخصصه بانواع السعادات . اودعه فى اصلاب الشراف . واخرجه من البطون الظراف . له النسب العالى فليس كمثله، حسيب نسيب منعم متكرم . اقدمه فى كل خير لانه . اذا كان مدح فالنسيب مقدم . هو النور المبين . والقوى المتين . سند جميع الانبياء والمرسلين . الذى كان نبيا وادم بين الماء والطين . اظل عليه سحاب الرحمة . ومال اليه ظل الشجرة . به خبت نارا لكفر والطغيان . ومنه فاحت روائح العناية والاحسان . عمت بافاضة به اثار العدالة . ولاحت من غرته انوار السعادة . قلع اصل الكفروا العناد . وقطع رأس الشرك والفساد . القلوب بانواره الساطعة اشرقت . والكروب بافضاله الشاملة كشفت . العوالم بطيب ذكره تعطرت . والرسالة بنسبتها اليه باهت . بساط قربه مبسوط فى حضرة العزة . ولواء عزته مرفوعة الى السماء السابعة . اذا ازهرت بوجوده رياض العرفان . اترعت من جوده حياض الايمان جلبت الى جناب رفعته الكمالات الا بدية . ووجهت تلقاء مدين دولته العنايات الازلية . عناياته مصروفة نحو شفاعة الخاطئه . وخزائن دولته مفتوحة لا نجاح حاجة المساكين وجوه الآمال مستقبلة الى جنابه المقدس . ومحاسن الافعال مجتمعة فى حضرته الاقدس . اول مدارج عروجه اخرمقامات النبيين . واخر معارج ترفيه خارج عن طوق المرسلين . عرج الى سدرة المنتهى ثم دنى . فتدلى فكان قاب قوسين او ادنى . بكماله فى الاوج بدر كامل، بحرمحيط زاخر بنواله . عجزت العقل عن ادراك اسراره . واستنارت الشمس من ضياء انواره . الاتباع بسنته افضل الوسائل الى الفوز بالدرجات . والاتصاف

بمحبته اجل ذخائر الكمالات والسعادات . ملاء بحار القلوب بمياه العلم والهدى تتلاطم امواجا . ورايت الناس يدخلون فى دين الله افواجا .

ملاء الخلاء بخيره خرق السماء بسيره
ما ساغ ذاك بغيره صلوا عليه وسلموا

الشمس يتنور من نير جماله . والقمر يقتبس من بريق كماله . صحف الانبياء مشتملة على ايات جلاله . وايات الجلال مقترنة برأيات اقباله .

بلغ العلى بكماله كشف الدجى بجماله
حسنت جميع خصاله صلوا عليه واله
خسف القمر بجماله عجز البشر بكماله
نطق الحجر بجلاله صلوا عليه وسلموا

قد جرت القضاء وفق رأيه الصائب . واسطعت الافاق بعد له الثاقب . روحه المعلى مرجع الافاق . ونفسه العليا منبع الاخلاق . اذنه اذن خير لكم . ويده يد الله فوق ايديهم . وجهه كالنهار اذا تجلى . وشعره كالليل اذا يغشى . مدح صدره الم نشرح لك صدرك . ووصف ذكره ورفعنالك ذكرك . نزل فى حيوته لعمرك . وورد فى قلبه لنثبت به فوادك . ظهره متكئ على الارائك . ورأسه مبدء المشاعر والمدارك . البحر الزاخر سائل من كفه كالاكف من بحر الزاخر . والنير الاكبر ناظر الى عينه كالعين الى النير الاكبر . يتلألأ سناوجهه تلألأ البدر الانوار . وتضوح روح خديه فيحان الورد الاحمر عرق خده اطيب من المسك والعنبر . وجلد كفه الين من حرير الجنه . تعطرت

النسيم من عرق جسده الشريف . وطابت الارواح بشميم جسمه اللطيف يقولِ ناعته لم ارقبله ولا بعده مثله ولا احديراه . اقسم الرب بتراب مولده واضاف اليه ارض مسكنه هو الذی اضاء العالم بشمس هدايته بعد ما كان فی ظلمة شقاه . خلفائه مصابيح مجالس القد ونجوم الشرع واليقين . واصحابه مفاتيح خزائن الانس وهداة مراسم الدين . اهل بية محفوظون من رجس العصيان . واولياء امته متطهرون من دنس الطغيان . صلى الله عليه وعليهم اجمعين . وجعلنا بالصلوٰة عليهم من الفائزين . (انوارِ جمال مصطفیٰ، تفسیر سورۂ الم نشرح)



❀

زہے عزت و اعتلائے محمد ﷺ
کہ ہے عرش حق زیر پائے محمد ﷺ

مکاں عرش ان کا فلک فرش اُن کا
ملک خادمانِ سرائے محمد ﷺ

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

عجب کیا اگر رحم فرمائے ہم پر
خدائے محمد (ﷻ) برائے محمد ﷺ

محمد (ﷺ) برائے جنابِ الٰہی
جنابِ الٰہی برائے محمد ﷺ

بسی عطرِ محبوبیٔ کبریاء سے
عبائے محمد قبائے محمد ﷺ

بہم عہد باندھے ہیں وصلِ ابد کا
رضائے خدا اور رضائے محمد ﷺ

دمِ نزع جاری ہو میری زباں پر
محمد محمد خدائے محمد ﷺ

عصائے کلیم اژدہائے غضب تھا
گروں کا سہارا عصائے محمد ﷺ

میں قرباں کیا پیاری پیاری ہے نسبت
یہ آنِ خدا وہ خدائے محمد ﷺ

محمد کا دم خاص بہرِ خدا ہے
سوائے محمد برائے محمد ﷺ

خدا اُن کو کس پیار سے دیکھتا ہے
جو آنکھیں ہیں محوِ لقائے محمد ﷺ

جلو میں اجابت خواصی میں رحمت
بڑھی کس تزک سے دعائے محمد ﷺ

اجابت نے جھک کر گلے سے لگایا
بڑھی ناز سے جب دعائے محمد ﷺ

اجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا
دُلہن بن کے نکلی دعائے محمد ﷺ

رضاؔ پل سے اب وجد کرتے گزریے
کہ ہے ربِّ سلِّم صدائے محمد ﷺ

❀

التقریظ الجلیل لکتاب الجمیل

اولادِ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ ٗ سید جلال الدین قادری ٗ جمال پاشا۔المدینۃ المنورہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللھم صل علی سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ وسلم معلم الکتاب والحکمۃ ومزکی القلوب ومطھر النفوس وعلٰی اھل بیۃ الطیبین الطاھرین وعلی اصحابہ الھادین المھتدین . وبعد

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے فاذکرونی اذکرکم ۔تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔مزید فرمایا ادعونی استجب لکم تم مجھ سے مانگو میں تمہیں عطا کروں گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر حال میں ذکر الٰہی کے اندر مشغول رہتے تھے جبکہ دعا کے بارے میں حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے الدعاء مخ العبادۃ۔دعا عبادت کا مغز ہے۔

زیرِ نظر کتاب عاشق ومحبوبِ رسول ﷺ حضرت علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی علیہ الرحمۃ کی تصنیف لطیف ہے جس میں آپ نے بڑی خوبصورت ادعیہ واذکار کو جمع فرمایا ہے اور اس کے ترجمے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے حضرت مولانا مفتی غلام حسن قادری کو جنہوں نے نہایت عام فہم اور اور دل نشیں انداز میں ترجمہ کر کے قارئین کے لئے آسانی پیدا کر دی ہے۔ امام نبہانی علیہ الرحمۃ کی بارگاہ رسالت میں محبوبیت ومقبولیت کا عالم یہ ہے کہ استمرار اعالم رؤیا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوا کرتی تھی مدینہ شریف کے ایک مکین کو جو کسی وجہ سے موقوف ہوگئی تو نہایت بے چینی کے عالم میں بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ملتجی ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم خواب میں

تشریف لائے اور فرمایا: ہم تمہارے گھر کس طرح آئیں کہ تیرے گھر میں ہمارے چہیتے کے خلاف مواد موجود ہے۔ عرض کیا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں سمجھا نہیں؟ فرمایا: کاغذ کے ایک پرزے پہ یوسف نبہانی کے خلاف کچھ لکھا ہوا ہے جو تیرے گھر میں پڑا ہے۔ فوراً گھر کی تلاشی لی تو واقعی ایک پرزہ اخباری کاغذ کا نکلا جس پہ امام نبہانی علیہ الرحمۃ کے خلاف کچھ لکھا ہوا تھا، اس کو نکال باہر کیا تو زیارت کا سلسلہ بحال ہو گیا۔ اس عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی جمع کی ہوئیں دعائیں اور اذکار دنیا و آخرت کی یقیناً کامیابی و کامرانی کا ذریعہ ہوں گی۔ اللھم اجعلنا من الذاکرین والشاکرین بجاہ سیدنا ومولانا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وعلی وارث حالہ وکمالہ الغوث الاعظم ابی محمد سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ

الفقیر الی المولی القدیر

ابوالقاسم السید جلال الدین

قادری جمال پاشہ المدینۃ المنورہ

۳ جمادی الاخری ۱۴۳۳ھ



اہل علم کی آراء وتاثرات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱) الکتاب المستطاب والتصنیف المنیف للامام النبہانی (رحمہ اللہ رحمۃ واسعۃ) ریاض الجنۃ، قد ترجمہ المفتی غلام حسن القادری من اولہ الی اخرہ فی المسجد الشریف النبوی (المدینۃ المنورۃ) واللہ المسئول ان یمن بالقبول فجزاک اللہ تعالیٰ خیر الجزاء

(مولانا) محمد صدیق الساکن بالمدینۃ المنورۃ

(۲) بسم اللہ الرحمن الرحیم

The translation of this great book is very great efforts of Hazrat Maulana Mufti Ghulam Hasan Sahib and may Allah accept from him and blessed him Hasanat. Ameen.

Shamsher Khan Hamesh Gul

Saudia Jeddah Airport.

(Al Madina Munawora)

(۳) بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تبارک وتعالیٰ ځه ښیله کرم ـ جد اللہ تعالیٰ مفتی صاحب ممدوح ته ده عظم خدمت اجروثواب ـ اللہ دے قبول کړی ـ

سید محمد رو ئید ارباجہ دیرلوئر

موبائل نمبر 0345-7103453 پاکستان

(۴) مفتی غلام حسن قادری کی اس سعی عظیم کو اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین ثم آمین

(سید غازی شاہ المدینہ المنورہ)

(۵) جناب برادر محترم مفتی غلام حسن قادری کی یہ عظیم الشان کاوش جو آپ نے امت مرحومہ کے لئے ایک گنج بے بہا کے دُرِّ نایاب مفت میں بہادے۔ اللہ تعالیٰ منظور فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین

خویدم الفقراء الحاج مولانا حبیب اللہ چشتی

خطیب جامع مسجد حضرت باباصاحب

چارسدہ پاکستانKpK 0345-9091223

حال: مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

(۶) بڑا ہی قابل قدر اور مفید کام ہے، خدا تعالیٰ برکت سے نوازے اور ہمیں اس سے استفادہ کی توفیق بخشے۔ آمین بجاہ النبی الکریم علیہ والہ افضل الصلوٰۃ واکمل التسلیم۔

(مولوی عبدالرحمان سندھی)

حال مقیم مدینہ منورہ (عرصہ چالیس سال سے)

(۷) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، کتاب ''ریاض الجنۃ'' ایک انمول تحفہ ہے اور وقت کی ضرورت بھی اللہ تعالیٰ صدقہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا مفتی صاحب کی اس سعی جمیلہ کو قبول فرما کر ثواب دارین عطا فرمائے۔ آمین۔

السید عظمت علی شاہ (حال مقیم مدینہ منورہ)

آستانہ عالیہ کیلیانوالہ شریف۔ پاکستان

(۸) اللہ تعالیٰ اس بابرکت کام کو بطفیل حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین۔

سید مسعود احمد رضوی (گل نایاب از گلستان سیدی ابوالبرکات مفتی اعظم پاکستان)

حال مقیم مدینہ منورہ۔ مسجد نبوی شریف بعد نماز عصر ۳/۴/۲۰۱۲

(۹) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللہ رب العزت مفتی صاحب دامت برکاتہ کے اس عظیم کام کو امت مصطفی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مفید بنائے۔ آمین

(صاحبزادہ) محمد احمد قادری جانشین حضرت فقیر محمد ارشد پناہوی

پناہ کے شریف ضلع فیصل آباد (حال مقیم مدینہ منورہ شریف)

(۱۰) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللہ (تعالیٰ) کے نام سے شروع جو بہت رحم فرمانے والا نہایت مہربان ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت مفتی صاحب کے اس بابرکت کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچائے۔ آمین بحرمۃ سید الانبیاء والمرسلین علیہ وآلہ واصحابہ افضل الصلوٰۃ واکمل التسلیم برحمتک یا ارحم الراحمین

شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور،

علامہ حافظ محمد عبد الستار صاحب سعیدی

(حال مقیم مدینہ منورہ) ۳/۴/۲۰۱۲

(تلك عشرة كاملة)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ بِکُلِّ حَمْدٍ یَّرْضَاہُ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ
عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِہٖ وَنَبِیِّہٖ وَرَسُوْلِہٖ وَ مُصْطَفَاہُ، وَعَلٰی اٰلِہٖ
وَاَصْحَابِہِ الْمَھْدِیِّیْنَ الْھُدَاۃِ ۔ اَمَّا بَعْدُ!

جمیع محامد، جمیع حامدین کی جمیع ادوار میں اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے، ہر ایسی حمد کے ساتھ (اس کی تعریف کرتا ہوں) جو اس کو پسند ہے اور درود وسلام (رحمت وسلامتی) نازل ہو ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر (جو) اس کے عبد خاص، نبی اور رسول اور اس کے چنے ہوئے (ہیں) اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی آل پر اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے صحابہ کرام (علیہم الرضوان) پر جو خود ہدایت یافتہ ہیں اور دوسروں کے لئے ھادی اور راہنما ہیں حمد وصلوٰۃ کے بعد۔

جبکہ اس زمانہ میں گناہوں کی کثرت اور نیکیوں کی قلت ہو چکی ہے جس کے نتیجے میں مصائب کی بھرمار اور احوال کی زبوں حالی میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے کیونکہ نیکیوں (طاعات) کے ساتھ مصائب وآلام سے چھٹکارا ملتا ہے تو گناہ مصائب کے لئے مقناطیس ہوتے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو مختلف نافرمانیوں کے ارتکاب پر جو مصائب وآلام آتے ہیں ان کے بارے میں آگاہ فرماتا ہے، جبکہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور اس سے استغفار واذکار وادعیہ، اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی پہ درود وسلام بھیجنے سے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں کمی آتی ہے۔ نتیجتاً اس سے مشکلات کے اندر بھی کمی آتی ہے یا بالکل ختم ہو جاتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے مطلوب ومقصود نصیب ہو جاتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پہ بے انتہا شفقت اور امت کی طرف سے عملی

کوتاہیوں کا علم اور یہ کہ ان پہ ایک ایسا زمانہ آئے گا جو کہ آفتوں وبلاؤں میں انتہا کو پہنچا ہوا ہوگا۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ سورتوں اور آیات کا، اذکار ودعوات کا ذکر فرما دیا جو الفاظ کے لحاظ سے کم سہی مگر اجر وثواب میں بہت زیادہ ہیں، مصائب سے ڈھال ہیں، ان سے مشکلات حل ہوتی ہیں، حاجات پوری ہوتی ہیں، گناہ معاف ہوتے ہیں، جنت کے باغات میں داخلہ نصیب ہوتا ہے پڑھنے والوں کے لئے نقصانات کے دور ہونے اور زندگی وبعد الموت مسرتوں کی ضامن ہیں، جو شخص ان کا پڑھنا اپنے اوپر لازم کرلے، اللہ تعالیٰ کی حفاظت وحمایت اس کو حاصل ہوتی ہے، دارین میں اپنی مراد کو پہنچ جاتا ہے، دنیا وآخرت میں ہر خطرے سے محفوظ ہو جاتا ہے یہی حال حضور صلی اللہ علیہ وسلم پہ درود بھیجنے کا ہے کہ اس سے بھی حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کے مطابق ہر طرح کے شرور دور ہوتے ہیں اور ہر طرح کی خوشیاں (سرور) حاصل ہوتی ہیں اور یہ عمل مجرب بھی ہے اور مشہور بھی، درود وسلام کے افضل الفاظ تو وہی ہیں جو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ارشاد فرمائے جو کہ اس قدر جمع ہو چکے ہیں کہ اہل ایمان کی آنکھیں ان سے ٹھنڈی ہو رہی ہیں اور دل باغ باغ ہو رہے ہیں، جو کہ خطرات سے مضبوط قلعے ہیں تو مہمات میں امن وسلامتی دینے والی پناہ گاہیں ہیں۔ لوگ مصائب کو دور کرنے کے لئے انہیں مددگار پاتے ہیں، آفات کا مقابلہ کرنے کے لئے مضبوط ہتھیار ثابت ہوتے ہیں اور دنیوی واخروی حاجات کے لئے کفیل وضامن۔ لوگ ان باغات میں سے ایسی زمین پہ چرتے (فیض پاتے اور لطف اندوز ہوتے) ہیں اور درود والے کے حوض کوثر کے ٹھنڈے میٹھے پانی پہ وارد (ہو کر سیراب) ہونگے اور میں نے اس کا نام رکھا ہے ''جنت کے باغات قران وسنت کے اذکار میں جو کہ احسانات کی تمام انواع کے لئے کافی ہیں اور جن وانس کے شر سے بچانے والے ہیں۔ اور میں نے اس کا لقب رکھا ہے'' مصائب کو بہت زیادہ کھول (ختم کر) دینے والا طالب کو مطلوب کی انتہا تک پہنچانے والا۔ اور میں نے اس کی کنیت رکھی ہے آسانی والا (ابو التیسیر) فقیر کو

غنی کردینے والا اور زخمی کو ٹھیک کرنے والا۔ ان تمام الفاظ کے معانی سے میں واقف ہوں اور ان تمام ناموں کے مسمات میں نے مطابقت پیدا کی ہے (خالی لفاظی نہیں بلکہ حقیقت بھی یہی ہے)۔

امام نبہانی علیہ الرحمۃ نے کتاب کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے، پہلے حصہ میں ان باغات کے اصول وثمرات یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بارے میں احادیث اور ذکر ودعا کے فوائد وثمرات، یاد رہے: ذکر کی مجالس کو حدیث شریف میں ریاض الجنہ (جنت کے باغیچے) قرار دیا گیا ہے اور ان باغیچوں میں چرنا یہ ہے کہ تھوڑی دیر ان مجالس میں بیٹھ کر استفادہ کرنا۔ پھر ہر عنوان کے شروع میں آنے والا لفظ اصول کے بارے میں فرماتے ہیں۔ الاصل ما اسند علیہ غیرہ (کما فی المصباح وغیرہ) اصول جمع اصل کی ہے اور اصل کا مطلب ہے کہ جس پہ اس کا غیر سہارا لے۔ اس لئے فقہاء کرام جب اپنی کتابوں میں قرآن وسنت سے کسی مسئلہ یا حکم پہ استدلال فرماتے ہیں تو کہتے ہیں والا صل فی ذلک قولہ تعالٰی۔ والاصل فی ذلک قولہ صلی اللہ علیہ وسلم اس مسئلہ میں اصل (بنیاد، ثبوت) اللہ تعالیٰ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فلاں ارشاد ہے۔

دوسری قسم میں میں نے سورتوں اور آیات کا ذکر کیا ہے اور وہ دعائیں جو قرآن مجید میں ہیں اور ان کے بعد اذکار ماثورہ، درود پاک، تعوذ اور حضور علیہ السلام کی دعاؤں کو بیان کیا ہے۔

میں نے انہیں چالیس باغیچے (عنوان) بنایا ہے ہر باغیچہ ان تمام قسموں پہ مشتمل ہے جن سے انشراح صدور بھی ہوگا، تفریح قلوب بھی اور کانوں کو (روحانی غذا ملنے کی خوشی بھی۔

سورتوں، آیات اور دعاؤں کو میں نے قرآنی ترتیب کے مطابق بھی مرتب کیا ہے اور جب ایک عنوان میں زیادہ آ گئیں تو گذشتہ ترتیب کا اعتبار کیا ہے۔ درود شریف کی

وہی ترتیب رکھی ہے جو سعادۃ الدارین (مصنف کی کتاب) میں ہے بغیر تقدیم وتاخیر کے۔لیکن دعاؤں اوراذکار کو جس طرح آسان سمجھاذکر کردیا۔اس کے بعد مصنف علیہ الرحمۃ نے وہ بات ارشادفرمائی جس کا ذکر ہم نے ضمنا کردیا ہے اوروہ یہ کہ کتاب کا نام اوراس میں لفظ اصول اور ثمرات کا ذکر جو کہ کتاب کے حسن کو دوبالا بلکہ سہ بالا کررہا ہے۔یہ نام میں نے سید دوعالم،افصح العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے اخذ کیا ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اذا مررتم بریاض الجنة فارتعوا قالوا وما ریاض الجنة یا رسول اللہ قال حلق الذکر۔

جب تم جنت کے باغیچوں کے پاس سے گذرو تو چر لیا کرو،عرض کیا گیا یا رسول اللہ،جنت کے باغیچے کیا ہیں،فرمایا ذکر کرکے حلقے۔

اور جس طرح خوبصورت باغ،ٹہنیوں،مختلف درختوں،پودوں،پھلوں،پھولوں اورگھاس وغیرہ پہ مشتمل ہوتا ہے اس طرح یہ کتاب بھی مختلف چیزوں پہ مشتمل ہے مثلاً قرآن مجید،اذکار،صلوٰۃ ودعوات حدیث حسن میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے ''معراج کی رات میری ملاقات ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی تو انہوں نے کہا: اے محمد! اپنی امت کو میرا سلام کہنا اورانہیں بتادینا کہ جنت خوشبودار مٹی اور میٹھے پانی کی جگہ ہے اوروہ صاف جگہ ہے وہاں کے درخت یہ کلمات ہیں: سُبْحَانَ اللهِ وَلَا اِلٰـهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ۔اللہ تعالیٰ پاک ہے اورنہیں کوئی معبود مگر اللہ،اور اللہ سب سے بڑا ہے۔

اور ترمذی میں بھی حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:

مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ غُرِسَتْ لَهٗ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ

''جس نے سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ پڑھا اس کے لئے جنت

میں درخت لگا دیا گیا۔"

(امام نبہانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں) جس طرح میں نے (قسم ثانی) دوسرے حصے میں چالیس باغیچے (عنوانات) بنائے ہیں اور ہر ایک کا عدد بیان کیا ہے مثلاً الروضة الاولٰی ۔ من ریاض الجنة، الروضة الثانیه من ریاض الجنة۔ چالیس تک اور ہر روضہ انواع مذکورہ (ذکر و دعا، صلوٰۃ وغیرہ) پہ مشتمل ہے اور ہر ایک کا مقصد ذکر الٰہی ہی ہے۔ اسی طرح قسم اول یعنی پہلے حصے کا بھی الگ الگ عنوان ہے (شروع میں لفظ اصول اور آخر میں ثمراتها کا اضافہ ہے، اس طرح اصول الروضة الاولٰی وثمراتها اصول الروضة الثانیة وثمراتها ۔ علٰی هٰذا القیاس چالیس تک اگر تو دوسری قسم میں سے کسی آیت، ذکر، دعا یا درود و تخریج وغیرہ کی فضیلت سے آگاہ ہونا چاہیے تو پہلی قسم کی طرف رجوع کر تجھے تیرا مقصود مل جائے گا، اور اذکار وادعیہ کے صیغوں کا متعدد ہونا احادیث کے متعدد ہونے کی وجہ سے ہے۔ حاصل کلام یہ کہ دوسرے حصے میں جو دعائیں، اذکار وغیرہ بیان ہوئے ان کے فضائل، اصول، تخریج اور دیگر معلومات کا ذکر پہلے حصے میں ہے۔

اس مجموعہ میں کل تین سو چھتیس احادیث ہیں جن میں سے آدھی سے زیادہ اسباب ونتائج کے ساتھ مشروط ہیں جیسا کہ حاجات کا پورا ہونا مشکلات کا ختم ہونا اور ثواب کی کثرت، جبکہ باقی مطلقاً دعائیں ہیں استعاذہ و درود شریف مختلف صیغوں کے ساتھ جو کہ ماثور ہیں۔ (اصل حوالہ جات کی طرف) مراجعت کی سہولت کے لئے میں نے قسم ثانی کے ہر باغ کے لئے۔ معدود سے پہلے اعداد کو خاص کیا ہے۔ ایک سے لے کر آخر تک جو بھی پایا جائے گا قرآن، ذکر، درود اور دعا سے، اُن میں سے ہر عدد حدیث کے لئے ہے ایک یا ایک سے زائد بھی ہو سکتے ہیں اور میں نے اس باب کے اصول میں ان اعداد کی مثل قسم اول میں بھی عدد رکھا اور اس کے ساتھ کلام کو ملایا ہے ان احادیث کے ذکر کے ساتھ مع تخریج کے۔

ہاں قرآنی دعائیں جن کے لئے احادیث مخصوص نہیں ہیں ان کے لئے اعداد بھی نہ ہوں گے اور مطلق دعائیں کہ ان پہ سوائے رواۃ، محدثین وصحابہ کے ناموں کے کوئی کلام نہیں ہے وہ سب کی سب دین ودنیا کی بھلائی کے لئے ہیں، ان کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ جامع دعائیں ہیں جو کہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام عالیشان ہے۔

لیکن قرآنی دعاؤں کی فضیلت تو ظاہر باہر ہے، علامہ زبیدی (محمد بن محمد بن محمد بن عبد الرزاق حسینی جن کو علامہ بغوی بھی کہا گیا اور صاحب تاج العروس کے نام سے مشہور ہیں احیاء علوم الدین کی شرح آپ نے لکھی جس کا نام ہے ''اتحاف السادۃ المتقین فی شرح احیاء علوم الدین'') نے چند فوائد بیان کرنے کے بعد فرمایا: یہ ان دعاؤں میں سے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص بندوں اور اپنے چنے ہوئے اور برگزیدہ اولیاء کرام اور رسل عظام اور انہی کی ذات میں ہر ایمان دار جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پہ ایمان رکھتے ہیں۔

(امام نبہانی علیہ الرحمۃ اس کتاب کے ماخذ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں) جان لے کہ جب میں شروع ہوا اس کتاب کو اتنے حسین وجمیل طریقے پر ترتیب دینے اور میں نے سور وآیات کے فضائل اور بعض اذکار ودعوات (مندرجہ ذیل کتب) کنز العمال للحسام الھندی، اس کی وہی ترتیب ہے جو جامع کبیر للحافظ السیوطی کی ہے اور الحمد للہ یہ دونوں کتب میرے پاس موجود ہیں۔ امام نووی کی کتاب الاذکار، اور اس کا خلاصہ جو کہ امام سیوطی نے کیا ہے، حصن حصین امام ابن جزری کی۔ اس کے بعد امام نبہانی علیہ الرحمۃ ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ وہ بیروت میں سید زین العابدین جمل اللیل ابن السید عبد الرحمن ابن السید زین العابدین باعلوی جو کہ مدینہ شریف کے سادات واکابر وافاضل میں سے ہیں (علی صاحبہا فضل الصلوٰۃ والسلام) اور آپ کا گھرانہ قدیمی معزز گھرانہ ہے۔ میں آپ کی زیارت کے لئے حاضر ہوا تو اپنی کتاب ''حجۃ اللہ علی العالمین'' اور سعادۃ الدارین پیش کی، بہت خوش ہوئے اور مجھے اذکار ماثورہ کی ایک

کتاب کے بارے میں بتایا جس کا نام تھا"راحة الارواح بذکر الفتاح" یعنی ارواح کا سکون فتاح (اللہ تعالیٰ) کی یاد سے یہ کتاب حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمۃ کے "الحزب الاعظم"، جتنی تھی اس پہ حاشیہ بھی تھا، احادیث کی تخریج بھی اور دیگر بہت سارے فوائد بھی یہ دونوں (کتاب وحاشیہ) ان کے جد امجد العلامۃ الکبیر السید زین العابدین جمل اللیل مفتی، مدینہ منورہ المتوفی ۱۲۳۶ھ کی تھیں۔ میں نے عرض کیا کہ آج کل میں اس طرح کی کتاب لکھ رہا ہوں اگر آپ مجھے اجازت فرمائیں تو میں نقل کر لوں۔ انہوں نے کمال مہربانی سے اجازت دی۔ (فجزاہ اللہ خیرا)۔ جب میں نے اس کتاب کا مطالعہ کیا تو اس مقصد کے لئے جتنی بھی اب تک کتابیں لکھی گئیں ان سب سے اس کو زیادہ مفید پایا، اس کے مقدمہ میں کتب احادیث کا ذکر تھا جن کتب سے احادیث لے کر یہ کتاب لکھی گئی۔ حاشیہ میں ہر حدیث کی تخریج، ہر حدیث کی پوری نشاندہی۔ پس میں نے اصل کتاب اور حاشیہ سے بھرپور فائدہ اُٹھایا، اللہ تعالیٰ مؤلف کو جزائے خیر دے اور مجھے ان کی برکات سے نفع دے اور ان کے اسلاف کی برکات سے بھی اور بعد والوں سے جو کہ پاکیزہ لوگ ہیں، اللہ تعالیٰ مجھے ان کے جدّ مکرم سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ اجمعین کے جھنڈے کے سائے میں ان کے محبین میں سے اُٹھائے اور ہر وہ شخص جو ان کے دین اور ان کی محبت پہ دے مجھے اللہ تعالیٰ ان میں سے بنا دے۔ آمین یارب العالمین۔

تکمیل باب کے لئے

(امام نبہانی علیہ الرحمۃ مذکورہ خاندان کی فضیلت دینیہ کا ذکر فرماتے ہوئے لکھتے ہیں) بے شک ہمارے سردار آل باعلوی کہ یہ (مذکور) فاضل انہی میں سے ہیں اللہ تعالیٰ ان پہ راضی ہو۔ امت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام تمام بلاد واعصار میں اس بات پہ متفق ہے کہ نسب کے اعتبار سے یہ خاندان نبوت کا خاندان ہے، حسب کے اعتبار سے مضبوط فضل وادب اور علم وعمل کے اعتبار سے بھرپور، تمام خاندان والے اہل السنۃ

والجماعت امام شافعی علیہ الرحمۃ کے مذہب پہ ہیں بلند درجہ ہونے کے ساتھ ساتھ تعداد کے لحاظ سے بھی اس مقام اور قرب وجوار کے شہروں میں مثلاً حضر موت سے زبدیہ تک یمن میں اور دیگر مختلف علاقوں میں بالخصوص ہندوستان کے شہروں میں ان کے علماء بہت بڑے، ان کے اولیاء بہترین، انوار واسرار والے اس زمانہ میں بھی ہیں۔ اور اس سے پہلے تو تھے ہی۔ آسمان کے ستاروں سے بڑھ کر ہیں۔ جو ان کی اقتداء کرے اس کو ہدایت حاصل ہوتی ہے۔ کوئی شک نہیں کر سکتا ان کے نسب کی صحت میں، ان کے فضائل کی کثرت میں اور دیگر خصائص جن کی وجہ سے یہ لوگ باقی دنیا سے ممتاز ہیں۔ اپنے جد مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے۔ مگر وہی (شک کرے گا) جس کا حصہ اسلام میں بہت کم ہے، میں نے ان کی بعض تالیفات کا مطالعہ کیا تو انہیں ہدایت سے بھرا ہوا پایا دل سے زنگ اتارتی ہیں۔ ان کے خاندان کے بعض افراد کو ملا ہوں تو فضائل ومکارم اخلاق کا منبع پایا جو کہ ان کی اصل کے نجیب وشریف ہونے پہ دلالت کرتے ہیں، آنکھیں ٹھنڈی ہوگئیں، دل مسرور ہوگیا، ان میں سے بعض کے ساتھ میری خط وکتابت رہی، ان کی تحریر میں مہربانی، عاجزی حُسن تحریر اور تاثیر اس قدر کہ جو بھی اس پہ مطلع ہوا پھر ان سے محبت کیے بغیر نہ رہ سکا۔ میں بھی ان کے بارے میں کلمات تعریف ادا کر سکتا اور جو کہتا ہوں تو وہ مکمل ترجمانی نہیں کر پاتے میرے دلی جذبات کی۔ اللہ تعالیٰ ان پہ راضی ہو اور تمام سادات کرام پر، دنیا وآخرت کی بھلائیاں نصیب کرے ان کے جد امجد، خیر الانام علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کی عظمت وشان کا صدقہ اور ان کے فضل وکمال سے مجھے بھی رضا، قبولیت کا رزق دے اور نیک ومقبول دعا اگرچہ فاتحہ پہ ختم ہو۔ تاہم سب سے انتہا درجے کی تمنا ہو (محاورے کے طور پہ جملہ ہو سکتا ہے کہ اگرچہ ابتداء ہی میں قبول ہو جائے لیکن تمنا وخواہش انتہاء تک اس قبولیت میں آجائیں)۔

کچھ اس کتاب کے بارے میں

اے مسلمان! جب تُو اس کتاب کے حُسن ترتیب سے آگاہ ہوگیا اور تو نے پہچان

لیا کہ کن سورتوں، آیات، اذکار، ادعیہ اور درود پاک کے مختلف صیغوں پہ مشتمل ہے جو کہ حاجات پوری کرتے ہیں، مشکلات دور کرتے ہیں۔ تکالیف کا خاتمہ کرتے ہیں، ثواب میں اضافہ کرتے ہیں پھر بھی اگر تو اس کی برکات وفوائد سے محروم رہے صرف اس وجہ سے کہ مختصر سی ہے تو پھر تجھے اپنے آپ پہ رونا چاہیے کیونکہ تیرے اندر ذوق سلیم نام کی کوئی چیز نہیں اور میرا نہیں گمان ہے تیرے بارے میں مگر یہ کہ عنقریب تجھے اس کی قدر معلوم ہوگی اور تو اس کو پسند کرے گا اور اس کو لازم پکڑنے سے اور ہمیشہ پڑھتے رہنے سے طلب کی آخری حد تک تو پہنچ جائے گا۔ ان شاء اللہ العزیز۔

امام شعرانی علیہ الرحمۃ بعض سورتوں اور آیتوں کی فضیلت بیان کرتے ہیں

(امام نبہانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں) مقصود میں شروع ہونے سے پہلے میں امام شعرانی علیہ الرحمۃ کا کلام نقل کر رہا ہوں جو کہ بعض آیات وسورہ کے بارے میں ہے مثلاً یہ کہ فلاں سورۃ (اخلاص) ایک تہائی قران مجید کے برابر ہے فلاں آدھے قرآن کے برابر وغیرہ اور جو جامع اذکار ہیں ان کو میں اس کتاب کے شروع میں لا رہا ہوں فاقول: پس میں (امام نبہانی علیہ الرحمۃ) کہتا ہوں کہ امام شعرانی علیہ الرحمۃ نے ''المنن الکبریٰ'' کے نویں باب میں فرمایا۔

میرے اوپر اللہ تعالیٰ کے انعامات میں سے یہ انعام بھی ہے کہ مجھے اس نے ہمیشہ اپنے اوراد کی ادائیگی کی توفیق مرحمت فرمائی ہے جو مجھ سے کبھی کسی حال میں بھی نہ چھوٹ سکے میں اپنے ہمعصر لوگوں میں سے کسی کو بھی ایسا نہیں پاتا کہ وہ رات کو ایسے اوراد کرتے ہوں جو ملاء اعلیٰ کی تسبیح پہ مشتمل ہوں۔ میرے اوراد کی ترتیب اس طرح ہے کہ میں ہمیشہ اپنے اس قول سے اپنے اوراد کا آغاز کرتا ہوں۔

سُبۡحٰنَ مَنۡ سَبَقَتۡ رَحۡمَتُهٗ غَضَبَهٗ ۔ پاک ہے وہ ذات کہ جس کی رحمت اس کے غضب پہ غالب (بڑھ کر یا سبقت لے جانے والی) ہے کیونکہ طبرانی وغیرہ میں ہے ان صلاۃ الحق تعالیٰ سبقت رحمتی غضبی ۔حق کی صدا (اللہ تعالیٰ کا اعلان)

ہے کہ میری رحمت میرے غضب سے بڑھ کر ہے۔ پس میں (امام شعرانی) یہ پڑھتا ہوں سبحان من سبقت رحمتہ غضبہ ۔اور یہ میں ایک ہزار مرتبہ پڑھتا ہوں۔ پھر میں ایک ہزار مرتبہ مندرجہ ذیل کلمات پڑھتا ہوں۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ

پاک ہے اللہ اور ساتھ اس کی حمد کے، پاک ہے اللہ تعالیٰ بہت بڑا ہے اللہ تعالیٰ سے بخشش چاہتا ہوں۔

پھر میں ایک ہزار مرتبہ درج ذیل کلمات پڑھتا ہوں کیونکہ ان کے بارے میں وارد ہوا ہے (حدیث میں) ان ھاتین الصیغتین یحبھما اللہ عزوجل ۔ان دو کلمات کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے کلمات یہ ہیں۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ
وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

پاک ہے اللہ تعالیٰ اور تمام حمدیں اس کے لئے ہیں اور نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ تعالیٰ اور اللہ ہر شیء سے بڑا ہے اور نہیں ہے برائی سے بچنے کی طاقت نہ نیکی کرنے کی قوت مگر اللہ ہی کی طرف سے جو بہت بلند بہت بڑا ہے۔

پھر میں یہ پڑھتا ہوں: اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ (ایک ہزار مرتبہ)

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں پھر میں ایک ہزار مرتبہ مندرجہ ذیل کلمات پڑھتا ہوں کیونکہ ان کے بارے میں وارد ہے کہ یہ فرشتوں پہ بہت گراں ہو گئے وہ نہ پہچان سکے ان کے ثواب کو پس اللہ نے فرمایا تم صرف لکھ دو جس طرح میرے بندے نے پڑھا ہے باقی میں جانوں اور جزا جاننے میں خود اپنے بندے کو اس کی جزاء دوں گا، کلمات یہ ہیں۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِىْ لِجَلَالِ وَجْهِكَ وَلِعَظِيْمِ سُلْطَانِكَ

اے اللہ تیرے ہی لئے حمد ہے جیسی کہ چاہیے تیری ذات کے جلال کی وجہ سے اور تیری عظیم سلطنت کی وجہ سے پھر میں کہتا ہوں جَزَى اللّٰهُ عَنَّا سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ۔ اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے ہمارے آقا اور ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بہترین جزاء عطا فرمائے جس کے وہ اہل ہیں۔ ان کلمات کی فضیلت یہ ہے کہ جو ایک مرتبہ پڑھے وہ ستر لکھنے والوں کو ہزار دن تک تھکا دے گا اور میں الحمدللہ ان کلمات کو ایک ہزار مرتبہ روزانہ پڑھتا ہوں پھر میں پڑھتا ہوں: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ رِضَا نَفْسِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ زِنَةَ عَرْشِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ پاک ہے اللہ اور اس کی حمد کے ساتھ اس کی مخلوق کے برابر، پاک ہے اللہ اور اس کی حمد کے ساتھ اس کے کلمات کی سیاہی کے مطابق۔

ان کلمات کے بارے میں وارد ہوا ہے بندے کی ہر مرتبہ ان کلمات کے ساتھ تسبیح پورے دن کے برابر ہوتی ہے۔

پھر میں ایک ہزار مرتبہ یہ کلمات پڑھتا ہوں۔

سُبْحَانَ مَنْ اَظْهَرَ الْجَمِيْلَ وَسَتَرَ الْقَبِيْحَ

پاک ہے وہ ذات جس نے خوبی (حسن وجمال، فضل وکمال) کو ظاہر کیا اور قبیح کو چھپایا۔ اس کے بارے میں وارد ہے کہ یہ پردوں والے فرشتوں کی تسبیح ہے۔

پھر میں ایک ہزار مرتبہ مندرجہ ذیل تسبیح پڑھتا ہوں جس کے بارے میں آیا ہے کہ یہ ایک ایسے فرشتے کی تسبیح ہے جو آدھا آگ میں ہے اور آدھا برف میں۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَلِيِّ الدَّيَّانِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ الشَّدِيْدِ الْاَرْكَانِ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَنْ يَذْهَبُ بِاللَّيْلِ وَيَاْتِىْ بِالنَّهَارِ، سُبْحَانَ مَنْ لَا يَشْغَلُهٗ شَانٌ عَنْ شَانٍ، سُبْحَانَ الْحَنَّانِ الْمَنَّانِ سُبْحَانَ اللّٰهِ فِىْ كُلِّ مَكَانٍ ۔

پاک ہے اللہ جو بلند و بالا اور زبردست بدلہ لینے والا ہے، پاک ہے اللہ تعالیٰ جو زبردست ارکان سلطنت والا ہے، پاک ہے وہ جو رات کو لے جاتا ہے اور دن کو لے آتا ہے، پاک ہے وہ جس کو اس کا ایک حال دوسرے سے مشغول نہیں کرتا پاک ہے مہربانی و محبت فرمانے والا، بہت احسان کرنے والا، پاک ہے اللہ تعالیٰ ہر جگہ۔

پھر لکھا کہ میں ایک مرتبہ مندرجہ ذیل کلمات کہتا ہوں جن کے بارے میں اثر (صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا قول) ہے کہ ایک شخص نے ایک مرتبہ عرفہ کے دن یہ کلمات پڑھے۔ جب اگلا سال آیا تو اس نے پھر پڑھنے شروع ہی کیے تھے کہ ہاتف غائب سے ندا آئی: اے فلاں! ہم تو ان کلمات کا ثواب پچھلے سال سے لکھ رہے ہیں اور اب تک فارغ نہیں ہوئے کلمات یہ ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ بِجَمِيْعِ مَحَامِدِهٖ كُلِّهَا مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ عَلٰى جَمِيْعِ نِعَمِهٖ كُلِّهَا مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ عَدَدَ خَلْقِهٖ كُلِّهِمْ مَا عَلِمْتُ مِنْهُمْ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ .

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں اس کی تمام تعریفوں کے ساتھ جو میں نے جانی اور جو نہ جانی اور ہر اس کی تمام نعمتوں پر جو مجھے معلوم ہیں اور جو نہیں معلوم اس کی تمام مخلوق کے برابر جس کا مجھے علم ہے اور جس کا علم نہیں ہے پھر میں ایک ہزار مرتبہ پڑھتا ہوں

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ ۨ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ .

امام ثعلبی کی کتاب العرائس میں ہے کہ یہ درود پاک ان فرشتوں کا ہے جو بحر محیط سے پار ہیں اور دن رات میں سے کسی بھی لحہ غافل نہیں ہوتے۔ ترجمہ یہ ہے: اے اللہ رحمت نازل فرما ہمارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو نبی اُمی ہیں اور آپ کی آل

پر اور صحابہ پر اور سلامتی نازل فرما۔

پھر میں ایک ہزار مرتبہ وہ کلمات کہتا ہوں کہ جن کے بارے میں وارد ہے کہ پہلا حصہ عرش اُٹھانے والے آدھے فرشتوں کی تسبیح ہے اور دوسرا حصہ باقی آدھے فرشتوں (حملۃ العرش) کی اور جو کہ ہر دو فرشتے دوسرے دو کی طرف لوٹاتے ہیں (کلمات یہ ہیں)۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ عَلٰى عَفْوِكَ بَعْدَ قُدْرَتِكَ

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ عَلٰى حِلْمِكَ بَعْدَ عِلْمِكَ

پاک ہے تو اے اللہ اور تیری حمد کے ساتھ تیری معافی پر تیری قدرت کے بعد پاک ہے تو اے اللہ اور تیری حمد کے ساتھ تیرے حلم (بردباری) پر تیرے علم کے بعد۔

پھر میں ہزار مرتبہ یہ کلمات پڑھتا ہوں: لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ نہیں ہے کوئی معبود مگر تو، اے ہمیشہ زندہ اور اے ہمیشہ قائم رہنے (اور رکھنے) والے۔ یہ کلمات دل کی زندگی کے لئے مجرب ہیں۔

حضرت شیخ علی الخواص علیہ الرحمۃ کا فرمان

اور میں نے سیدی علی الخواص علیہ الرحمۃ سے سُنا کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

''جب بندے کی عمر تھوڑی رہ جائے، اعضاء میں کمزوری آ جائے اور پہلے کی طرح عبادت نہ کر سکے تو قرآنی آیات اور احادیث میں سے جامع کلمات کو لازم پکڑنا چاہیے کیونکہ ان کا جامع ہونا ہمارے لئے اس وجہ سے ہی بیان ہوا ہے تا کہ دیگر کی بہ نسبت ان کو زیادہ اہتمام سے پڑھا جائے۔ چنانچہ آیت الکرسی کے بارے میں آیا ہے کہ ایک ہزار آیات کے برابر ہے، سورۂ حشر کی آخری آیات ہزار آیات کے برابر، سورۂ اخلاص تہائی قرآن کے برابر، سورۂ کافرون نصف قرآن کے برابر، یعنی اگر نصف پہ یا تہائی پہ تقسیم کیا جائے۔ لہٰذا چاہیے کہ زندگی تھوڑی ہو یا وقت زیادہ نہ ہو تو ان انعامات سے فائدہ اُٹھانا چاہیے (بجائے اس کے کہ بالکل ہی مایوس ہو کر بیٹھ جائے) مثلاً

جو شخص آیۃ الکرسی یا سورۂ حشر کی آخری آیات کے ساتھ نماز پڑھتا ہے تو اس نے ایک ہزار آیات نماز میں پڑھیں اور میرے شمار کے مطابق سورۂ بقرہ سے لے کر سورۂ انفال کے نصف تک ایک ہزار آیات بنتی ہیں علیٰ ھذا القیاس، ثواب کا حساب اندازے سے نہیں بلکہ شارع علیہ السلام کے ارشاد سے ہوتا ہے اور ہمارا اس پہ ایمان ہے اور اللہ تعالیٰ کی شان کے مطابق ہے کہ وہ تھوڑے عمل پہ زیادہ اجر و ثواب عطا فرمائے۔

بعض ابواب مثلاً تیرھویں باب میں بعض چیزوں کا اعادہ بھی ہے لیکن میرے لئے اور ہر پڑھنے والے کے لئے ان شاء اللہ اس تکرار میں بہت فوائد ہوں گے۔

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اور ان باتوں میں سے جو اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالیں ایک یہ ہے کہ اس امت کے کمزوروں کے لئے بعض آیات و سور کا ثواب بڑھا دیا گیا ہے تا کہ وہ طاقتوروں سے اس معاملہ میں پیچھے نہ رہ جائیں اور یہ اللہ تعالیٰ کی خاص نعمتوں میں سے ہے پس اے میرے بھائی! اگر وقت تنگ ہو اور طلوع فجر کا اندیشہ ہو اور تو نماز تہجد میں اپنی عادت کے مطابق نہیں پڑھ سکا، تو آیۃ الکرسی، سورۂ اخلاص، سورۂ حشر کی آخری آیات کو بار بار پڑھ کر ثواب کی محرومی سے بچ سکتا ہے۔ یعنی ہر رکعت میں سورۂ اخلاص تین تین بار پڑھ کر پورے قرآن مجید کو ہر رکعت میں پڑھنے کا ثواب حاصل کرے۔ چنانچہ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم رات کے تین اوقات میں تین مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھا کرتے تھے عشاء کے فرضوں کے بعد اور سنتوں سے پہلے۔ جب بستر پہ تشریف لاتے اور جب سحری کے وقت وتر ادا فرماتے اور اس بارے میں آپ کی اقتداء کرنے والوں میں اب تک بڑے بڑے نام آئے ہیں مثلاً ابو امامہ، قاسم بن محمد، علی بن ابی زید، ابو العالیہ حافظ سلفی، حافظ دمیاطی، حافظ ابن حجر اور ہمارے شیخ، شیخ الاسلام شیخ زکریا انصاری رضی اللہ عنہم اجمعین اور یہ مشابہ ہے اس کے جو امام مالک رضی اللہ عنہ نے لیلۃ القدر کے بارے میں فرمایا ہے:

”بے شک اللہ تعالیٰ کے علم میں جب یہ بات تھی کہ اس امت (محمدیہ علیٰ صاحبہا

(صلوٰۃ والسلام) کی عمر سابقہ امم کی عمروں سے کم ہوگی تو اس امت کے لئے ایک رات کا قیام ہزار ماہ (تراسی سال کے برابر) بنا دیا یہ تو اس کے لئے ہے جو کہ آخری عمر میں لیلۃ القدر کی ایک رات قیام کر سکا لیکن جو تیس سال تک ہر سال لیلۃ القدر کی رات ایسا کرتا رہا تو وہ تیس ہزار ماہ سے زیادہ عبادت کا ثواب حاصل کرے گا اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی وجہ سے لیلة القدر خير من الف شهر ۔اس بات کو خوب اچھی طرح سمجھ لے اور یہ بات ناممکن خیال نہ کر کیونکہ ثواب کا اندازہ قیاس سے نہیں ہو سکتا بلکہ نص کے ذریعے اور یہ نہ کہہ جب کلام اللہ ایک ہی ہے تو ثواب میں اس قدر تفاوت کیوں؟ اللہ ہی تیری ہدایت کا والی ہے اور وہ صالحین کے ساتھ محبت فرماتا ہے والحمد لله رب العالمين ۔ امام شعرانی علیہ الرحمۃ کا کلام یہاں پہ ختم ہوا، اب میں (امام نبہانی علیہ الرحمۃ) کتاب ریاض الجنہ کی قسم اول میں شروع ہوتا ہوں اور وہ ہے اصول هذه الرياض وثمراتها ۔پس میں کہتا ہوں یاد رہے: کتاب کے پہلے حصے میں حوالجات اور وظائف کی طرف اشارات پہ اکتفاء کیا گیا ہے تفصیل ہر وظیفے کی دوسرے حصے میں آئے گی جنکا پہلا باغیچہ اور دوسرا باغیچہ عنوان باندھا گیا ہے میں (مترجم) نے قارئین کی سہولت کے لئے پہلے حصہ کو دوسرے میں ضم کر دیا ہے اور وہ اس طرح کہ مثلاً دوسرے حصے کے پہلے باغیچہ میں سب سے پہلے سورۂ فاتحہ کے بارے میں جو کچھ لکھا گیا ہے تو سورۂ فاتحہ کے حوالے سے پہلے حصے میں جو کچھ لکھا گیا وہ سورۂ فاتحہ کے تحت لکھ دیا گیا ہے تا کہ پڑھنے والے کو ہر وظیفہ کے حوالے اور اس کی تفصیل کے لئے بار بار پیچھے نہ آنا پڑے۔ ہر وظیفہ یا ذکر و دعا کو نمبر کے ساتھ اور تخریج کو ستار کے ساتھ لکھا گیا ہے تو اس طرح کل عنوان بجائے اسّی کے چالیس ہو گئے اور پہلے چالیس جو کہ دوسرے چالیس کے حوالجات اور دیگر تفصیلات پہ مشتمل تھے دوسرے چالیس میں داخل ہو گئے۔اب ہر وظیفے کے ساتھ ہی اس کا حوالہ اور دیگر جزئیات جو کچھ مؤلف علیہ الرحمۃ نے لکھیں، پڑھی جا سکتی ہیں۔وما توفيقي الا بالله .

جنت کے باغوں میں سے پہلا باغیچہ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط

۱۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ○ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ○ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۔

پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کی شیطان مردود سے ○ اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ○ سب خوبیاں اللہ کو جو مالک سارے جہان والوں کا بہت مہربان رحمت والا ○ روزِ جزا کا مالک ○ ہم تجھی کو پوجیں اور تجھی سے مدد چاہیں ○ ہم کو سیدھا راستہ چلا ○ راستہ ان کا جن پر تو نے احسان کیا نہ اُن کا جن پر غضب ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا ○

(۱) ترمذی وغیرہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے تورات و انجیل میں ام القرآن (سورۂ فاتحہ) کی طرح کچھ نازل نہیں فرمایا یہی سبع مثانی ہیں (دوبار نازل ہونے والی سات آیات) اور (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ) یہ (سورۂ فاتحہ) میرے اور میرے بندے کے درمیان تقسیم کی گئی ہے اور میرے بندے کو وہ ملے گا جو اس نے مانگا۔

☆ احادیث میں ہے ''بے شک فاتحہ قرآن کا تہائی ہے اور بے شک یہ زہر سے اور ہر بیماری سے شفا ہے اور بے شک یہ عرش کے نیچے خزانے سے اتاری گئی اور بے

شک یہ پورے قرآن میں زیادہ فضیلت والی ہے۔

۲۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَصْبَحْتُ اُشْهِدُكَ وَاُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتِكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ اِنَّكَ اَنْتَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ وَاَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ۔

ترجمہ: اے اللہ! بے شک میں نے صبح کی، میں تجھے گواہ بناتا ہوں اور تیرے عرش کو اُٹھانے والوں کو (گواہ بناتا ہوں) اور تیرے تمام فرشتوں کو اور تیری ساری مخلوق کو (گواہ بناتا ہوں، اس بات پر کہ) بے شک تو ہی ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو اکیلا ہے اور (ان سب کو گواہ بناتا ہوں اس پر کہ) بے شک ہمارا آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں۔

☆ ابوداؤد نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

جو صبح یا شام پڑھے: اللھم انی ...... الیٰ قولہ رسولك

اللہ تعالیٰ اس کا چوتھائی حصہ دوزخ سے آزاد کر دیتا ہے اور جو دو مرتبہ پڑھے اس کا نصف آگ سے آزاد، جو تین بار پڑھے اس کا تین چوتھائی (۳/۴) اور جو چار مرتبہ پڑھے اللہ تعالیٰ اس کو مکمل آگ سے آزاد فرما دیتا ہے۔

☆ ابن عساکر کی روایت میں انہی (حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی) ہے۔

ما قال اربعا غدوہ و اربعا عشیہ ثم بات دخل الجنۃ

جس نے چار مرتبہ صبح اور چار مرتبہ رات کو پڑھا پھر مر گیا تو سیدھا جنت میں جائے گا۔

۳۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا

بَارَكْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔

ترجمہ: اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر جس طرح تو نے رحمت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام کی آل پر اور برکت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر جس طرح تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام کی آل پر۔ بے شک تو تعریف کیا ہوا، بزرگی والا ہے۔

☆ یہ درود شریف، مسلم نے حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ سے بیان فرمایا ہے۔

۴۔ اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، رَبِّ اَسْاَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ، وَخَيْرَ مَا بَعْدَهٗ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ، رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ، وَسُوْءِ الْكِبَرِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ، وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ ۔

ترجمہ: صبح کی ہم نے اور صبح کی تمام ملک نے اللہ تعالیٰ ہی کے لئے اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں اور نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ تعالیٰ وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اس کے لئے ملک (حکومت) ہے اور اس کے لئے حمد ہے اور وہ ہر شیء (چاہت والی یا چاہی ہوئی) پہ قادر ہے۔ اے میرے پروردگار میں تجھ سے آج کے اس دن کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور جو اس کے بعد ہوگا اس کی بھلائی کا، اور میں اس دن کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور اس شر سے بھی جو اس کے بعد ہوگا۔ اے میرے پالنہار! میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں سستی سے اور تکبر کی برائی ہے اور تیری پناہ چاہتا ہوں

آگ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے۔

☆ اس دعا کی تخریج فرمائی ہے امام مسلم نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت یہ پڑھتے امسینا (ہم نے رات کی) القبر تک اور جب دن شروع ہوتا تو یہی پڑھتے اصبحنا و اصبح الملک

......

۵ . اَصْبَحْنَا عَلٰی فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ، وَ كَلِمَةِ الْاِخْلَاصِ، وَ دِيْنِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمِلَّةِ اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ .

ترجمہ: ہم نے فطرت اسلام پہ صبح کی اور کلمۂ اخلاص پہ، اور نبی کریم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر اور ابراہیم علیہ السلام کی ملت (طریقے) پر جو کہ ہر باطل دین سے بیزار اور پکے مسلمان تھے (انہوں نے خود فرمایا اور میں بھی کہتا ہوں) اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔

امام احمد وغیرہ نے سند صحیح کے ساتھ حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ سے اور انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان فرمایا ہے کہ حضور علیہ السلام صبح وشام پڑھا کرتے اصبحنا علی فطرة الاسلام ...... وما كان من المشركين .

۶ . اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَالْكِبْرِيَاءُ وَالْعَظَمَةُ لِلّٰهِ، وَالْخَلْقُ وَالْاَمْرُ وَاللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَمَا سَكَنَ فِيْهِمَا لِلّٰهِ وَحْدَهُ، وَالْحَوْلُ وَالْقُوَّةُ وَالسُّلْطَانُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لِلّٰهِ تَعَالٰى، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوَّلَ هٰذَا النَّهَارِ صَلَاحًا، وَّاَوْسَطَهُ نَجَاحًا وَّاٰخِرَهُ فَلَاحًا، يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ .

ترجمہ: ہم نے اور تمام جہان نے اللہ ہی کے لئے صبح کی اور اللہ ہی کے لئے تعریف وکبریائی ہے اور عظمت اللہ ہی کے لئے ہے، پیدا کرنا (مخلوق کا)

اور حکم اور رات اور دن اور جو اس میں رہتے ہیں سب کچھ اللہ واحد کے لئے ہے اور برائی سے بچنے کی اور نیکی کرنے کی طاقت اور زمین وآسمانوں کی حکومت اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے اے اللہ! اس دن کا آغاز بہتری پیدا کرنے والا اور درمیان نجات والا اور آخر کامیابی والا بنادے اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے۔

ابن سنی نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے اس دعا کو بیان کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کرتے تو یوں کہتے: ''اصبحنا واصبح الملک للہ ...... یا ارحم الراحمین۔''

۷۔ اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْکُ لِلّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کُلُّہٗ، اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الَّذِیْ یُمْسِکُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِہٖ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَاَ وَمِنْ شَرِّ الشَّیْطٰنِ وَشِرْکِہٖ (ثَلَاثًا)۔

ترجمہ: ہم نے صبح کی اور سارے جہان نے صبح کی اللہ ہی کے لئے اور اسی کے لئے تمام تعریف ہے میں اس اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتا ہوں جس نے آسمان کو روکا ہوا ہے کہ زمین پہ آگرے مگر اس کی اجازت سے، ہر برائی سے (پناہ طلب کرتا ہوں) جو اس کی مخلوق میں پائی جاتی ہے اور شیطان کے شر اور اس کے شرک سے (اللہ کی پناہ) یہ دعا حضور صلی اللہ علیہ وسلم تین مرتبہ پڑھتے۔

☆ ابن سنی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے حضور علیہ السلام سے بیان کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! جب تو تین مرتبہ یہ کہہ لے گا، جب رات کو پڑھے تو (اصبحنا کی جگہ) امسینا (ہم نے رات کی) پڑھے گا، ''شرکہ'' تک تو تو محفوظ ہو جائے گا ہر شیطان سے کاہن سے جادوگر سے یہاں تک کہ تو صبح کرے اور جب تو صبح کو پڑھ لے گا تو اسی طرح محفوظ ہو جائے گا یہاں تک کہ شام ہو جائے۔

۸۔ اَللّٰھُمَّ فَالِقَ الْاِصْبَاحِ وَجَاعِلَ اللَّیْلِ سَکَنًا وَّالشَّمْسَ

وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا اِقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَاَغْنِنِيْ مِنَ الْفَقْرِ وَالْغِنٰی بِسَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَقُوَّتِيْ عَلَى الْجِهَادِ فِيْ سَبِيْلِكَ.

ترجمہ: اے اللہ! اے صبح کو رات کا اندھیرا چاک کر کے نکالنے والے اور اے رات کو وجہ سکون بنانے والے، سورج اور چاند کو حساب و اندازہ کے لئے (مقرر فرمانے والے) مجھ سے قرض اتار دے مجھے غربت سے نجات دے دے میرے کان اور میری آنکھیں اور میری طاقت سے اپنی راہ میں جہاد کرنے کا مجھے نفع عطا فرمایا۔

☆ اس دعائے نبوی کو حضرت امام مالک نے یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ سے بیان فرمایا ہے۔

۹ . اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِيْ بِمَا رَزَقْتَنِيْ وَاخْلُفْ عَلَيَّ كُلَّ غَائِبَةٍ لِّيْ بِخَيْرٍ.

ترجمہ: اے اللہ! جو تو نے مجھے رزق عطا فرمایا اس پر مجھے قناعت کرنے والا (اس کو کافی سمجھنے والا اور اس پہ صبر کرنے والا) بنا اور قائم مقام (جانشین وخلیفہ) بنا دے میرے اوپر ہر غائب چیز کو ساتھ بھلائی کے۔ یعنی جو چیز میرے پاس نہیں اس کی خیر و بھلائی مجھے عطا کر دے۔

☆ اس دعائے نبوی کو امام حاکم نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان فرمایا ہے۔

جنت کے باغوں میں سے دوسرا باغیچہ

۱۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ○ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ○ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ○ اَللّٰہُ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا یَؤُدُہٗ حِفْظُھُمَا وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ○ شَھِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ وَ اُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ○ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِیَدِکَ الْخَیْرُ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○ تُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّھَارِ وَ تُوْلِجُ النَّھَارَ فِی الَّیْلِ وَ تُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَ تُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَ تَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ○ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۔

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے۔ سب خوبیاں

اللہ کو جو مالک سارے جہان والوں کا بہت مہربان رحم والا۔ روزِ جزا کا مالک ہم تجھی کو پوجیں اور تجھی سے مدد چاہیں ہم کو سیدھا راستہ چلا راستہ اُن کا جن پر تو نے احسان کیا نہ اُن کا جن پر غضب ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ آپ زندہ ہے اور اوروں کا قائم رکھنے والا ہے۔ اسے نہ اونگھ آئے نہ نیند، اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ وہ کون ہے جو اس کے یہاں سفارش کرے بے اس کے حکم کے جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے اور وہ نہیں پاتے اس کے علم میں سے مگر جتنا وہ چاہے۔ اسی کی کُرسی میں سمائے ہوئے ہیں آسمان اور زمین اور اسے بھاری نہیں اُن کی نگہبانی اور وہی ہے بلند بڑائی والا۔ اللہ نے گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتوں نے اور عالموں نے انصاف سے قائم ہو کر اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں عزت والا حکمت والا۔ بے شک اللہ کے یہاں اسلام ہی دین ہے۔ یوں عرض کر اے اللہ ملک کے مالک تو جسے چاہے سلطنت دے اور جس سے چاہے سلطنت چھین لے اور جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے۔ ساری بھلائی تیرے ہی ہاتھ ہے بے شک تو سب کچھ کر سکتا ہے۔ تو دن کا حصہ رات میں ڈالے اور رات کا حصہ دن میں ڈالے اور مُردہ سے زندہ نکالے اور زندہ سے مُردہ نکالے اور جسے چاہے بے گنتی دے اے رب ہمارے ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذاب دوزخ سے بچا۔

☆ ابن سنی نے سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم سے بیان کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

سورۂ فاتحہ، آیت الکرسی اور سورۂ آل عمران کی دو آیات

(۱) شھد اللہ انہ لا الہ الا ھو ...... الاسلام

(۲) قل اللھم ملك الملك ......

عرش کے ساتھ لٹکی (چمٹی) ہوئی تھیں، ان کے اور اللہ کے درمیان پردہ نہیں تھا (جب اللہ تعالیٰ نے انہیں زمین پہ اتارنے کا ارادہ فرمایا تو انہوں نے بارگاہ خداوندی میں) عرض کی: اے پروردگار تو ہمیں اپنی زمین پہ اتار رہا ہے اور اس مخلوق کے پاس جو تیری نافرمان ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''مجھے قسم ہے میرے بندوں میں سے کوئی بھی بندہ (فرض) نماز کے بعد جب تمہاری تلاوت کرے گا تو میں اس کا ٹھکانہ جنت بنا دوں گا اور اس کو اپنی بارگاہ کا قرب عطا فرماؤں گا اور اس کی طرف روزانہ ستر مرتبہ اپنی نظر فرماؤں گا اور روزانہ اس کی ستر حاجات کو پورا کروں گا جن میں کم درجہ کی حاجت یہ ہوگی کہ اس کو بخش دوں گا اور ہر دشمن سے اس کو بچاؤں گا اور دشمن کے خلاف اس کی مدد بھی فرماؤں گا۔

۲ . بِسْمِ اللہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اِسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ، (ثلاثا) .

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے بابرکت نام سے کہ اس کے نام کی برکت شامل حال ہو تو زمین وآسمان کی کوئی شیء نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہی ہے سننے والا، جاننے والا۔ (تین مرتبہ)

☆ امام ابوداؤد وغیرہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ حضور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کوئی بھی بندہ ہر صبح وشام جب یہ دعا تین مرتبہ پڑھے گا تو نہ کوئی چیز اس کو نقصان پہنچا سکتی ہے اور نہ ہی اس پر کوئی اچانک مصیبت آسکتی ہے (ایکسڈنٹ وغیرہ)

۳ . اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ، وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ، کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ، وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ، وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ، کَمَا

بَارَکْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاهِیْمَ، اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

ترجمہ: اے اللہ رحمت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پاک پر جس طرح کہ تو نے رحمت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام کی آل پر اور برکت اتار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پاک پر جیسی برکت تو نے ابراہیم علیہ السلام کی آل پہ نازل فرمائی بے شک تو تعریف کیا ہوا، بزرگی والا ہے۔

☆ یہ درود پاک امام مالک علیہ الرحمۃ نے حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۴۔ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ (ثَلَاثًا)

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ کے جامع و مکمل کلمات کی پناہ طلب کرتا ہوں ہر اس شر سے جو اس نے پیدا کیا۔ (تین مرتبہ)

☆ طبرانی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو صبح و شام مندرجہ بالا کلمات تین مرتبہ پڑھا کرے اس کو کوئی شیء نقصان نہ پہنچا سکے گی۔''

اس کو ترمذی وغیرہ نے حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور ثلاثا (تین مرتبہ) کا لفظ بھی روایت کیا ہے مزید فرمایا جو شخص یہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتوں کو اس پہ مقرر فرما دیتا ہے جو اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں اور اس کی موت شہادت کی موت ہوگی۔

۵۔ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَ شَرِّ عِبَادِهٖ، وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَاَنْ یَّحْضُرُوْنِ

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ کے کامل و مکمل کلمات کی پناہ مانگتا ہوں اس کے غضب

سے اور اس کے بندوں کے شر سے اور شیطان کے کچوکوں (فتنوں، شرارتوں) سے اور اس سے کہ وہ میرے پاس آئیں (اور مجھے راہ راست سے ہٹانے کی کوشش کریں)۔

☆ امام ترمذی نے یہ حدیث حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کی اور اس کو حسن قرار دیا کہ بے شک حضور صلی اللہ علیہ وسلم انہیں (صحابہ کرام علیہم الرضوان کو) گھبراہٹ (سے بچنے) کے لئے مندرجہ بالا کلمات سکھاتے تھے۔ (صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنی اولاد میں سے جو عاقل بالغ ہوتا اس کو یہ کلمات سکھا دیتے تھے اور دوسروں کے لئے لکھ کر ان کے اوپر لٹکا دیتے (یعنی تعویذ بنا کر گلے میں ڈال دیتے)۔

۶ . رَبِّ قِنِیْ عَذَابَكَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ

ترجمہ: اے اللہ مجھے اس دن اپنے عذاب سے بچانا جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا۔ (روز محشر)

☆ امام مسلم نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ ہم جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کرتے تو ہماری چاہت ہوتی کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دائیں طرف کھڑے ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چہرۂ والضحیٰ کے ساتھ ہماری طرف دیکھیں (حضرت براء رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں میں نے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مندرجہ بالا کلمات اپنی زبان پاک سے ادا فرما رہے تھے۔ یاد رہے، اس طرح کے کلمات حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم امت کے لئے ارشاد فرمائے ورنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو سید المعصومین، امام الانبیاء والمرسلین ہیں آپ کی شفاعت سے بے حساب لوگ عذاب جہنم سے نجات پائیں گے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

زلفاں تیریاں روز قیامت ایسی عظمت پاون
اک اک والوں لکھ لکھ عاصی جنت اندر جاون

۷ . يَا كَائِنًا قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ اِفْعَلْ بِيْ كَذَا وَكَذَا "ويسمى حاجته"

ترجمہ: اے ہر شیء سے مقدم (یا مقدم) میرا فلاں فلاں کام کر دے فلاں فلاں کی جگہ اپنا کام ذکر کرے۔

☆ امام ابن ابی الدنیا حضرت محمد بن علی رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو یہ دعا سکھائی اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اپنی اولاد کو یہ دعا سکھاتے تھے۔

۸ . اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ضَعِيْفٌ فَقَوِّفِيْ رِضَاكَ ضَعْفِيْ وَخُذْ اِلَى الْخَيْرِ بِنَاصِيَتِيْ وَاجْعَلِ الْاِسْلَامَ مُنْتَهٰى رِضَايَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ضَعِيْفٌ فَقَوِّنِيْ وَاِنِّيْ ذَلِيْلٌ فَاَعِزَّنِيْ وَاِنِّيْ فَقِيْرٌ فَاَغْنِنِيْ .

ترجمہ: اے پروردگار میں کمزور ہوں، اپنی رضا میں میری کمزوری کو قوت عطا فرما اور میری پیشانی سے پکڑ کر مجھے خیر کی طرف پہنچا اور اسلام کو میری چاہت کی انتہاء بنا دے، اے اللہ، میں کمزور ہوں مجھے طاقتور بنا اور میں بے سروسامان ہوں مجھے عزت وغلبہ عطا فرما اور میں کنگال ہوں مجھے غنی کر دے۔

☆ اس دعا کو امام طبرانی نے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے بیان فرمایا ہے۔

جنت کے باغات میں سے تیسرا باغیچہ

۱۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○
الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ
نَسْتَعِيْنُ ○ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ
عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا
هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ
وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِىْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ يَعْلَمُ مَا
بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَىْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا
شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ
وَهُوَ الْعَلِىُّ الْعَظِيْمُ ○ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَاِنْ
تُبْدُوْا مَا فِىْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ؕ فَيَغْفِرُ لِمَنْ
يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ○ اٰمَنَ
الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ
مَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ قف لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ قف وَ
قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ○ لَا يُكَلِّفُ
اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا
لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ؕ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا
كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا

بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا وقفہ وَاغْفِرْ لَنَا وقفہ وَارْحَمْنَا وقفہ اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ○ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ○ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ○ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ .

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔ سب خوبیاں اللہ کو جو مالک سارے جہان والوں کا بہت مہربان رحم والا ہے۔ روزِ جزا کا مالک ہم تجھی کو پوجیں اور تجھی سے مدد چاہیں ہم کو سیدھا راستہ چلا راستہ اُن کا جن پر تو نے احسان کیا نہ اُن کا جن پر غضب ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ آپ زندہ ہے اور اوروں کا قائم رکھنے والا ہے۔ اسے نہ اونگھ آئے نہ نیند، اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ وہ کون ہے جو اس کے یہاں سفارش کرے بے اس کے حکم کے جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے اور وہ نہیں پاتے اس کے علم میں سے مگر جتنا وہ چاہے۔ اسی کی کرسی میں سمائے ہوئے ہیں آسمان اور زمین اور اسے بھاری نہیں ان کی نگہبانی اور وہی ہے بلند بڑائی والا۔ اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اگر تم ظاہر کرو جو کچھ تمہارے جی میں ہے یا چھپاؤ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا تو جسے چاہے بخشے گا اور جسے چاہے سزا دے گا اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ رسول ایمان لایا اس پر جو اس کے رب کے پاس سے اس پر اُترا اور ایمان والے سب نے مانا اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کو یہ کہتے ہوئے کہ ہم اس کے کسی رسول پر ایمان لانے میں فرق نہیں کرتے، اور عرض کی کہ ہم نے سُنا اور مانا تیری معافی ہو اے رب

ہمارے اور تیری ہی طرف پھرنا ہے۔ اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اس کی طاقت بھر اس کا فائدہ ہے جو اچھا کمایا اور اس کا نقصان ہے جو برائی کمائی۔ اے رب ہمارے ہمیں نہ پکڑ اگر ہم بھولیں یا چوکیں اے رب ہمارے اور ہم پر بھاری بوجھ نہ رکھ جیسا تو نے ہم سے اگلوں پر رکھا تھا۔ اے رب ہمارے اور ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کی ہمیں سہار نہ ہو اور ہمیں معاف فرما دے اور بخش دے اور ہم پر رحم کر تو ہمارا مولیٰ ہے تو کافروں پر ہمیں مدد دے، اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے، اے محبوب بے شک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں تو تم اپنے رب کے لئے نماز پڑھو اور قربانی کرو بے شک جو تمہارا دشمن ہے وہی ہر خیر سے محروم ہے۔

۲ . رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا، وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِسَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَبِیًّا وَّرَسُوْلًا (ثلاثا)

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ورسول ہونے پر راضی ہوں (تین مرتبہ)

☆ حضرت امام احمد وغیرہ نے صحابہ کرام علیہم الرضوان میں سے ایک بندے سے اس کو بیان کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح وشام مذکورہ کلمات تین مرتبہ پڑھا کرے، اللہ تعالیٰ اپنے ذمہ کرم پہ لے لیتا ہے (کان حقا علی اللہ) کہ قیامت کے دن اس کو ضرور راضی فرمائے گا (اور ظاہر ہے خود بھی اس پہ راضی ہوگا یعنی رضی اللہ عنہ ورضی عنہ۔ اور جب اس پہ خدا راضی تو لازما خدا کے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس پہ راضی پس خوش نصیب ہے وہ بندہ جس کو اللہ تعالیٰ یہ کلمات پڑھنے کی توفیق عطا فرمادے)۔

اس دعا میں امام ابوداؤد علیہ الرحمۃ نے "نبیا" کی بجائے "رسولا" کا لفظ ارشاد فرمایا ہے اور حافظ امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب "الکلم الطیب" میں دونوں الفاظ جمع فرما دیے ہیں۔

۳۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ، کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ، اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

ترجمہ: اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی امی پر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر جیسا کہ تو نے رحمت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر اور برکت اتار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی امی پر اور آپ کی آل پر جس طرح کہ تو نے برکت اتاری ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر، بے شک تو تعریف کیا ہوا بزرگی والا ہے۔

☆ اس درود پاک پہ مشتمل حدیث کی تخریج امام احمد نے حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہما سے فرمائی ہے۔

۴۔ اَللّٰھُمَّ احْفَظْنِیْ بِالْاِسْلَامِ قَائِمًا وَّاحْفَظْنِیْ بِالْاِسْلَامِ قَاعِدًا وَّاحْفَظْنِیْ بِالْاِسْلَامِ رَاقِدًا وَّلَا تُطِعْ فِیَّ عَدُوًّا وَّلَا حَاسِدًا وَّاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ کُلِّ دَابَّۃٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِھَا وَاَسْاَلُکَ مِنَ الْخَیْرِ الَّذِیْ ھُوَ بِیَدِکَ کُلِّہٖ۔

ترجمہ: اے اللہ! میری حفاظت فرما اسلام کے ساتھ قیام کی حالت میں (مجھے اسلام پہ قائم رکھ) اور حالت قعود میں میری اسلام کے ساتھ حفاظت فرما اور حالت خواب میں بھی مجھے اسلام پہ قائم رکھ اور میرے بارے میں میرے دشمن کی بات نہ مان اور نہ ہی کسی حاسد کی۔ میں تجھ سے ہر اس

جاندار کے شر سے پناہ طلب کرتا ہوں جس کی پیشانی کو تو پکڑے ہوئے ہے (تیرے قبضہ قدرت میں ہے) اور میں تجھ سے ہر اس بھلائی کا سوال کرتا ہوں جو تیرے ہاتھ میں ہے۔

☆ محدث مستغفری نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہیں ایک مصیبت پہنچی جو انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کی اور یہ بھی سوال کیا کہ ایک وسق کھجوریں بھی دی جائیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اگر تو چاہے تو تیرے لئے ایک وسق کھجوروں کا حکم دے دیتا ہوں اور اگر چاہے تو ایسے کلمات سکھا دیتا ہوں جو ان (ایک وسق کھجوروں) سے بہتر ہوں گے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ دعا سکھائی۔''

۵۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ.

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں تیری نعمت کے زائل ہو جانے سے اور تیری عافیت کے پھر جانے سے (آزمائش سے پناہ مانگتا ہوں) اور اچانک کی بلا و مصیبت سے اور تیری تمام ناراضگیوں سے (تیری پناہ طلب کرتا ہوں)۔

☆ اس دعا کو امام ابوداؤد نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے بیان فرمایا ہے۔

جنت کا چوتھا باغیچہ

١. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○
الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ
نَسْتَعِيْنُ ○ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ لا
عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○ الٓمّٓ ○ ذٰلِكَ
الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ج فِيْهِ ج هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ○ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ
وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ○ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ
اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ج وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ○
اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ق وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ اَللّٰهُ لَآ
اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ج لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ط لَهٗ مَا فِي
السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ط مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ط
يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ج وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ
اِلَّا بِمَا شَآءَ ج وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ج وَلَا يَئُوْدُهٗ
حِفْظُهُمَا ج وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ○ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي
الْاَرْضِ ط وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ
اللّٰهُ ط فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ط
كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ قف لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ

مِّنْ رُّسُلِهٖ قف وَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَ اِلَيْكَ
الْمَصِيْرُ ۝ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ط لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ
عَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ط رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ط رَبَّنَا
وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ج رَبَّنَا
وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ج وَاعْفُ عَنَّا وقفه وَاغْفِرْ لَنَا وقفه
وَارْحَمْنَا وقفه اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ شَهِدَ
اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَ اُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا م بِالْقِسْطِ ط
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ قف
اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ
اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ قف يُغْشِى الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا وَّ
الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ م بِاَمْرِهٖ ط اَلَا لَهُ الْخَلْقُ
وَالْاَمْرُ ط تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ط لَآ
اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ۝ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ
لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ لا فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ط اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ
الْكٰفِرُوْنَ ۝ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَ اَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ۝
وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۝ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۝ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ۝ اِنَّ اِلٰهَكُمْ
لَوَاحِدٌ ۝ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَ رَبُّ
الْمَشَارِقِ ۝ اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ نِالْكَوَاكِبِ ۝ وَ حِفْظًا
مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ۝ لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَ يُقْذَفُوْنَ
مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ۝ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّ اصِبٌ ۝ اِلَّا مَنْ خَطِفَ
الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝ فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ
خَلَقْنَا ط اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ۝ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى

جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَ تِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ○ هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ○ هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ○ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ○ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ○ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ○ وَ مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ○ وَ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِى الْعُقَدِ ○ وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ○ مَلِكِ النَّاسِ ○ اِلٰهِ النَّاسِ ○ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۵ الْخَنَّاسِ ○ الَّذِىْ يُوَسْوِسُ فِىْ صُدُوْرِ النَّاسِ ○ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ ○ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۖ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ .

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔ سب خوبیاں اللہ کو جو مالک سارے جہان والوں کا بہت مہربان رحم والا ہے۔ روز جزا کا مالک ہم تجھی کو پوجیں اور تجھی سے مدد چاہیں ہم کو سیدھا راستہ چلا راستہ اُن کا جن پر تو نے احسان کیا نہ اُن کا جن پر غضب ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا۔ وہ بلند رتبہ کتاب (قرآن) کوئی شک کی جگہ نہیں اس میں ہدایت ڈر والوں کو اور جو بے دیکھے ایمان لائیں اور نماز قائم رکھیں اور ہماری دی ہوئی روزی میں سے ہماری راہ میں اُٹھائیں۔ اور وہ کہ ایمان لائیں اس پر جو اے محبوب

تمہاری طرف اُترا اور جو تم سے پہلے اترا اور آخرت پر یقین رکھیں۔ وہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور وہی مراد کو پہنچنے والے ہیں۔ اور تمہارا معبود ایک معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں مگر وہی بڑی رحمت والا مہربان۔ اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ آپ زندہ ہے اور اوروں کا قائم رکھنے والا ہے۔ اسے نہ اونگھ آئے نہ نیند، اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ وہ کون ہے جو اس کے یہاں سفارش کرے بے اس کے حکم کے جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے اور وہ نہیں پاتے اس کے علم میں سے مگر جتنا وہ چاہے۔ اس کی کُرسی میں سمائے ہوئے ہیں آسمان اور زمین اور اسے بھاری نہیں اُن کی نگہبانی اور وہی ہے بلند بڑائی والا۔ اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اگر تم ظاہر کرو جو کچھ تمہارے جی میں ہے یا چھپاؤ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا تو جسے چاہے گا بخشے گا اور جسے چاہے گا سزا دے گا۔ اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ رسول ایمان لایا اس پر جو اس کے رب کے پاس سے اس پر اُترا اور ایمان والے سب نے مانا اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کو یہ کہتے ہوئے کہ ہم اس کے کسی رسول پر ایمان لانے میں فرق نہیں کرتے اور عرض کی کہ ہم نے سُنا اور مانا، تیری معافی ہوا ے رب ہمارے اور تیری ہی طرف پھرنا ہے اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اس کی طاقت بھر اس کا فائدہ ہے جو اچھا کمایا اور اس کا نقصان ہے جو برائی کمائی اے رب ہمارے ہمیں نہ پکڑ اگر ہم بھولیں یا چوکیں اے رب ہمارے اور ہم پر بھاری بوجھ نہ رکھ جیسا تم نے ہم سے اگلوں پر رکھا تھا اے رب ہمارے اور ہم پہ وہ بوجھ نہ ڈال جس کی ہمیں سہار نہ ہو اور ہمیں معاف فرما دے اور بخش دے اور ہم پر رحم کر تو

ہمارا مولیٰ ہے تو کافروں پر ہمیں مدد دے۔ اللہ نے گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتوں نے اور عالموں نے انصاف سے قائم ہوکر اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں عزت والا حکمت والا بے شک اللہ کے یہاں اسلام ہی دین ہے بے شک تمہارا رب اللہ ہے جس نے آسمان اور زمین چھ دن میں بنائے پھر عرش پر استوار فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے۔ رات دن کو ایک دوسرے سے ڈھانکتا ہے کہ جلد اس کے پیچھے لگا تار آتا ہے۔ اور سورج اور چاند اور تاروں کو بنایا سب اس کے حکم کے دبے ہوئے سُن لو اسی کے ہاتھ ہے پیدا کرنا اور حکم دینا بڑی برکت والا ہے اللہ رب سارے جہان کا۔ تو بہت بلندی والا ہے اللہ سچا بادشاہ کوئی معبود نہیں سوا اس کے عزت والے عرش کا مالک اور جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے خدا کو پوجے جس کی اس کے پاس کوئی سند نہیں تو اس کا حساب اس کے رب کے یہاں ہے بے شک کافروں کا چھٹکارا نہیں اور تم عرض کرو اے میرے رب بخش دے اور رحم فرما اور تو سب سے برتر رحم کرنے والا ہے۔ اور یہ کہ ہمارے رب کی شان بہت بلند ہے نہ اس نے عورت اختیار کی نہ بچہ۔ قسم ان کی کہ باقاعدہ صف باندھیں پھر ان کی کہ جھڑک کر چلائیں پھر ان جماعتوں کی کہ قرآن پڑھیں بے شک تمہارا معبود ضرور ایک ہے۔ مالک آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اور مالک مشرقوں کا بے شک ہم نے نیچے کے آسمان کو تاروں کے سنگار سے آراستہ کیا اور نگاہ رکھنے کو ہر شیطان سرکش سے عالم بالا کی طرف کان نہیں لگا سکتے اور ان پر ہر طرف سے مار پھینک ہوتی ہے انہیں بھگانے کو اور ان کے لئے ہمیشہ کا عذاب مگر جو ایک آدھ بار اُچک لے چلا تو روشن انگارا اس کے پیچھے لگا تو ان سے پوچھو کیا ان کی پیدائش زیادہ مضبوط ہے یا ہماری اور مخلوق آسمانوں اور فرشتوں وغیرہ

ی بے شک ہم نے ان کو چپکتی مٹی سے بنایا ہے اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر اتارتے تو ضرور تو اسے دیکھتا جھکا ہوا پاش پاش ہوا اللہ کے خوف سے اور یہ مثالیں ہم لوگوں کے لئے بیان فرماتے ہیں کہ وہ سوچیں وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہر نہاں وعیاں کا جاننے والا وہی ہے بڑا مہربان رحمت والا، وہی ہے اللہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ بادشاہ نہایت پاک سلامتی دینے والا امان بخشنے والا حفاظت فرمانے والا عزت والا عظمت والا تکبر والا اللہ کو پاکی ہے ان کے شرک سے وہی ہے اللہ بنانے والا پیدا کرنے والا ہر ایک کو صورت دینے والا اسی کے ہیں سب اچھے نام اس کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہی عزت وحکمت والا ہے۔ اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا تم فرماؤ وہ اللہ ہے وہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے نہ اس کی کوئی اولاد اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا ہے اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی ہے۔ اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔ تم فرماؤ میں اس کی پناہ لیتا ہوں جو صبح کا پیدا کرنے والا ہے اس کی سب مخلوق کی شر سے اور اندھیری ڈالنے والے کے شر سے جب وہ ڈوبے اور ان عورتوں کے شر سے جو گرہوں میں پھونکتی ہیں اور حسد والے کے شر سے جب وہ مجھ سے جلے۔ اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا تم کہو میں اس کی پناہ میں آیا جو سب لوگوں کا رب ہے سب لوگوں کا بادشاہ سب لوگوں کا خدا اس کے شر سے جو دل میں بُرے خطرے ڈالے اور دبک رہے۔ وہ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتے ہیں جن اور آدمی، ہم نے سُنا اور مانا تیری معافی ہوائے ہمارے رب اور تیری ہی طرف پھرنا ہے۔

۲ . حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ مجھے کافی ہے اور وہ ہمیشہ اچھا کارساز ہے۔

☆ امام ابو نعیم علیہ الرحمۃ نے حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مندرجہ بالا کلمات کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ امان کل خائف ۔ ہر ڈرنے والے کے لئے امن کی ضمانت ہے۔

۳ ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ، وَّآلِ مُحَمَّدٍ، کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ، اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ، وَّآلِ مُحَمَّدٍ، کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ ۔

ترجمہ: اے اللہ! رحمت بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر جس طرح کہ تو نے رحمت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام کی آل پر، اے اللہ برکت اتار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر جس طرح تو نے برکت اتاری حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر۔

☆ یہ درود شریف اسماعیل قاضی نے عبدالرحمن بن بشیر سے مرسلاً بیان کیا ہے۔

۴ ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْاَعْظَمِ وَرِضْوَانِكَ الْاَکْبَرِ ۔

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے تیرا سب سے بڑا فضل (وَکَانَ فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْكَ عَظِیْمًا) اور تیری سب سے بڑی رضا وخوشنودی (وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰہِ اَکْبَرُ) مانگتا ہوں۔

☆ امام بغوی نے حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دعا کے بارے میں فرمایا: اس کو لازم پکڑلو فانه اسم من اسماء اللہ تعالیٰ۔ یہ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔

۵ ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِنُوْرِ وَجْھِكَ الْکَرِیْمِ وَاسْمِكَ الْعَظِیْمِ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تیرے عزت والے چہرے کے نور کے ساتھ اور

تیرے بلند و بالا نام کے ساتھ (تیری) پناہ طلب کرتا ہوں کفر سے اور مفلسی سے۔

☆ یہ دعا طبرانی نے حضرت عبد الرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے بیان کی ہے۔

٦ . اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ

ترجمہ: اے اللہ! میرے لئے میرے دین کی اصلاح فرما اور میرے لئے میرے گھر میں وسعت پیدا فرما اور میرے لئے میرے رزق میں برکت عطا فرما۔

☆ اس دعا کو امام احمد نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے بیان فرمایا ہے۔



جنت کا پانچواں باغیچہ

۱ ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ الٓمّٓ ○ ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ ۛ
فِیْہِ ۛ ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ ○ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ
وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ ○ وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَآ
اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ ۚ وَبِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ یُوْقِنُوْنَ ○ اُولٰٓئِکَ عَلٰی ھُدًی مِّنْ
رَّبِّھِمْ ۙ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ۚ اَلْحَیُّ
الْقَیُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی
الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ ؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ
اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ ۚ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَا
شَآءَ ۚ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا یَئُوْدُہٗ حِفْظُھُمَا ۚ
وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ○ لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ ۙ قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ
الْغَیِّ ۚ فَمَنْ یَّکْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَیُؤْمِنْۢ بِاللّٰہِ فَقَدِ اسْتَمْسَکَ
بِالْعُرْوَۃِ الْوُثْقٰی لَا انْفِصَامَ لَھَا ؕ وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ○ اَللّٰہُ وَلِیُّ
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُھُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ؕ وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا
اَوْلِیٰٓـئُھُمُ الطَّاغُوْتُ یُخْرِجُوْنَھُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَی الظُّلُمٰتِ ؕ اُولٰٓئِکَ
اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ ○ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی
الْاَرْضِ ؕ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اَوْ تُخْفُوْہُ یُحَاسِبْکُمْ بِہِ
اللّٰہُ ؕ فَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ

شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ
کُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓئِکَتِهٖ وَ کُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ قف لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ
مِّنْ رُّسُلِهٖ قف وَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا غُفْرَانَکَ رَبَّنَا وَ اِلَیْکَ
الْمَصِیْرُ ○ لَا یُکَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا کَسَبَتْ وَ
عَلَیْهَا مَا اکْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ؕ رَبَّنَا
وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَآ اِصْرًا کَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا ج رَبَّنَا
وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ج وَاعْفُ عَنَّا وقفه وَاغْفِرْ لَنَا وقفه
وَارْحَمْنَا وقفه اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ○

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا، وہ بلند رتبہ کتاب (قرآن) کوئی شک کی جگہ نہیں اس میں ہدایت ڈر والوں کو اور جو بے دیکھے ایمان لائیں اور نماز قائم رکھیں اور ہماری دی ہوئی روزی میں سے ہماری راہ میں اُٹھائیں۔ اور وہ کہ ایمان لائیں اس پر جو اے محبوب تمہاری طرف اُترا اور جو تم سے پہلے اترا اور آخرت پر یقین رکھیں۔ وہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور وہی مراد کو پہنچنے والے، اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ آپ زندہ ہے اور اوروں کا قائم رکھنے والا ہے۔ اسے نہ اونگھ آئے نہ نیند، اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ وہ کون ہے جو اس کے یہاں سفارش کرے بے اس کے حکم کے جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے اور وہ نہیں پاتے اس کے علم میں سے مگر جتنا وہ چاہے۔ اسی کی کرسی میں سمائے ہوئے ہیں آسمان اور زمین اور اسے بھاری نہیں اُن کی نگہبانی اور وہی ہے بلند بڑائی والا۔ کچھ زبردستی نہیں دین میں بے شک خوب جدا ہوگئی ہے نیکی گمراہی سے تو جو شیطان کو نہ مانے اور اللہ پر ایمان لائے اس نے بڑی محکم

گرہ تھامی جسے کبھی کھلنا نہیں اور اللہ سنتا اور جانتا ہے۔ اللہ والی ہے مسلمانوں کا انہیں اندھیروں سے نور کی طرف نکالتا ہے۔ اور کافروں کے حمایتی شیطان ہیں وہ انہیں نور سے اندھیروں کی طرف نکالتے ہیں یہی لوگ دوزخ والے ہیں انہیں ہمیشہ اس میں رہنا ہے۔ اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اگر تم ظاہر کرو جو تمہارے جی میں ہے یا چھپاؤ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا تو جسے چاہے گا بخشے گا اور جسے چاہے گا سزا دے گا۔ اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ رسول ایمان لایا اس پر جو اس کے رب کے پاس سے اس پر اُترا اور ایمان والے سب نے مانا ہے اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کو یہ کہتے ہوئے کہ ہم اس کے کسی رسول پر ایمان لانے میں فرق نہیں کرتے اور عرض کی کہ ہم نے سنا اور مانا تیری معافی ہو اے رب ہمارے اور تیری ہی طرف پھرنا ہے اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اس کی طاقت بھر۔ اس کا فائدہ ہے جو اچھائی کمائی اور اس کا نقصان ہے جو برائی کمائی اے رب ہمارے ہمیں نہ پکڑ اگر ہم بھولیں یا چوکیں اے رب ہمارے ہم پر بھاری بوجھ نہ رکھ جیسا تو نے ہم سے اگلے لوگوں پر رکھا تھا اے ہمارے رب اور ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کی ہمیں سہار نہ ہو اور ہمیں معاف فرما اور بخش دے اور ہم پر رحم کر تو ہمارا مولیٰ ہے تو کافروں پر ہمیں مدد دے۔

☆ امام بیہقی نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جو شخص دن کے پہلے حصے میں یہ دس آیات پڑھے گا شیطان اس کے قریب نہیں آسکے گا یہاں تک کہ شام ہو جائے اور اگر شام کو بھی یہ آیات پڑھ لے تو صبح تک شیطان اس کے قریب نہ آئے گا اور وہ شخص اپنے اہل میں اور اپنے مال میں ناپسندیدہ بات نہ دیکھے گا اور اگر یہ آیات کسی پاگل (مجنون) پہ پڑھی جائیں تو اس کو افاقہ ہوگا۔

۲ ۔ سُبۡحَانَكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنۡتَ يَا ذَاالۡجَلَالِ وَالۡاِكۡرَامِ

ترجمہ: تو پاک ہے، تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اے بزرگی وعزت والے۔

☆ طبرانی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان فرمایا ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے یہ الفاظ ایک کتے پہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ نے اس کتے کو ہلاک کر دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے پوچھا، تو نے اس پہ کس طرح دعا کی؟ حضرت سعد نے عرض کی میں نے کہا سبحانك لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنۡتَ يا ذاالجلال والاكرام اهلك هذا الكلب ۔ (.....اے اللہ اس کتے کو ہلاک کر دے) حضور علیہ السلام نے فرمایا:

"اے سعد! تو نے اس دن، اس لمحے ایسے کلمات کے ساتھ دعا کی ہے کہ اگر تو یہ دعا زمین وآسماں کی ہر چیز پہ کرتا تو قبول ہو جاتی، اے سعد تجھے مبارک ہو (کہ اللہ نے یہ دعا پڑھنے کی تجھے توفیق دی ہے)۔"

۳ ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيۡتَ عَلٰى آلِ اِبۡرَاهِيۡمَ، اِنَّكَ حَمِيۡدٌ مَّجِيۡدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكۡ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكۡتَ عَلٰى آلِ اِبۡرَاهِيۡمَ اِنَّكَ حَمِيۡدٌ مَّجِيۡدٌ ۔

ترجمہ: اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر جیسا کہ تو نے رحمت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر، بے شکر تو تعریف کیا ہوا، بزرگی والا ہے، اے اللہ برکت اتار محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر جس طرح تو نے برکت اتاری حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر، بے شک تو تعریف کیا ہوا، بزرگی والا ہے۔

☆ یہ درود پاک امام بخاری علیہ الرحمۃ نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی

اللہ عنہ سے نقل فرمایا ہے۔

۴ ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ، وَدَرَكِ الشَّقَاءِ، وَسُوْءِ الْقَضَاءِ، وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ

ترجمہ: اے اللہ میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں آزمائش ومصیبت کی مشقت، بدبختی کے حصول، بری موت اور دشمنوں کے (اپنے اوپر) خوش ہونے سے۔

☆ محدث رزین علیہ الرحمۃ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس دعا کو بیان فرمایا ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی مشکل یا گھبراہٹ والا امر پیش آتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتے۔

۵ ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الصِّحَّةَ وَالْعِصْمَةَ وَالْعِفَّةَ وَالْاَمَانَةَ وَحُسْنَ الْخُلُقِ وَالرِّضَا بِالْقَدَرِ ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے تندرستی، حفاظت، پاکدامنی، امانت، حسن خلق اور رضا بالقضاء کا سوال کرتا ہوں۔

☆ محدث بزار کے یہ دعا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان فرماتی ہے۔



جنت کا چھٹا باغیچہ

١۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ الٓمّٓ ○ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ
فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ○ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ
وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ○ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ
اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ○ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ
رَّبِّهِمْ ۖ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ
الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي
الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ
اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا
شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ
وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ○ لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۙ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ
الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ ۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ
بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ○ اَللّٰهُ وَلِيُّ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا
اَوْلِيٰٓـئُهُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ
اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي
الْاَرْضِ ؕ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ
اللّٰهُ ؕ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ

شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ
كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ
مِّنْ رُّسُلِهٖ ۟ وَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَ اِلَیْكَ
الْمَصِیْرُ ○ لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ
عَلَیْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ؕ رَبَّنَا
وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا
وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ٚ وَاغْفِرْ لَنَا ٚ
وَارْحَمْنَا ٚ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ ○ اِنَّ
رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ
اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۟ یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ یَطْلُبُهٗ حَثِیْثًا وَّ
الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ ؕ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ
وَالْاَمْرُ ؕ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ○ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ
خُفْیَةً ؕ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ○ وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ
اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّ طَمَعًا ؕ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ مِّنَ
الْمُحْسِنِیْنَ ○ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ اَیًّامَّا تَدْعُوْا فَلَهُ
الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَ ابْتَغِ
بَیْنَ ذٰلِكَ سَبِیْلًا ○ وَ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّ لَمْ
یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَ لَمْ یَكُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَ كَبِّرْهُ
تَكْبِیْرًا ○ وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ○ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ○ فَالتّٰلِیٰتِ ذِكْرًا ○
اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ○ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا وَ رَبُّ
الْمَشَارِقِ ○ اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِزِیْنَةِ ۨالْكَوَاكِبِ ○ وَ حِفْظًا
مِّنْ كُلِّ شَیْطٰنٍ مَّارِدٍ ○ لَا یَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَ یُقْذَفُوْنَ

مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ۝ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۝ اِلَّا مَنْ خَطِفَ
الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝ فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ
خَلَقْنَا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ۝ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ
اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ؕ لَا
تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ يُرْسَلُ
عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ۝ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا
الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَ
تِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۝ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا
اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ هُوَ
اللّٰهُ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ
الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝
هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ يُسَبِّحُ
لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ وَاَنَّهٗ تَعٰلٰى
جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ۝ وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا
عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ۝ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا
مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۔

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا، وہ بلند رتبہ کتاب (قرآن) کوئی شک کی جگہ نہیں اس میں ہدایت ڈر والوں کو اور جو بے دیکھے ایمان لائیں اور نماز قائم رکھیں اور ہماری دی ہوئی روزی میں سے ہماری راہ میں اُٹھائیں۔ اور وہ کہ ایمان لائیں اس پر جو اے محبوب تمہاری طرف اُترا اور جو تم سے پہلے اترا اور آخرت پر یقین رکھیں۔ وہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور وہی مراد کو پہنچنے والے، اللہ ہے جس

کے سوا کوئی معبود نہیں وہ آپ زندہ ہے اور اوروں کا قائم رکھنے والا ہے۔ اسے نہ اونگھ آئے نہ نیند، اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ وہ کون ہے جو اس کے یہاں سفارش کرے بے اس کے حکم کے جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے اور وہ نہیں پاتے اس کے علم میں سے مگر جتنا وہ چاہے۔ اسی کی کرسی میں سمائے ہوئے ہیں آسمان اور زمین اور اسے بھاری نہیں اُن کی نگہبانی اور وہی ہے بلند بڑائی والا۔ کچھ زبردستی نہیں دین میں بے شک خوب جدا ہوگئی ہے نیکی گمراہی سے تو جو شیطان کو نہ مانے اور اللہ پر ایمان لائے اس نے بڑی محکم گرہ تھامی جسے کبھی کھلنا نہیں اور اللہ سنتا اور جانتا ہے۔ اللہ والی ہے مسلمانوں کا انہیں اندھیروں سے نور کی طرف نکالتا ہے اور کافروں کے حمایتی شیطان ہیں وہ انہیں نور سے اندھیروں کی طرف نکالتے ہیں یہی لوگ دوزخ والے ہیں انہیں ہمیشہ اس میں رہنا ہے۔ اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اگر تم ظاہر کرو جو تمہارے جی میں ہے یا چھپاؤ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا تو جسے چاہے گا بخشے گا اور جسے چاہے گا سزا دے گا اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ رسول ایمان لایا اس پر جو اس کے رب کے پاس سے اس پر اُترا اور ایمان والے سب نے مانا ہے اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کو یہ کہتے ہوئے کہ ہم اس کے کسی رسول پر ایمان لانے میں فرق نہیں کرتے اور عرض کی کہ ہم نے سنا اور مانا تیری معافی ہو اے رب ہمارے اور تیری ہی طرف پھرنا ہے اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتا۔ مگر اس کی طاقت بھر۔ اس کا فائدہ ہے جو اچھائی کمائی اور اس کا نقصان ہے جو برائی کمائی اے رب ہمارے ہمیں نہ پکڑ اگر ہم بھولیں یا چوکیں اے رب ہمارے ہم پر بھاری بوجھ نہ رکھ جیسا تو نے ہم سے اگلے

لوگوں پر رکھا تھا اے ہمارے رب اور ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کی ہمیں سہار نہ ہو اور ہمیں معاف فرما اور بخش دے اور ہم پر رحم کر تو ہمارا مولیٰ ہے تو کافروں پر ہمیں مدد دے۔ بے شک تمہارا رب اللہ ہے جس نے آسمان اور زمین چھ دن میں بنائے پھر عرش پر استواء فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے رات دن کو ایک دوسرے سے ڈھانکتا ہے کہ جلد اس کے پیچھے لگا آتا ہے اور سورج اور چاند تاروں کو بنایا سب اس کے حکم کے دبے ہوئے سُن لو اُسی کے ہاتھ ہے پیدا کرنا اور حکم دینا بڑی برکت والا ہے اللہ رب سارے جہاں کا اپنے رب سے دُعا کرو گڑگڑاتے اور آہستہ بے شک حد سے بڑھنے والے اسے پسند نہیں اور زمین میں فساد نہ پھیلاؤ اس کے سنورنے کے بعد اور اس سے دُعا کرو ڈرتے اور طمع کرتے بے شک اللہ کی رحمت نیکوں سے قریب ہے۔ تم فرماؤ اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر جو کہہ کر پکارو سب اسی کے اچھے نام ہیں اور اپنی نماز نہ بہت آواز سے پڑھو نہ بالکل آہستہ اور ان دونوں کے بیچ میں راستہ چاہو اور یوں کہو سب خوبیاں اللہ کو جس نے اپنے لئے بچہ نہ اختیار فرمایا اور بادشاہی میں کوئی اس کا شریک نہیں اور کمزوری سے کوئی اس کا حمایتی نہیں اور اس کی بڑائی بولنے کو تکبیر کہو۔ قسم ان کی کہ باقاعدہ صف باندھیں پھر ان کی کہ جھڑک کر چلائیں پھر ان جماعتوں کی کہ قرآن پڑھیں بے شک تمہارا معبود ضرور ایک ہے مالک آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اور مالک مشرقوں کا بے شک ہم نے نیچلے آسمان کو تاروں کے سنگار سے آراستہ کیا اور نگاہ رکھنے کو ہر شیطان سرکش سے، عالم بالا کی طرف کان نہیں لگا سکتے اور ان پر ہر طرف سے مار پھینک ہوتی ہے انہیں بھگانے کو اور ان کے لئے ہمیشہ کا عذاب مگر جو ایک آدھ بار اُچک لے چلا تو روشن انگارا اس کے پیچھے لگا تو ان سے پوچھو

کیا ان کی پیدائش زیادہ مضبوط ہے یا ہماری اور مخلوق آسمانوں اور فرشتوں وغیرہ کی بے شک ہم نے ان کو چپکتی مٹی سے بنایا۔ اے جن وانسان کے گروہ اگر تم سے ہو سکے کہ آسمانوں اور زمین کے کناروں سے نکل جاؤ تو نکل جاؤ جہاں نکل کر جاؤ گے اُسی کی سلطنت ہے تو اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے تم پر چھوڑی جائے گی بے دھوئیں کی آگ کی لپٹ اور بے لپٹ کا کالا دھواں تو پھر بدلہ نہ لے سکو گے۔ اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر اُتارتے تو ضرور تو اسے دیکھتا جھکا ہوا پاش پاش ہوتا اللہ کے خوف سے اور یہ مثالیں ہم لوگوں کے لئے بیان فرماتے ہیں کہ وہ سوچیں وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہر نہاں وعیاں کا جاننے والا ہے وہی ہے بڑا مہربان رحمت والا وہی ہے اللہ جس کی سوا کوئی معبود نہیں بادشاہ نہایت پاک سلامتی دینے والا امان بخشنے والا حفاظت فرمانے والا عزت والا عظمت والا تکبر والا اللہ کو پاکی ہے ان کے شرک سے وہی ہے اللہ بنانے والا پیدا کرنے والا ہر ایک کو صورت دینے والا اسی کے ہیں سب اچھے نام اس کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہی عزت وحکمت والا ہے اور یہ کہ ہمارے رب کی شان بہت بلند ہے نہ اس نے کوئی عورت اختیار کی اور نہ بچہ اور یہ کہ ہم میں کا بے وقوف اللہ پر بڑھ کر بات کہتا ہے اے رب ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر بعد اس کے کہ تو نے ہمیں ہدایت دی اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا کر بے شک تو ہے بڑا دینے والا۔

☆ ابن نجار علیہ الرحمۃ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا اور انہوں نے حضور علیہ السلام سے (کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا)

''جو شخص رات کے وقت یہ مندرجہ بالا آیات تینتیس (۳۳) بار پڑھے، اس کو اس رات تو کوئی نقصان پہنچانے والا درندہ اور نہ ہی آنے والا چور نقصان

پہنچا سکے گا اور صبح ہونے تک اس کے گھر والے اور اس کا مال محفوظ رہے گا۔"

حضرت شعیب بن حرب فرماتے ہیں ہم نے ان آیات کو آیات پناہ کا نام دیا ہے اور کہا جاتا ہے ان آیات میں سو بیماریوں کی شفاء ہے جن میں پاگل پن، کوڑھ اور برص وغیرہ بھی شامل ہیں۔

محمد بن علی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ آیات اپنے ایک فالج زدہ بوڑھے پہ پڑھیں تو اس کو اللہ تعالیٰ نے شفاء عطا فرمادی، یہ سب کچھ امام سیوطی علیہ الرحمۃ نے در منثور میں بیان فرمایا ہے اور ذکر کیا ہے کہ امام ابن سیرین نے سفر میں ان آیات کو پڑھا، چوروں نے تقریباً ستر مرتبہ ان کے گھر پہ ہجوم کیا (چوری کی کوشش کی) لیکن ناکام رہے نہ تو آپ تک پہنچ سکے اور نہ ہی آپ کے رفقاء پر قدرت حاصل کر سکے۔

۲۔ يَا رَبِّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِي لِجَلَالِ وَجْهِكَ وَلِعَظِيمِ سُلْطَانِكَ۔

ترجمہ: اے میرے پروردگار تیرے لئے ہی حمد ہے جیسا کہ لائق ہے تیرے چہرے (تیری ذات) کے جلال اور تیری عظیم سلطنت کے لئے۔ (یعنی ایسی حمد جو تیرے شایان شان ہے)

☆ طبرانی وغیرہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اللہ کے بندوں میں سے ایک بندے نے مندرجہ بالا دعا پڑھی تو لکھنے والے دونوں فرشتوں میں بحث وتکرار ہوگئی اور وہ نہ جان سکے کہ ان کلمات (کے ثواب) کو کس طرح لکھیں، چنانچہ فرشتے وہ کلمات لے کر آسمان پہ گئے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی یا ربنا ان عبدا قد قال مقالۃ لا ندری کیف نکتبھا۔ اے ہمارے پروردگار فلاں بندے نے ایسے الفاظ (تیری شان میں) کہے ہیں کہ ہم نہیں جان سکے کہ انہیں

لیے لکھیں، اللہ تعالیٰ (جو کہ خوب جانتا ہے کہ اس کے بندے نے کیا کہا) نے فرشتوں سے پوچھا: بتاؤ میرے بندے نے کون سے الفاظ بولے ہیں فرشتوں نے مندرجہ بالا الفاظ دہرائے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اکتباھا کما قال عبدی حتیٰ یلقانی فاجزیه بھا اس طرح ہی لکھ لو جس طرح میرے بندے نے بولے ہیں جب میرے ساتھ اس کی ملاقات ہوگی تو میں خود ہی اس کا اجر وثواب اور جزا دے دوں گا۔

۳۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ، وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ، کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ، اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ، وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ، کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

ترجمہ: اے اللہ رحمت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل پر جیسا کہ تو نے رحمت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر، بے شک تو تعریف کیا ہوا، بزرگی والا ہے۔ اے اللہ برکت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر جس طرح تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر، بے شک تو تعریف کیا ہوا، بزرگی والا ہے۔

☆ یہ درود پاک امام بخاری علیہ الرحمۃ نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ سے بیان فرمایا ہے۔

۴۔ اَللّٰھُمَّ رَحْمَتَکَ اَرْجُوْ فَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَیْنٍ، وَّاَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ کُلَّهٗ، لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری ہی رحمت کا امیدوار وطلبگار ہوں مجھے آنکھ جھپکنے کے برابر (لحہ بھر) بھی میرے نفس کے حوالے نہ کر میرے تمام احوال کی اصلاح فرما دے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

☆ امام ابوداود نے حضرت ابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے یہ دعا بیان کی ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس دعا کو "دعوات المکروبین" قرار دیا (لاچاروں، غم کے ماروں، بے سہاروں اور کرب وبلا والوں کی دعا)

۵ . اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّكِّ فِی الْحَقِّ بَعْدَ الْيَقِيْنِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ يَوْمِ الدِّيْنِ .

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں شک فی الحق بعد الیقین (یقینی علم کے بعد حق بات میں شک کرنے) سے اور میں تیری پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں روز جزا کے شر (یعنی اس کی سختی وگھبراہٹ ومصیبت سے)۔

☆ اس دعا کی تخریج امام دیلمی علیہ الرحمۃ نے مسند الفردوس میں حضرت براء رضی اللہ عنہ سے فرمائی ہے۔

جنت کا ساتواں باغیچہ

۱۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ وَاِلٰـهُكُمۡ اِلٰـهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحۡمٰنُ الرَّحِيۡمُ ○ اِنَّ فِىۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَاخۡتِلَافِ الَّيۡلِ وَالنَّهَارِ وَالۡفُلۡكِ الَّتِىۡ تَجۡرِىۡ فِى الۡبَحۡرِ بِمَا يَنۡفَعُ النَّاسَ وَمَآ اَنۡزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنۡ مَّآءٍ فَاَحۡيَا بِهِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِهَا وَبَثَّ فِيۡهَا مِنۡ كُلِّ دَآبَّةٍ وَّتَصۡرِيۡفِ الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ الۡمُسَخَّرِ بَيۡنَ السَّمَآءِ وَالۡاَرۡضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يَّعۡقِلُوۡنَ ○ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوۡبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا اور تمہارا معبود ایک معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں مگر وہی بڑی رحمت والا مہربان بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات دن کا بدلتے آنا اور کشتی کہ دریا میں لوگوں کے فائدے لے کر چلتی ہے اور وہ جو اللہ نے آسمان سے پانی اُتار کر مردہ زمین کو اس سے جلا دیا اور زمین میں ہر قسم کے جانور پھیلائے اور ہواؤں کی گردش اور وہ بادل کہ آسمان وزمین کے بیچ میں حکم کا باندھا ہے ان سب میں عقلمندوں کے لئے ضرور نشانیاں ہیں اے رب ہمارے ہم ایمان لائے تو ہمارے گناہ معاف کر اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا لے۔

☆ امام دیلمی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے نے فرمایا: لیس

شیء اشد علی مردة الجن من هاتین الایتین ان دوآیات سے زیادہ سخت مردود وخبیث، سرکش جنوں کے لئے کوئی شی ءنہیں۔

۲۔ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ، لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ، لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ رَبُّ الْاَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ۔

ترجمہ:نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ تعالیٰ عظمت والا، حلم و بردباری والا، نہیں ہے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق جو عرش عظیم کا رب ہے، نہیں ہے اللہ کے سوا کوئی معبود جو آسمان و زمین کا رب ہے عزت والے عرش کا رب ہے۔

☆ بخاری و مسلم نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ کلمات بیان کیے ہیں (اور فرمایا کہ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم تکلیف کے وقت یہ (مذکورہ) کلمات پڑھا کرتے تھے۔

۳۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ، وَّآلِ مُحَمَّدٍ، کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ، وَآلِ اِبْرَاھِیْمَ، اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ، وَّآلِ مُحَمَّدٍ، کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَآلِ اِبْرَاھِیْمَ، اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

ترجمہ: اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر جیسی رحمت نازل فرمائی تو نے ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر، اے اللہ، برکت اتار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل پر جس طرح تو نے برکت اتاری ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر، بے شک تو تعریف کیا ہوا، بزرگی والا ہے۔

☆ یہ درود شریف حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ نے حضرت کعب بن عُجرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

۴۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ اَنَا شَهِيْدٌ اَنَّكَ الرَّبُّ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ، اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ اَنَا شَهِيْدٌ اَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ، اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ اَنَا شَهِيْدٌ اَنَّ الْعِبَادَ كُلَّهُمْ اِخْوَةٌ، اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ اجْعَلْنِيْ مُخْلِصًا لَّكَ وَاَهْلِيْ فِيْ كُلِّ سَاعَةٍ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ، اِسْمَعْ وَاسْتَجِبْ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ الْاَكْبَرُ، اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ الْاَكْبَرُ، حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ الْاَكْبَرُ۔

ترجمہ: اے اللہ، ہمارے پروردگار اور ہر شیء کے پروردگار۔ میں گواہ ہوں (اس بات پر کہ) تو ہی (سب کا) پالنہار ہے تو اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔ اے اللہ! میرے پروردگار اور ہر شیء کے پروردگار میں گواہ ہوں (اس بات پر کہ) بے شک ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں۔ اے اللہ! اے ہمارے پالنے والے اور ہر شیء کے پالنے والے میں گواہ ہوں (اس پر کہ) تمام بندے بھائی ہیں۔ اے اللہ! اے ہمارے پالنے والے اور ہر شیء کے پالنے والے، مجھے اپنی ذات کے لئے مخلص بنادے اور اپنے گھر میں ہر لحہ دنیا و آخرت کے اندر، اے بزرگی و عزت والے، سن لے (میری دعا) اور قبول فرمالے، اللہ ہر شیء سے بڑا ہے اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے، اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کا نور ہے (ای منور السموات والارض او خالق نور السموات والارض) اللہ تعالیٰ بہت بڑا ہے ہر شیء سے بڑا ہے، مجھے اللہ کافی ہے اور وہ بہت اچھا کارساز ہے، اللہ تعالیٰ ہر بڑے سے بڑا ہے۔

☆ امام ابوداؤد نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے بیان کیا، انہوں نے

فرمایا کہ میں نے ہر نماز کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا اور امام ترمذی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا

"الظوا بیاذاالجلال والاکرام" ۔ ای الزموھا واکثر وامنھا یاذ الجلال والاکرام (کا وظیفہ) اپنے اوپر لازم کرلو اور اس کو کثرت کے ساتھ پڑھا کرو۔

۵ ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَسُوْءِ الْعُمَرِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ ○

ترجمہ: اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں بخل سے، بزدلی سے بری عمر سے (ارذل العمر بہت بڑھاپا جس سے عقل بہت کمزور ہو جاتی ہے اور بندہ دوسروں کا محتاج ہو جاتا ہے) قبر کی آزمائش اور قبر کے عذاب سے۔

☆ یہ دعا امام ترمذی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بیان فرمائی ہے۔

۶ ۔ اَللّٰهُمَّ لَا تَكِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَیْنٍ وَلَا تَنْزِعْ مِنِّیْ صَالِحَ مَا اَعْطَیْتَنِیْ فَاِنَّهٗ لَا نَازِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا یَعْصِمُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ۔

ترجمہ: اے اللہ! مجھے آنکھ جھپکنے کے برابر (لمحہ بھر بھی) میرے نفس کے حوالے نہ فرما اور جو بھلائی تو نے مجھے عطا فرمائی ہے وہ مجھ سے نہ چھین، بے شک جو تو عطا فرمائے وہ کوئی نہیں چھین سکتا اور نہیں بچا سکتی عزت والے کو تجھ سے عزت۔

۷ ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ وَالْمُعَافَاةَ الدَّائِمَةَ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے درگذر، عافیت، دین و دنیا میں ہمیشہ کی صحت تندرستی اور حق صواب کا سوال کرتا ہوں۔

☆ اس دعا کو امام ترمذی علیہ الرحمۃ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۸ ۔ اَللّٰهُمَّ قِنِیْ شَرَّ نَفْسِیْ وَاعْزِمْ لِیْ عَلٰی اَرْشَدِ اَمْرِیْ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا عَلِمْتُ وَمَا جَهِلْتُ ۔

ترجمہ: اے اللہ! مجھے میرے نفس کے شر سے محفوظ رکھ اور میرے معاملہ میں جس میں زیادہ ہدایت ہے وہ میرے لئے مضبوط کر دے اے اللہ! مجھے بخش دے جو کچھ چھپے اور جو اعلانیہ اور جو جان بوجھ کر اور جو جہالت کی وجہ سے ہوا ہے۔ (سید الانبیاء والمرسلین، امام المعصومین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دعا میں اپنی امت کو تعلیم دی ہے کہ اس طرح اپنے رب سے اپنے گناہوں کی معافی مانگا کرو کہ اے اللہ جو گناہ میں نے چھپ کر کیے، جو اعلانیہ کیے، جو جان بوجھ کر کیے اور جو نہ جانتے ہوئے کیے وہ سب معاف کر دے اور نفس کے شر سے بھی مجھے بچا لے)۔

☆ یہ دعا امام احمد علیہ الرحمۃ نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی طرف سے بیان فرمائی ہے۔

۹ ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الصِّحَّةَ وَالْعِصْمَةَ وَالْعِفَّةَ وَالْاَمَانَةَ وَحُسْنَ الْخُلُقِ وَالرِّضَا بِالْقَدَرِ ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے صحت وتندرستی، حفاظت و پاکدامنی، امانت داری و دیانت اور حسن خلق اور تقدیر پہ راضی رہنے کا سوال کرتا ہوں۔

☆ اس دعا کی تخریج محدث بزار علیہ الرحمۃ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے فرمائی ہے۔

جنت کا آٹھواں باغیچہ

۱ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ، الٓمّٓ، اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ، رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۔

ترجمہ: اور تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے، اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ بڑا مہربان، نہایت رحم فرمانے والا ہے الم، اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ، سب کو قائم رکھنے والا ہے۔ اے ہمارے پالنے والے ہم تیرے نازل کیے ہوئے پر ایمان لائے (تیرے) رسول (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی اتباع کی پس تو ہمیں گواہوں کے ساتھ لکھ لے (یعنی امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں شامل فرمالے)۔

☆ امام احمد وغیرہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بیان فرمایا ہے اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ان دو آیات میں ہے یعنی سورہ بقرہ کی آیت والھکم الہ واحد...... اور آل عمران کی پہلی آیت اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم۔

۲ ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَبْلَ كُلِّ شَیْءٍ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ بَعْدَ كُلِّ شَیْءٍ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَبْقٰى رَبُّنَا وَيَفْنٰى كُلُّ شَیْءٍ ۔

ترجمہ: نہیں کوئی معبود مگر اللہ تعالیٰ ہر شیء سے پہلے، نہیں کوئی معبود مگر اللہ تعالیٰ ہر شیء کے بعد، نہیں کوئی معبود مگر اللہ تعالیٰ ہمارا پروردگار ہی باقی رہے گا اور ہر چیز فنا ہو جائے گی۔

☆ طبرانی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو یہ (مندرجہ بالا) دعا پڑھے گا عوفی من الھم الحزن۔ ہر قسم کے غم و پریشانی سے محفوظ رہے گا۔

۳۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰــهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ عِيْسٰى عَبْدُ اللّٰهِ وَابْنُ اَمَتِهٖ وَرَسُوْلُهٗ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقَاهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَاَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَّالنَّارَ حَقٌّ۔

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں (اس بات کی کہ) بے شک اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور بے شک حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور بے شک عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کی بندی (حضرت مریم سلام اللہ علیہا) کے بیٹے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے رسول اور اس کا کلمہ ہیں جو اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدہ مریم سلام اللہ علیہا کی طرف ڈالا اور اللہ کی طرف سے روح ہیں (یعنی کلمۃ اللہ بھی ہیں اور روح اللہ بھی) اور بے شک جنت حق ہے اور آگ (جہنم بھی) حق ہے۔

☆ امام بخاری و مسلم رحمۃ اللہ علیہما نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص یہ دعا (مندرجہ بالا پڑھے، اس کے باقی اعمال جیسے بھی ہوں، جنت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس کے ذریعے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔''

۴۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا جَعَلْتَهَا عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

ترجمہ: اے اللہ! اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جیسا کہ تو نے ابراہیم علیہ السلام پہ نازل فرمائیں بے شک تو تعریف کیا ہوا، بزرگی والا ہے۔

☆ اس درود پاک کو اسماعیل قاضی علیہ الرحمۃ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مرسلاً بیان کیا ہے۔

۵ . اَللّٰهُمَّ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ، اَللّٰهُمَّ لَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاكَ اَللّٰهُمَّ لَا نُشْرِكُ بِكَ شَيْئًا، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْلِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ .

ترجمہ: اے اللہ! تیرے سوا کوئی معبود نہیں، اے اللہ! ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔ اے اللہ! ہم تیرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے، اے اللہ! میں نے اپنی جان پہ ظلم کیا، مجھے بخش دے کیونکہ بے گناہوں کو صرف تو ہی بخشتا ہے۔

☆ حضرت ھناد نے جناب علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کہا کہ حضور علیہ السلام نے اس دعا کے بارے میں فرمایا: من احب الکلام الی اللہ اللہ تعالیٰ کا محبوب ترین کلام ہے۔

۶ . سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ، سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ عَمِلْتُ سُوْٓءً اَوْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْلِيْ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ (ثلاثاً)

ترجمہ: پاک ہے اللہ اور اس کی حمد کے ساتھ (ہم اس کی پاکی بولتے ہیں) پاک ہے تو اے اللہ، اور تیری حمد کے ساتھ، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تجھ سے گناہوں سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں جو برائی میں نے کی اور اپنی جان پہ ظلم کیا، مجھے

بخش دے اور میری توبہ قبول فرما، بے شک تیرے سوا کوئی گناہ بخشنے والا نہیں ہے (تین مرتبہ)

☆ امام نسائی وغیرہ نے حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ حضور علیہ السلام نے اس دعا کے بارے میں فرمایا: اگر تین مرتبہ کسی مجلس ذکر میں پڑھی جائے اور اس مجلس پہ قبولیت کی مہر لگ جاتی ہے اور اگر بیہودہ مجلس میں پڑھی جائے تو اہل مجلس کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے۔

۷۔ اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کُلُّهٗ وَلَکَ الْمُلْکُ کُلُّهٗ بِیَدِکَ الْخَیْرُ کُلُّهٗ اِلَیْکَ یَرْجِعُ الْاَمْرُ کُلُّهٗ عَلَانِیَتُهٗ وَسِرُّهٗ فَاَهْلٌ اَنْ تُحْمَدَ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ، اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ جَمِیْعَ مَا مَضٰی مِنْ ذُنُوْبِیْ وَاعْصِمْنِیْ فِیْ مَا بَقِیَ مِنْ عُمُرِیْ وَارْزُقْنِیْ عَمَلًا تَرْضٰی بِهٖ عَنِّیْ۔

ترجمہ: اے اللہ ساری کی ساری حمد تیرے ہی لئے ہیں اور سارا ملک تیرا ہی ہے، تیرے ہی ہاتھ میں ہر بھلائی ہے۔ تیری ہی طرف تمام امور لوٹتے ہیں کھلے ہوں یا چھپے ہوئے، پس تو لائق ہے کہ تیری تعریف کی جائے، بے شک تو ہر شیء پہ قادر ہے۔ اے اللہ! میرے گناہوں میں سے جو کچھ بھی گزر چکا وہ معاف کر دے اور باقی زندگی میں مجھے (گناہوں سے) محفوظ رکھ اور مجھے ایسے عمل کا رزق عطا کر جو تجھے مجھ سے راضی کر دے۔

☆ حضرت امام احمد علیہ الرحمۃ، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے بیان کرتے ہیں کہ وہ یعنی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز کے درمیان میں نے یہ (مندرجہ بالا) کلمات پڑھتے ہوئے سنا حضور علیہ السلام نے فرمایا: ذاك ملك اتاك يعلمك تحميد ربك عزوجل ۔ یہ وہ فرشتہ تھا جو تیرے پاس آیا تا کہ تجھے تیرے رب کی حمد

سکھائے۔ امام سیوطی علیہ الرحمۃ کی خصائص الکبریٰ میں ہے کہ یہی حمد جبریل امین علیہ السلام نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو سکھائی۔

۸ . اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ مُنْکَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَھْوَاءِ وَالْاَدْوَاءِ .

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اخلاقی برائیوں سے، اعمال بد سے، نفسانی خواہشات سے اور (روحانی وجسمانی) تمام بیماریوں سے۔

☆ امام حاکم علیہ الرحمۃ نے یہ دعا حضرت انس رضی اللہ عنہ کی طرف سے بیان فرمائی ہے۔

۹ . رَبِّ اَعِنِّیْ وَلَا تُعِنْ عَلَیَّ وَانْصُرْنِیْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَیَّ وَامْکُرْلِیْ وَلَا تَمْکُرْ عَلَیَّ وَاھْدِنِیْ وَیَسِّرِ الْھُدٰی لِیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ بَغٰی عَلَیَّ، رَبِّ اجْعَلْنِیْ لَکَ شَاکِرًا لَّکَ ذَاکِرًا لَّکَ رَاغِبًا لَّکَ مِطْوَاعًا لَّکَ مُخْبِتًا اِلَیْکَ اَوَّاھًا مُنِیْبًا، رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِیْ وَاغْسِلْ حَوْبَتِیْ وَاَجِبْ دَعْوَتِیْ وَثَبِّتْ حُجَّتِیْ وَسَدِّدْ لِسَانِیْ وَاھْدِ قَلْبِیْ وَاسْلُلْ سَخِیْمَةَ صَدْرِیْ .

ترجمہ: اے اللہ! میری مدد فرما، میرے خلاف (میرے دشمن کی) مدد نہ فرما، مجھے کامیابی سے ہمکنار فرما، میرے مخالف کی میرے خلاف نصرت نہ فرما۔ میری خفیہ تدبیر کو کامیاب بنا۔ میرے خلاف کسی کی سازش کو کامیاب نہ ہونے دے۔ مجھے سیدھی راہ پہ قائم رکھ اور ہدایت کو میرے لئے آسان بنا۔ جو میرے خلاف بغاوت کرے تو میری اس کے خلاف مدد فرما۔ مجھے اپنا شاکر وذاکر اپنی طرف رغبت رکھنے والا، بخوشی اپنی عبادت کرنے والا، نیاز مند، آہ وزاری کرنے والا، رجوع وانابت والا بنا۔ اے میرے پروردگار! میری توبہ قبول فرما، میرے گناہ دھوڈال، میری دعا قبول کر، میری دلیل کو

مضبوط فرما، میری زبان کو سیدھا رکھ میرے دل کو ہدایت عطا کر اور نکال دے میرے سینے کی میل کو۔

☆ امام ترمذی علیہ الرحمۃ نے یہ دعا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کی ہے۔

١٠١۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُکَ لِذَنْبِیْ وَاَسْتَھْدِیْکَ لِمَرَاشِدِ اَمْرِیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ فَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ رَبِّیْ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں اپنے گناہ کی تجھ سے معافی چاہتا ہوں اور اپنے کاموں کی بہتری کے لئے تجھ سے ہدایت کا طلبگار ہوں، اور تیری بارگاہ کی طرف رجوع کرتا ہوں، میری توبہ قبول فرما بے شک تو اور صرف تو ہی میرا پروردگار ہے۔

☆ اس دعا کی تخریج ابن ابی شیبہ علیہ الرحمۃ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمائی ہے۔



جنت کا نواں باغیچہ

۱ ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ ۝ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ اَمَرْتَ بِالدُّعَاءِ وَتَکَفَّلْتَ بِالْاِجَابَۃِ لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَشْھَدُ اَنَّکَ فَرْدٌ اَحَدٌ صَمَدٌ لَمْ تَلِدْ وَلَمْ تُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّکَ کُفُوًا اَحَدٌ وَاَشْھَدُ اَنَّ وَعْدَکَ حَقٌّ وَلِقَاءَ کَ حَقٌّ وَالْجَنَّۃَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ وَالسَّاعَۃُ آتِیَۃٌ لَّا رَیْبَ فِیْھَا وَاَنَّکَ تَبْعَثُ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ، رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِیْ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکَافِرِیْنَ ۔

ترجمہ: اور جب (اے محبوب) آپ سے سوال کریں میرے بندے، میرے بارے میں تو میں بے شک قریب ہوں دعا کرنے والا جب بھی دعا کرتا ہے میں سنتا (قبول کرتا) ہوں۔ پس انہیں چاہیے کہ مجھے پکاریں اور مجھ پہ ایمان لائیں تا کہ ہدایت پائیں۔

اے اللہ! بے شک تو نے دعا کرنے کا حکم دیا اور دعا کو قبول کرنے کی ضمانت دی (تو پھر) میں حاضر ہوں اے اللہ، اے اللہ میں حاضر ہوں میں حاضر ہوں نہیں ہے تیرا کوئی شریک میں حاضر ہوں بے شک حمد ونعمت تیرے ہی

لئے ہے اور ملک بھی، تیرا کوئی شریک نہیں، اے اللہ بے شک میں (اس بات کی) گواہی دیتا ہوں کہ تو تنہا ہے ایک ہے بے نیاز ہے نہ تو نے کسی کو جنا نہ تجھے جنا گیا نہ ہی کوئی تیرے جوڑ کا ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرا وعدہ حق، تیری ملاقات حق، جنت حق، دوزخ حق، قیامت آنے والی ہے جس میں کوئی شک نہیں اور بے شک تو اٹھائے گا ان کو جو قبروں میں ہیں اے ہمارے پالنے والے بخش دے ہمارے گناہ اور ہمارے معاملہ میں ہماری کوتاہیاں اور ہمیں ثابت قدم رکھ اور کافر قوم پہ ہماری مدد فرما۔

☆ امام بیہقی علیہ الرحمۃ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ بقرہ کی آیت نمبر ۱۸۶- واذا سالك عبادی عنی فانی قریب...... پڑھی تو پھر مندرجہ بالا دعا فرمائی۔

۲ . لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ (عشرًا)

ترجمہ: نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ تعالیٰ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی حکومت ہے اور اسی کے لئے حمد ہے، زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے وہ ایسا زندہ ہے کہ کبھی نہ مرے گا، اسی کے ہاتھ میں ساری بھلائی ہے اور وہ ہر شیء پہ قدرت والا ہے (دس مرتبہ)

☆ احمد وغیرہ نے اسناد جیدہ کے ساتھ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ کلمات کے بارے میں فرمایا! جو صبح کے وقت دس مرتبہ پڑھے اللہ تعالیٰ ہر ایک کے بدلے پڑھنے والے کے لئے دس نیکیاں لکھتا ہے دس گناہ مٹاتا ہے، دس درجے بلند فرماتا ہے دس گردن آزاد کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے اور صبح سے لے کر شام تک اس کی حفاظت ہوتی ہے، اس دن کسی کو کسی عمل

پر اس قدر ثواب نہیں ملتا جتنا کہ اس کو اور اگر شام کو بھی پڑھ لے تو بھی اتنا ہی اجر و ثواب ہے امام احمد علیہ الرحمۃ کی دوسری روایت میں "یحی ویمیت" کے الفاظ کا اضافہ ہے اور دیلمی کی روایت میں "و ھو حی لا یموت بیدہ الخیر" کا۔

۳. اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا جَعَلْتَهَا عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

ترجمہ: اے اللہ! اپنی رحمتوں اور برکتوں کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر نازل فرما جیسا کہ تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کی آل پہ نازل کیا، بے شک تو تعریف کیا ہوا، بزرگی والا ہے۔

☆ یہ درود پاک امام ابن ابی شیبہ علیہ الرحمۃ نے حضرت حسن علیہ الرحمۃ سے مرسلاً بیان فرمایا ہے۔

۴. اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اِنِّىْ اَعْهَدُ اِلَيْكَ فِىْ هٰذِهِ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا اِنِّىْ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ فَاِنَّكَ اِنْ تَكِلْنِىْ اِلٰى نَفْسِىْ تُقَرِّبْنِىْ مِنَ الشَّرِّ وَتُبَاعِدْنِىْ مِنَ الْخَيْرِ وَاِنِّىْ لَا اَثِقُ اِلَّا بِرَحْمَتِكَ فَاجْعَلْ لِّىْ عِنْدَكَ عَهْدًا تُوَفِّيْنِيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ.

ترجمہ: اے اللہ! آسمانوں، زمین کو پیدا فرمانے والے، غائب و حاضر کو جاننے والے، بے شک میں تیرے ساتھ اس دنیا کی زندگی میں عہد کرتا ہوں، بے شک میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو اکیلا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں اور بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں، پس بیشک تو اگر مجھے میرے نفس کے سپرد فرمائے گا تو تو

نے مجھے شر کے قریب اور خیر سے دور کر دیا اور بے شک میرا بھروسہ تو صرف تیری رحمت پہ ہے، پس تو میرے لئے اپنا پاک عہد بنا جو تو قیامت کے دن پورا فرمائے گا، بے شک تو وعدہ کے خلاف کرنے والا نہیں۔

☆ امام احمد علیہ الرحمۃ نے صحیح رجال کے ساتھ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کی تخریج کی ہے کہ بے شک حضور علیہ السلام نے فرمایا، جو شخص یہ دعا پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے فرشتوں کو فرمائے گا، بے شک میرے بندے نے میرے ساتھ ایک عہد کیا ہے تو تم اس کو پورا کرو پھر اللہ تعالیٰ اس (دعا کے پڑھنے والے) کو جنت میں داخل فرما دے گا۔ حضرت سہیل فرماتے ہیں میں نے حضرت قاسم بن عبد الرحمن سے کہا کہ عون نے مجھے ایسی ایسی خبر دی ہے تو انہوں نے کہا: ہمارے گھر میں ایک لڑکی پردے میں رہ کر یہ دعا پڑھا کرتی تھی۔

۵۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَسَیِّءِ الْاَسْقَامِ۔

ترجمہ: اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں برص، جنون (پاگل پن) کوڑھ اور تمام بڑی (خوفناک ولا علاج) بیماریوں سے۔

☆ یہ دعا امام ابوداؤد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ذکر کی ہے۔

۶۔ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ وَاَنَا عَبْدُکَ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ وَلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ اَیْ رَبِّ فَاغْفِرْلِیْ۔

ترجمہ: اے اللہ! تو ہی میرا پالنہار ہے اور میں تیرا ہی بندہ ہوں میں نے اپنی جان پہ ظلم کیا اور اپنے گناہ کا اعتراف کیا ہے، گناہوں کو صرف تو ہی بخشتا ہے، اے میرے پروردگار! میرے گناہ بخش دے۔

☆ اس دعا کو امام طبرانی علیہ الرحمۃ نے حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

۷۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنَ الْخَیْرِ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَ آجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا سَاَلَكَ عَبْدُكَ وَنَبِیُّكَ وَرَسُوْلُكَ سَیِّدُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَكَ مِنْهُ عَبْدُكَ وَنَبِیُّكَ وَرَسُوْلُكَ سَیِّدُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ اِلَیْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ اِلَیْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ، وَاَسْئَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ قَضَیْتَهٗ لِیْ خَیْرًا، اَللّٰهُمَّ وَمَا قَضَیْتَ لِیْ مِنْ قَضَآءٍ فَاجْعَلْ عَاقِبَتَهٗ رَشَدًا۔

ترجمہ: اے اللہ بے شک میں تجھ سے ہر خیر کا سوال کرتا ہوں جلد (ملنے والی) اور بدیر (ملنے والی) جس کو میں نے جانا یا نہ جانا، اے اللہ میں تجھ سے ہر وہ بھلائی مانگتا ہوں جو تجھ سے تیرے بندے، تیرے نبی اور تیرے رسول ہمارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگی اور ہر اس شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں جس سے تیرے بندے، تیرے نبی اور رسول، ہمارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھ سے پناہ مانگی، اے اللہ میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور ہر اس قول وعمل کا جو مجھے جنت کے قریب کر دے اور آگ سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں اور ہر اس قول وعمل سے جو آگ کے قریب کرنے والا ہے اور تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ ہر فیصلہ میرے حق میں بہتر فرما دے، اے اللہ، اور جو فیصلہ میرے لئے تو فرمائے اس کا انجام اچھا فرما دے۔

☆ اس دعا کو امام حاکم علیہ الرحمۃ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے بیان فرمایا ہے۔

جنت کا دسواں باغیچہ

۱ . بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ج لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ط لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ط مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ط یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ج وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ج وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ج وَلَا یَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ج وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ○

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ط كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ قف لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ قف وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَ اِلَیْكَ الْمَصِیْرُ ○ لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ط لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ عَلَیْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ط رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ط رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا ج رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ج وَاعْفُ عَنَّا قفه وَاغْفِرْ لَنَا قفه وَارْحَمْنَا قفه اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ ○ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ج سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○ رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَیْتَهٗ ط وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ○ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا صلے رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ كَفِّرْ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا

وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۝ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝ ۔

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔ اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ آپ زندہ اور اوروں کو قائم رکھنے والا ہے اسے نہ اونگھ آئے نہ نیند اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے وہ کون ہے جو اس کے یہاں سفارش کرے بے حکم اس کے۔ جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے اور وہ نہیں پاتے اس کے علم میں سے مگر جتنا وہ چاہے اُس کی کرسی میں سمائے ہوئے ہیں آسمان اور زمین اور اسے بھاری نہیں ان کی نگہبانی اور وہی ہے بلند بڑائی والا۔ رسول ایمان لایا اس پر جو اس کے رب کے پاس سے اس پر اُترا اور ایمان والے سب نے مانا اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کو یہ کہتے ہوئے کہ ہم اس کے کسی رسول پر ایمان لانے میں فرق نہیں کرتے۔ اور عرض کی کہ ہم نے سنا اور مانا تیری معافی ہو اے رب ہمارے اور تیری ہی طرف پھرنا ہے اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اس کی طاقت بھر اس کا فائدہ ہے جو اچھا کمایا اور اس کا نقصان ہے جو برائی کمائی اے رب ہمارے ہمیں نہ پکڑ اگر ہم بھولیں یا چوکیں اے رب ہمارے اور ہم پر بھاری بوجھ نہ رکھ جیسا تو نے ہم سے اگلوں پر رکھا تھا اے رب ہمارے اور ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کی ہمیں سہار نہ ہو اور ہمیں معاف فرما دے اور بخش دے اور ہم پر رحم کر تو ہمارا مولی ہے تو کافروں پر ہمیں مدد دے' اے رب ہمارے! تو نے یہ بیکار نہ بنایا پاکی ہے تجھے تو ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا لے اے رب ہمارے بے شک جسے تو دوزخ میں لے جائے اسے ضرور تو نے رسوائی دی اور ظالموں کا کوئی مدد گار نہیں اے رب ہمارے ہم نے ایک

منادی کو سنا کہ ایمان کے لئے ندا فرماتا ہے کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لائے اے رب ہمارے تو ہمارے گناہ بخش دے اور ہماری برائیاں محو فرمادے اور ہماری موت اچھوں کے ساتھ کر اے رب ہمارے اور ہمیں دے وہ جس کا تو نے ہم سے وعدہ کیا ہے اپنے رسولوں کی معرفت اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کر بے شک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

☆ امام ابن سنی علیہ الرحمۃ نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص آیۃ الکرسی اور سورۂ بقرہ کی آخری آیات مصیبت کے وقت پڑھے اللہ تعالیٰ اس کی ضرور مدد فرمائے گا۔''

ترمذی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا ہر شیء کی ایک چوٹی (کوہان سب سے اعلیٰ چیز) ہوتی ہے اور بے شک قرآن پاک کی چوٹی (اعلیٰ سورت) بقرہ ہے، اس میں ایک ایسی آیت ہے جو تمام قرآنی آیات کی سردار ہے اور وہ آیت الکرسی ہے۔ حاکم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت کیا ہے کہ یہ (آیت الکرسی) قرآنی آیات کی سردار ہے، جس گھر میں شیطان (جن وغیرہ) ہو اس گھر میں پڑھی جائے تو شیطان وہاں سے نکل جاتا ہے۔ ابن السنی نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے جو شخص فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے تو اس کے اور جنت کے درمیان صرف موت ہی رکاوٹ ہے (ادھر مرے گا ادھر داخلِ جنت ہو جائے گا) اس کے فضائل بہت ساری احادیث میں آئے ہیں اور یہ بھی اس کی فضیلت آئی ہے کہ یہ (آیت الکرسی فضیلت کے اعتبار سے) قرآن پاک کی ایک ہزار آیات کے برابر ہے۔

۲۔ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ، لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

ترجمہ: نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اکیلا، نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ جس کا کوئی شریک نہیں، نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اسی کے لئے حکومت ہے اور اسی کے لئے حمد ہے، نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور نہیں کوئی برائی سے بچنے کی اور نیکی کرنے کی طاقت دینے والا مگر اللہ تعالیٰ۔

☆ امام نسائی علیہ الرحمۃ نے اسناد حسن کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص یہ (مندرجہ بالا دعا) دن میں یا رات میں یا مہینے میں پڑھے اور پھر اس دن، رات یا مہینے میں مرجائے تو اس کے گناہ بخش دے گئے۔''

۳۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔

ترجمہ: اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بندے اور رسول اور ان کے اہل بیت پر جیسا کہ تو نے رحمت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر بے شک تو تعریف کیا ہوا بزرگی والا ہے۔

☆ اس درود پاک پہ مشتمل حدیث کی تخریج حضرت اسماعیل قاضی نے حضرت ابراہیم نخعی علیہ الرحمۃ سے مرسلاً فرمائی ہے۔

۴۔ اَللّٰهُمَّ اكْفِنِىْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِىْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ ۔

ترجمہ: اے اللہ! میری کفایت فرما (رزق) حلال کے ساتھ حرام سے (بچا کر) اور مجھے اپنے فضل کے ساتھ اپنے ماسوا سے غنی کر دے۔

☆ امام حاکم نے اس دعا کی تخریج فرمائی ہے اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی طرف سے اس کو صحیح قرار دیا ہے، حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ نے ایک (مقروض) شخص سے فرمایا: کیا میں تجھے وہ کلمات نہ سکھاؤں جو مجھے حضور علیہ السلام نے سکھائے

ہیں، اگر تیرے اوپر ثبیر پہاڑ کے برابر بھی قرض ہو گا تو اللہ تعالیٰ ادا فرما دے گا پھر آپ نے اس کو مندرجہ بالا دعا سکھائی۔

۵ . اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ

ترجمہ: اے اللہ! میری مدد فرما اپنے ذکر اور اپنے شکر اور اپنی اچھی طرح عبادت (کی توفیق) کے ساتھ۔

☆ امام ابوداؤد وغیرہ نے صحیح اسناد کے ساتھ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: یا معاذ لا تدعن فی دبر کل صلوۃ......

اے معاذ (یہ دعا) ہر نماز کے بعد پڑھنا کبھی نہ بھولنا۔

۶ . لَآ اِلٰـهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ، رَبِّ عَمِلْتُ سُوْٓءًا وَّظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ اِنَّكَ اَنْتَ خَیْرُ الْغَافِرِیْنَ، لَآ اِلٰـهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ، رَبِّ عَمِلْتُ سُوْٓءًا وَظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ، لَآ اِلٰـهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ، رَبِّ عَمِلْتُ سُوْٓءًا وَّظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَتُبْ عَلَیَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ .

ترجمہ: نہیں کوئی معبود مگر تو، پاک ہے تو اور تیری حمد کے ساتھ، اے میرے پالنے والے میں نے گناہ کیا اور اپنی جان پہ ظلم کیا مجھے معاف فرما بے شک تو بہترین معاف کرنے والا ہے، نہیں ہے کوئی معبود مگر تو پاک ہے تو اور تیری حمد کے ساتھ، اے رب میں نے گناہ کیا اور اپنی جان پہ ظلم کیا مجھ پہ رحم فرما بے شک تو بہترین رحم فرمانے والا ہے نہیں ہے تیرے سوا کوئی معبود تو پاک ہے اور تیری حمد کے ساتھ اے میرے پروردگار! میں نے گناہ کیا اور اپنی جان پہ ظلم کیا میری توبہ قبول فرما، بے شک تو بہت توبہ قبول کرنے والا، بہت

مہربان ہے۔

☆ عبد بن حمید نے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے اس کی تخریج کی ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول میں "فَتَلَقّٰى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمَاتٍ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اِلٰى قَوْلِهِ الرَّحِيْمِ." کہ پھر آدم علیہ السلام نے اپنے رب سے چند کلمات سیکھ لئے، یہی کلمات تھے جو مندرجہ بالا دعا میں گذرے۔ اس کو بیہقی اور ابن عساکر نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

۷۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ يَّوْمِ السُّوْءِ وَمِنْ سَاعَةِ السُّوْءِ وَمِنْ صَاحِبِ السُّوْءِ وَمِنْ جَارِ السُّوْءِ فِىْ دَارِ الْمُقَامَةِ.

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں برائی کے دن اور برائی کی گھڑی اور برے دوست اور برے پڑوس سے اقامت کے گھر میں۔

☆ اس دعا کو امام طبرانی علیہ الرحمۃ نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

۸۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَاَمْرِكَ الْعَظِيْمِ اَنْ تُجِيْرَنِىْ مِنَ النَّارِ وَمِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ.

ترجمہ: اے اللہ! بے شک میں تجھ سے تیرے عزت والے چہرے اور تیرے عظیم حکم کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے آگ سے بچائے گا اور کفر و مفلسی سے بھی۔

☆ اس دعا کو امام دیلمی علیہ الرحمۃ نے مسند الفردوس میں حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت فرمایا ہے۔

جنت کا گیارھواں باغیچہ

۱. بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ ط لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ط مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ ط یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ ۚ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا یَؤُوْدُہٗ حِفْظُھُمَا ۚ وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۝ حٰمٓ ۝ تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ۝ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِیْدِ الْعِقَابِ ذِی الطَّوْلِ ط لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ط اِلَیْہِ الْمَصِیْرُ ۝ رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاکْتُبْنَا مَعَ الشّٰھِدِیْنَ، رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ.

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔ اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ آپ زندہ ہے اور اوروں کا قائم رکھنے والا ہے۔ اسے نہ اونگھ آئے نہ نیند، اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ وہ کون ہے جو اس کے یہاں سفارش کرے بے اس کے حکم کے جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے اور وہ نہیں پاتے اس کے علم میں سے مگر جتنا وہ چاہے۔ اسی کی کرسی میں سمائے ہوئے ہیں آسمان اور زمین اور اسے بھاری نہیں اُن کی نگہبانی اور وہی ہے بلند بڑائی والا۔ یہ

کتاب اُتارنا ہے اللہ عزت وعلم والے کی طرف سے گناہ بخشنے والا اور توبہ قبول کرنے والا سخت عذاب کرنے والا بڑے انعام والا اس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کی طرف پھرنا ہے، اے رب ہمارے ہم اس پر ایمان لائے جو تو نے اُتارا اور رسول کے تابع ہوئے تو ہمیں حق پر گواہی دینے والوں میں لکھ لے۔ اے رب ہمارے ہم اس پر ایمان لائے جو تو نے اُتارا اور رسول کے تابع ہوئے تو ہمیں حق پر گواہی دینے والوں میں لکھ دے اے رب ہمارے ہم نے اپنے آپ برا کیا تو اگر تو ہمیں نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم ضرور نقصان والوں میں ہوئے۔

☆ امام ترمذی وغیرہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت فرمایا کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

''جو شخص حم سے المصیر تک (سورۃ غافر:۱-۳) اور آیت الکرسی صبح کے وقت پڑھے گا تو شام تک اور شام کے وقت پڑھے گا تو صبح تک (ان کی وجہ سے) حفاظت میں رہے گا۔''

۲۔ لَآ اِلٰـهَ اِلَّآ اَنْتَ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحَانَ اللهِ وَتَبَارَكَ اللهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ عِبَادِكَ ۔

ترجمہ: نہیں ہے کوئی معبود مگر تو ہی، حلم والا، عزت والا، پاک ہے اللہ اور برکت والا ہے عرش عظیم کا رب اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے، اے اللہ! بے شک میں تیری پناہ لیتا ہوں تیرے بندوں کے شر سے۔

☆ امام احمد وغیرہ نے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے بیان فرمایا کہ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ (مندرجہ بالا) کلمات سکھائے اور حکم دیا کہ جب کوئی سختی

مصیبت نازل ہو تو یہ پڑھ لینا العالمین تک، ابن ابی عاصم نے سند صحیح کے ساتھ اگلے الفاظ (اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ عِبَادِكَ) کا اضافہ فرمایا ہے۔

۳۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاهِیْمَ۔

ترجمہ: اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بندے اور اپنے رسول پر جس طرح تو نے رحمت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام پر اور برکت اتار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر جس طرح تو نے برکت اتاری۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر۔

☆ امام بخاری علیہ الرحمۃ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے جس میں یہ درود پاک ہے۔

۴۔ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا، سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاهْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَعَافِنِیْ۔

ترجمہ: نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ تعالیٰ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے، اس اس کے لئے بہت حمد ہے، اللہ پاک ہے تمام جہانوں کا پالنہار ہے نہیں ہے برائی سے بچنے کی اور نیکی کرنی کی طاقت مگر اللہ ہی کی طرف سے جو غالب، حکمت والا ہے، اے اللہ! مجھے بخش دے مجھ پہ رحم فرما مجھے سیدھی راہ پہ قائم رکھ، مجھے رزق اور عافیت عطا فرما۔

☆ امام مسلم نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک اعرابی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی علمنی کلاما اقولہ مجھے کوئی

کلام (وظیفہ، دعا) سکھائیں جو میں پڑھا کروں، تو حضور علیہ السلام نے مندرجہ بالا دعا العزیز الحکیم تک سکھائی، اس نے عرض کیا فھؤ لاء ربی فما لی۔ یہ تو میرے رب کے لئے ہے (یعنی اس میں صرف اس کی تعریف ہے) میرے لئے کیا ہے تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگلا حصہ سکھایا اور ساتھ فرمایا فان ھؤلاء تجمع لک دنیاک واخـــرتک۔ یہ کلمات تیرے لئے دنیا وآخرت کو جمع کردیں گے ایک روایت میں وارزقنی کے بعد وعافنی کا لفظ بھی ہے (اور مجھے عافیت عطا فرما)

۵۔ اَللّٰھُمَّ فَارِجَ الْھَمِّ کَاشِفَ الْغَمِّ مُجِیْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّیْنَ رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِیْمَھُمَا اَنْتَ تَرْحَمُنِیْ فَارْحَمْنِیْ رَحْمَةً تُغْنِیْنِیْ بِھَا عَنْ رَّحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ۔

ترجمہ: اے اللہ! دکھوں کو دور کرنے والے اور غم کو کھولنے والے مجبوروں کی دعا قبول فرمانے والے دنیا وآخرت میں مہربانی اور رحمت کرنے والے تو مجھ پہ رحم فرمائے گا پس مجھ پہ رحم فرما ایسا کہ جو تیرے سوا ہر کسی کی مہربانی سے مجھے غنی کردے۔

☆ امام قاسم وغیرہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ میرے باپ (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) نے مجھے کہا: کیا میں تجھے وہ دعا نہ سکھاؤں جو مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائی ہے اور فرمایا ''عیسیٰ علیہ السلام اپنے حواریوں (خاص درباریوں) کو سکھائے تھے اگر تیرے اوپر احد (پہاڑ) برابر بھی قرض ہوگا اور تو یہ دعا پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اتار دے گا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے عرض کیا (ابا جان) ضرور سکھایئے۔ تب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مندرجہ بالا دعا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو سکھائی۔

۶۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ بَطَرِ الْغِنٰی وَمَذَلَّةِ الْفَقْرِ، یَا مَنْ وَعَدَ فَوَفٰی، وَاَوْعَدَ فَعَفَا، اِغْفِرْ لِمَنْ ظَلَمَ وَاَسَا، یَا مَنْ تَسُرُّهٗ

طَاعَتِیْ وَلَا تَضُرُّهٗ مَعْصِیَتِیْ هَبْ لِیْ مَا یَسُرُّكَ وَاغْفِرْلِیْ مَا لَا یَضُرُّكَ .

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ کا طالب ہوں مالداری کے گھمنڈ سے اور مفلسی کی ذلت سے، اے وعدہ وفا کرنے والے اور عذاب معاف کرنے والے بخش دے اس کو جس نے ظلم کیا اور برائی کی، اے وہ ذات جس کو میری اطاعت خوش کرتی ہے اور میری نافرمانی وگناہ اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے مجھے وہ چیز عطا فرما جو تجھے خوش کرے اور وہ معاف کر جو تجھے نقصان نہیں پہنچا سکتا (یعنی گناہ)۔

☆ یہ دعا امام دیلمی نے مسند الفردوس میں بعض صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے نقل فرمائی ہے۔

۷ . اَللّٰهُمَّ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ فَلَا تُعَذِّبْنِیْ لِشَتْمِ رَجُلٍ شَتَمْتُهٗ اَوْ اٰذَیْتُهٗ .

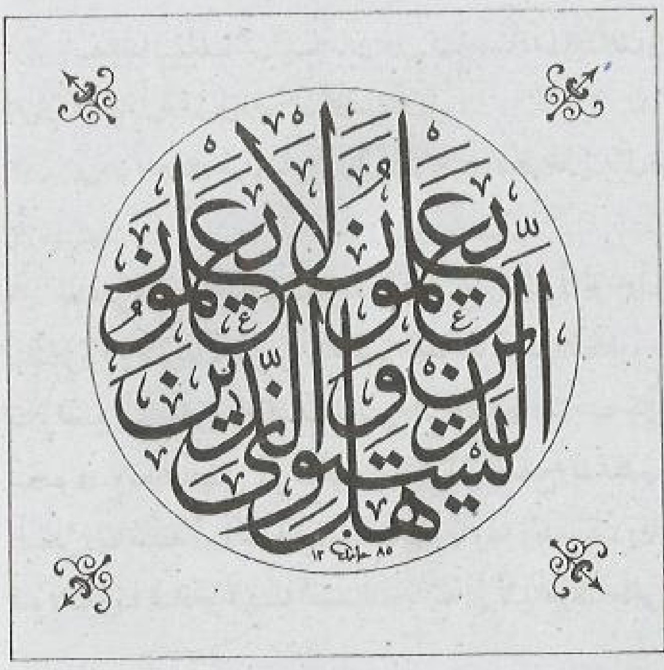
ترجمہ: اے اللہ! بے شک میں ایک انسان ہوں کسی بندے کو برا بھلا کہوں یا اس کو دکھ پہنچاؤں تو اس کی وجہ سے مجھے سزا نہ دینا۔

☆ اس دعا کو محدث کبیر امام عبدالرزاق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نقل فرمایا ہے۔

۸ . یَا مَنْ اَظْهَرَ الْجَمِیْلَ وَسَتَرَ الْقَبِیْحَ، یَا مَنْ لَّا یُؤَاخِذُ بِالْجَرِیْرَةِ وَلَا یَهْتِكُ السِّتْرَ، یَا عَظِیْمَ الْعَفْوِ، یَا حَسَنَ التَّجَاوُزِ، یَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ، یَا بَاسِطَ الْیَدَیْنِ بِالرَّحْمَةِ، یَا صَاحِبَ كُلِّ نَجْوٰی، وَیَا مُنْتَهٰی كُلِّ شَكْوٰی، یَا كَرِیْمَ الصَّفْحِ، یَا عَظِیْمَ الْمَنِّ، یَا مُبْتَدِئَ النِّعَمِ قَبْلَ اسْتِحْقَاقِهَا، یَا رَبَّنَا وَیَا سَیِّدَنَا وَیَا مَوْلَانَا وَیَا غَایَةَ رَغْبَتِنَا اَسْاَلُكَ یَا اللّٰهُ اَنْ لَّا تَشْوِیَ خَلْقِیْ

بِالنَّارِ .

ترجمہ: اے وہ ذات جو خوبی، حسن اور نیکی کو ظاہر فرماتا ہے اور خامی، برائی اور قباحت والی چیز کو چھپاتا ہے، اے وہ ذات جو نہیں مواخذہ فرماتا شاخ (کوڑے) کے ساتھ اور پردہ دری نہیں کرتا، اے عظیم معافی والے اے عمدہ درگزر کرنے والے، اے وسیع بخشش والے، اے بھرپور رحمت سے نوازنے والے (باسط الیدین بالرحمۃ) اے ہر سرگوشی کا علم رکھنے والے (صاحب کل نجوی) اے کہ تیری ہی بارگاہ ہر ایک شکوہ کرنے والے کی انتہاء و منزل ہے، اے باعزت درگزر والے اے بڑے احسان والے، اے نعمتوں کو لٹانے والے ان کے استحقاق سے پہلے ہی، اے ہمارے پروردگار، اے ہمارے آقا و مولی، اے ہماری رغبت کی انتہاء، اے اللہ! میں تجھ سے التجاء کرتا ہوں کہ میرے جسم کو دوزخ کی آگ میں نہ جلانا۔



جنت کا بارھواں باغیچہ

۱۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط ○ اٰمَنَ الرَّسُوۡلُ بِمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡہِ مِنۡ رَّبِّہٖ وَالۡمُؤۡمِنُوۡنَ ؕ کُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَ مَلٰٓئِکَتِہٖ وَ کُتُبِہٖ وَ رُسُلِہٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَیۡنَ اَحَدٍ مِّنۡ رُّسُلِہٖ ۟ وَ قَالُوۡا سَمِعۡنَا وَ اَطَعۡنَا غُفۡرَانَکَ رَبَّنَا وَ اِلَیۡکَ الۡمَصِیۡرُ ○ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَہَا ؕ لَہَا مَا کَسَبَتۡ وَ عَلَیۡہَا مَا اکۡتَسَبَتۡ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذۡنَاۤ اِنۡ نَّسِیۡنَاۤ اَوۡ اَخۡطَاۡنَا ؕ رَبَّنَا وَ لَا تَحۡمِلۡ عَلَیۡنَاۤ اِصۡرًا کَمَا حَمَلۡتَہٗ عَلَی الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِنَا ۚ رَبَّنَا وَ لَا تُحَمِّلۡنَا مَا لَا طَاقَۃَ لَنَا بِہٖ ۚ وَاعۡفُ عَنَّا ۥ وقفہ وَاغۡفِرۡ لَنَا ۥ وقفہ وَارۡحَمۡنَا ۥ وقفہ اَنۡتَ مَوۡلٰىنَا فَانۡصُرۡنَا عَلَی الۡقَوۡمِ الۡکٰفِرِیۡنَ ○ رَبَّنَا لَا تَجۡعَلۡنَا مَعَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِیۡنَ ○ رَبَّنَا افۡتَحۡ بَیۡنَنَا وَ بَیۡنَ قَوۡمِنَا بِالۡحَقِّ وَ اَنۡتَ خَیۡرُ الۡفٰتِحِیۡنَ ○

ترجمہ: اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان رحم والا ہے رسول ایمان لایا اس پر جو اس کے رب کے پاس سے اس پر اُترا اور ایمان والے سب نے مانا اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کو یہ کہتے ہوئے کہ ہم اس کے کسی رسول پر ایمان لانے میں فرق نہیں کرتے اور عرض کی کہ ہم نے سُنا اور مانا تیری معافی ہو اے رب ہمارے اور تیری ہی طرف پھرنا ہے۔ اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اس کی طاقت بھر اس کا فائدہ ہے جو اچھا کمایا اور اس کا نقصان ہے جو برائی کمائی اے رب ہمارے ہمیں نہ پکڑ

اگر ہم بھول لیں یا چوکیں اے رب ہمارے اور ہم پر بھاری بوجھ نہ رکھ جیسا تو نے ہم سے اگلوں پر رکھا تھا اے رب ہمارے اور ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کی ہمیں سہار نہ ہو اور ہمیں معاف فرما دے اور بخش دے اور ہم پر رحم کر تو ہمارا مولیٰ ہے تو کافروں پر ہمیں مدد دے۔ اے ہمارے رب ہمیں ظالموں کے ساتھ نہ کر اے ہمارے رب ہم میں اور ہماری قوم میں حق فیصلہ کر اور تیرا فیصلہ سب سے بہتر ہے۔

☆ بخاری و مسلم میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

سورۂ بقرہ کی آخری دو آیات جو شخص رات کو پڑھ لے تو اس کو (پوری رات کے لئے) کافی ہیں۔ ان دو آیات کے فضائل بہت ساری احادیث میں بیان ہوتے ہیں۔

۲۔ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ، لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ ۔

ترجمہ: نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ، اکیلا اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے بادشاہی ہے اور اسی کے لئے حمد ہے، زندہ بھی فرماتا ہے اور مارتا بھی ہے، اس کے ہاتھ میں ہر بھلائی ہے اور وہ ہر شیء پہ قادر ہے اے اللہ! کوئی روکنے والا نہیں جو تو عطا کرے اور کوئی عطا کرنے والا نہیں جو تو روکے اور نہیں نفع دے سکتی عزت والے کو تجھ سے عزت نہیں ہے برائی سے بچنے کی اور نیکی کرنے کی طاقت مگر اللہ کی طرف سے، نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ، اور

نہیں ہم عبادت کرتے مگر اسی کی، اس کے لئے نعمت، فضل اور اچھی تعریف ہے، نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ تعالیٰ، خالص کرتے ہوئے اسی کے لئے دین (عبادت) اگرچہ کافروں کو ناپسند لگے۔

☆ بخاری و مسلم نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے اور سلام پھیرتے تو مندرجہ بالا دعا پڑھے۔ مسلم نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ہر نماز کے سلام پھیرنے کے بعد یہ دعا پڑھا کرتے۔

۳۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

ترجمہ: اے اللہ رحمت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی بیویوں پر اور آپ کی اولاد پر جیسے تو نے رحمت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام کی آل پر اور برکت اتار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی بیویوں پر اور اولاد پر جیسی برکت اتاری تو نے ابراہیم علیہ السلام پر، بے شک تو تعریف کیا ہوا، بزرگی والا ہے۔

☆ حضرت امام بخاری علیہ الرحمۃ نے حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے حدیث نقل کی ہے جس میں یہ درود پاک ہے۔

۴۔ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ عَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ، مَا شَآءَ اللّٰہُ کَانَ وَمَا لَمْ یَشَأْ لَمْ یَکُنْ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ، اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَّاَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ دَآبَّۃٍ اَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِیَتِھَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی

صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۔

ترجمہ: اے اللہ! تو ہی میرا پالنے والا ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تیری ذات پہ میں نے بھروسہ کیا اور تو ہی رب ہے عرش عظیم کا، جو اللہ نے چاہا وہ ہو گیا اور جو اس نے نہ چاہا وہ نہ ہوا نہیں ہے طاقت گناہ سے بچنے کی اور نہ نیکی کرنے کی مگر اللہ کی طرف سے، میں جانتا ہوں بے شک اللہ ہر شیء پہ قادر ہے اور اللہ تعالیٰ کا علم ہر شیء کو گھیرے ہوئے ہے، اے اللہ! بے شک میں تیری پناہ میں آتا ہوں اپنے نفس کے شر سے اور ہر جاندار شیء کے شر سے جس کی پیشانی تو نے پکڑ رکھی ہے (تیرے قبضے میں ہے) بے شک میرا پالنے والا سیدھے راستے پر (چلنے سے ملتا) ہے۔

☆ امام ابن سنی بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے کہا! آپ کا گھر جل گیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ایسا نہیں ہو سکتا۔ ان کلمات کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کرے گا جو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو یہ کلمات (مندرجہ بالا) صبح کے وقت پڑھے گا اس پر رات تک کوئی مصیبت نہیں آسکتی اور جو رات کو پڑھے گا صبح تک ہر مصیبت سے محفوظ رہے گا۔ ایک دوسرے طریق سے یہ واقعہ اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ اس کی جان، اہل اور مال میں کوئی ایسی چیز نہیں آئے گی جو اس کو ناپسند ہو، اور میں نے آج وہ کلمات پڑھے ہیں پھر فرمایا: اُٹھو چلو میرے ساتھ، لوگ اُٹھ کر چل پڑے جب گھر کے پاس گئے تو دیکھا کہ اردگرد کے مکان جل چکے ہیں اور حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کا مکان بالکل محفوظ ہے۔

۵۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ خَلَّاقٌ عَظِيْمٌ، اِنَّكَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ، اِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ، اِنَّكَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ الْبَرُّ الْجَوَّادُ الْكَرِيْمُ، اِغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَاسْتُرْنِيْ وَاجْبُرْنِيْ وَارْفَعْنِيْ وَلَا تُضِلَّنِيْ وَاَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِكَ يَا

اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۔

ترجمہ: اے اللہ تو بہت بڑا پیدا فرمانے والا ہے، بے شک تو سننے جاننے والا ہے، بے شک تو بخشش ورحمت والا ہے، بے شک تو عرش عظیم کا رب ہے، اے اللہ بے شک تو احسان کرنے والا، جودو کرم فرمانے والا، عزت والا ہے، مجھے بخش دے، مجھ پہ رحم فرما، مجھے عافیت عطا کر، مجھے رزق سے نواز، میری پردہ پوشی فرما، مجھے اجر عطا کر، مجھے بلندی نصیب فرما، مجھے راہ راست سے نہ ہٹا اور مجھے جنت میں داخل فرما، اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانیوالے۔

☆ دیلمی نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھے فرمایا یہ کیا بکریاں تجھے زیادہ محبوب ہیں ان کلمات سے جو کلمات جبریل علیہ السلام نے مجھے ابھی سکھائے ہیں؟ تیرے لئے دنیا وآخرت کی بھلائیاں جمع کر دیں گے، میں نے عرض کی حضور میں ان کلمات کا محتاج ہوں اور یہ کلمات مجھے بہت محبوب ہیں پھر حضور علیہ السلام نے مندرجہ بالا کلمات پڑھنے کا حکم دیا۔

۶ ۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ اِذَا اَحْسَنُوْا اسْتَبْشَرُوْا وَاِذَا اَسَاؤُوْا اسْتَغْفَرُوْا ۔

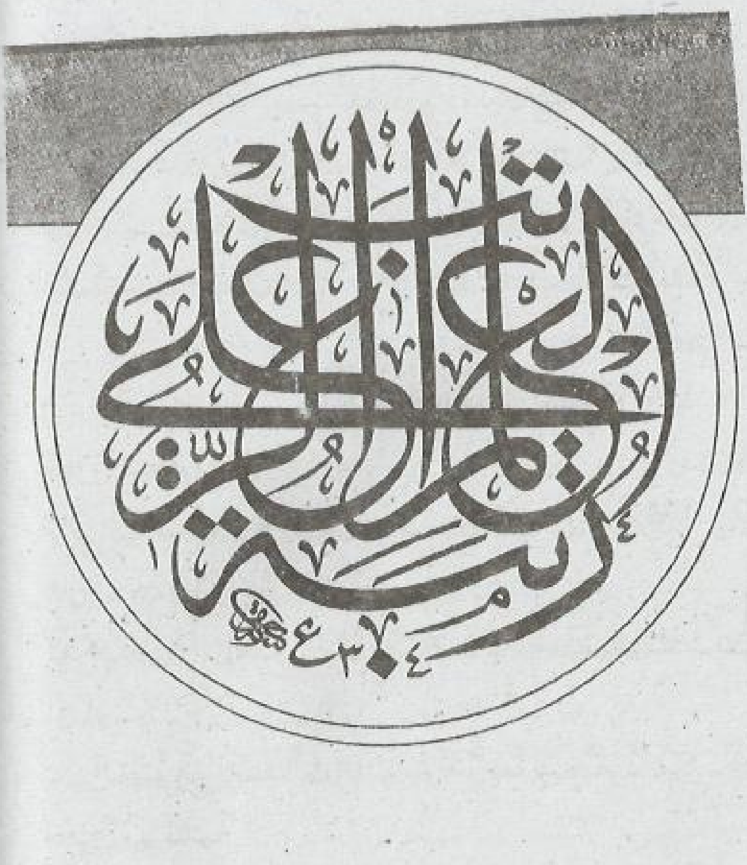
ترجمہ: اے اللہ، مجھے ان لوگوں میں سے بنادے کہ جب نیکی کریں تو خوش ہوں اور جب برائی کریں تو استغفار کریں۔

☆ یہ دعا امام ابن ماجہ علیہ الرحمۃ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

۷ ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِیْشَةً سَوِیَّةً وَّمِیْتَةً نَقِیَّةً وَّمَرَدًّا غَیْرَ مَخْزِیٍّ وَّلَا فَاضِحٍ ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے ایسی زندگی کا سوال کرتا ہوں جو میانہ روی کی ہو (پرتکلف اور مفلسی کی نہ ہو) اور صاف ستھری موت کا طالب ہوں اور ایسا لوٹنا جو کسی کے زیر بار احسان نہ ہو اور نہ ہی ذلت دینے والا ہو۔

☆ اس دعا کو امام حاکم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔



جنت کا تیرھواں باغیچہ

۱۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَ اُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۔ وَاَنَا اَشْهَدُ بِمَا شَهِدَ اللّٰهُ بِهٖ وَاَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ هٰذِهِ الشَّهَادَةَ وَهِيَ لِيْ عِنْدَهٗ وَدِيْعَةٌ ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتوں نے اور اہل علم نے انصاف کے ساتھ قائم رہتے ہوئے، نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی غالب حکمت والا، بے شک (پسندیدہ) دین اللہ کے نزدیک اسلام ہے اور میں بھی وہی گواہی دیتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے دی اور میں اپنی اس گواہی کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں یہ گواہی اس کے ہاں میری امانت ہے۔

☆ ابو شیخ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا جو شخص یہ (مندرجہ بالا) آیت پڑھے پھر کہے وانا اشھد...... وہ قیامت کے دن اس حال میں لایا جائے گا کہ کہا جائے گا میرے اس بندے نے میرے ساتھ عہد کیا ہے اور میں عہد کو پورا کرنے کا زیادہ حقدار ہوں میرے اس بندے کو جنت میں داخل کر دو۔

۲۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَشْهَدُ بِمَا شَهِدْتَ بِهٖ لِنَفْسِكَ وَشَهِدَتْ بِهٖ مَلٰٓئِكَتُكَ وَاَنْبِيَآؤُكَ وَاُولُو الْعِلْمِ وَمَنْ لَّمْ يَشْهَدْ بِمَا شَهِدْتَ بِهٖ

فَاكْتُبْ شَهَادَتِیْ مَكَانَ شَهَادَتِهٖ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ فِكَاكَ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں وہی گواہی دیتا ہوں جو تونے اپنی ذات کے بارے میں دی ہے (شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ) اور تیرے فرشتوں اور تیرے نبیوں اور اہل علم نے دی ہے اور جس نے وہ گواہی نہیں دی جو تو نے اپنی ذات کے بارے میں دی ہے تو میری گواہی کو اس کی جگہ لکھ دے۔ تو سراپا سلامتی ہے، تجھی سے ہی سلامتی ہے تو برکت والا ہے اے بزرگی وعزت والے، اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں دوزخ کی آگ سے اپنی گردن کی آزادی کا۔

☆ امام دیلمی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تو یہ کلمات پڑھتے۔

۳۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيْمُ الْعَظِيْمُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ۔

ترجمہ: نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ تعالیٰ بردبار، کرم فرمانے والا نہیں ہے کوئی عبادت کے لائق مگر اللہ کریم، علم والا، عظمت والا، پاک ہے اللہ تعالیٰ جو سات آسمانوں کا رب ہے اور عزت والے عرش کا رب ہے اور تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پالنہار ہے۔ اے ہمارے پروردگار ہم پہ صبر ڈال دے اور ہمیں ایمان کی حالت میں موت دینا۔

☆ امام احمد وغیرہ نے اس دعا کی تخریج فرمائی ہے اور ابن جریر نے، اور تصحیح

فرمائی حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کی طرف سے فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا میں تجھے وہ کلمات نہ سکھاؤں کہ جب تو وہ کلمات پڑھ لے تو تیرے گناہ معاف کر دیے جائیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں یا ریت کے ذروں کی مقدار۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مندرجہ بالا کلمات بتائے خلعی نے خلعیات میں فرمایا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ''یہ کلمات فرج'' ہیں یعنی ہر مشکل کو کھولنے والوں۔

۴۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

ترجمہ: اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی بیویوں پر اور آپ کی اولاد پر جیسے تو نے رحمت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام کی آل پر اور برکت اتار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پہ اور آپ کی بیویوں پہ جیسا کہ تو نے ابراہیم علیہ السلام کی آل پہ برکت اتاری بے شک تو تعریف کیا ہوا، بزرگی والا ہے۔

☆ یہ درود پاک جس حدیث میں بیان ہوا ہے اس کی تخریج امام احمد نے ابی حمید ساعدی سے فرمائی ہے۔

۵۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَعَزُّ مِنْ خَلْقِہٖ جَمِیْعًا اَللّٰہُ اَعَزُّ مِمَّا اَخَافُ وَاَحْذَرُ، اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الَّذِیْ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَ الْمُمْسِکُ السَّمَاءَ اَنْ تَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِہٖ مِنْ شَرِّ عَبْدِہٖ فُلَانٍ وَیُسَمّٰی مَنْ یَّخَافُ شَرَّہٗ وَجُنُوْدِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ وَاَشْیَاعِہٖ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ، اَللّٰھُمَّ کُنْ لِّیْ جَارًا مِّنْ شَرِّھِمْ جَلَّ ثَنَاؤُکَ وَعَزَّ جَارُکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَلَآ اِلٰـہَ غَیْرُکَ (ثلاثا)

ترجمہ: اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اللہ اپنی تمام مخلوق سے زیادہ عزت والا ہے، اللہ اس سے زیادہ عزت والا ہے کہ میں ڈروں اور احتیاط کروں، میں اس اللہ کی پناہ طلب کرتا ہوں کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ آسمانوں کو ٹھہرائے ہوئے ہے اس سے کہ زمین پہ گر نہ جائیں مگر اس کی اجازت سے، فلاں بندے کے شر سے (تیری پناہ کا طالب ہوں اس بندے کا یہاں نام لیں) اور اس کے لشکر اور اس کے پیروکار اور اس کے حمائتی جنوں اور انسانوں سے، اے اللہ تو میرا پڑوسی ہو جا... ان کے شر سے تیری تعریف بہت بلند ہے اور تیرا پڑوسی عزت والا ہے اور برکت والا ہے تیرا نام اور تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ (تین مرتبہ پڑھیں)

☆ طبرانی وغیرہ نے سند صحیح کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

''جب تو کسی رعب وجلال والے بادشاہ کے پاس آئے اور تجھے خطرہ ہو کہ تیرے ساتھ زیادتی کر گذرے گا تو یہ (مندرجہ بالا) دعا تین بار پڑھ۔''

٦ ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَنْ یَّمْشِیْ عَلٰی بَطْنِهٖ وَمِنْ شَرِّ مَنْ یَّمْشِیْ عَلٰی رِجْلَیْنِ وَمِنْ شَرِّ مَنْ یَّمْشِیْ عَلٰی اَرْبَعٍ ۔

ترجمہ: اے اللہ بے شک میں تیری پناہ میں آتا ہوں ہر اس شیء کے شر سے جو زمین پہ پیٹ کے بل چلتی ہے اور ہر اس مخلوق کے شر سے جو دو پاؤں پہ چلتی ہے اور ہر اس مخلوق کے شر سے جو چار پاؤں پہ چلتی ہے۔

☆ یہ دعا امام طبرانی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل فرمائی ہے۔

٧ ۔ یَا وَلِیَّ الْاِسْلَامِ وَاَھْلِهٖ ثَبِّتْنِیْ بِهٖ حَتّٰی اَلْقَاكَ

ترجمہ: اے اسلام اور اہل اسلام کے مددگار مجھے اسلام پہ ثابت قدم رکھ

یہاں تک کہ میں تجھ سے ملاقات کروں۔

☆ امام طبرانی نے اس دعا کو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل فرمایا ہے۔

۸ ۔ اَللّٰھُمَّ اشْرِبِ الْاِیْمَانَ قَلْبِیْ کَمَا اَشْرَبْتَہٗ رُوْحِیْ وَلَا تُعَذِّبْ شَیْئًا مِّنْ خَلْقِیْ بِشَیْءٍ کَتَبْتَہٗ عَلَیَّ اِنَّکَ قَادِرٌ عَلَیَّ ۔

ترجمہ: اے اللہ! میرے دل کو ایمان ایسے پلا دے جس طرح تو نے وہ میری روح کو پلایا ہے اور میری کسی شیء کو عذاب نہ دینا کہ تو نے اس کو مجھ پہ لکھ دیا ہے بے شک تو مجھ پہ قادر ہے۔

☆ امام دیلمی علیہ الرحمۃ نے مسند الفردوس میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس دعا کی تخریج فرمائی ہے۔

۹ ۔ اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْ لِفَاجِرٍ عِنْدِیْ نِعْمَۃً اُکَافِئُہٗ بِھَا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ۔

ترجمہ: اے اللہ! میرے ہاں کسی فاجر و نافرمان کی نعمت نہ رہنے دینا کہ اس کا بدلہ میں دنیا و آخرت میں دوں۔

☆ امام دیلمی علیہ الرحمہ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے یہ دعا نقل فرمائی ہے۔

۱۰ ۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَارْضَ عَنَّا وَتَقَبَّلْ مِنَّا وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّۃَ وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ وَاَصْلِحْ شَاْنَنَا کُلَّہٗ ۔

ترجمہ: اے اللہ! ہمیں بخش دے اور ہم پہ رحم فرما اور ہم سے راضی ہو جا اور ہم سے قبول فرما اور ہمیں جنت میں داخل فرما اور ہمیں آگ سے نجات دے اور ہمارے تمام احوال کی اصلاح فرما۔

☆ حضرت امام ابن ابی شیبہ علیہ الرحمۃ نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے یہ دعا نقل فرمائی ہے۔

۱۱۔ اَللّٰهُمَّ اكْفِنَا بِحَلَالِكَ وَاَغْنِنَا بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ

ترجمہ: اے اللہ! اپنے حلال کے ساتھ ہماری کفایت فرما اور اپنے فضل کے ساتھ اپنے ماسوا سے ہمیں غنی فرما۔

☆ یہ دعا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے عسکری نے روایت کی۔

۱۲۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ غِنَایَ وَغِنٰی مَوْلَایَ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے اپنی اور اپنے پیاروں کی غنا (استغفار، مالداری، رزق حلال کی فراوانی) کا سوال کرتا ہوں۔

☆ اس دعا کو امام مسلم نے حضرت ابوصرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۱۳۔ یَا عُدَّتِیْ عِنْدَ كُرْبَتِیْ وَیَا صَاحِبِیْ عِنْدَ شِدَّتِیْ وَیَا وَلِیَّ نِعْمَتِیْ یَا اِلٰهِیْ وَاِلٰهَ اٰبَائِیْ لَا تَكِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ فَاَقْرَبَ مِنَ الشَّرِّ وَاَتَبَاعَدَ مِنَ الْخَیْرِ وَآنِسْنِیْ فِیْ قَبْرِیْ وَاجْعَلْ لِّیْ عَهْدًا یَّوْمَ الْقِیَامَةِ مَسْئُوْلًا۔

ترجمہ: اے تکلیف کے وقت میرے سہارے، اے سختی کے وقت میرے ساتھی اے میری نعمت کے مالک، اے میرے اور میرے آباؤ اجداد کے معبود مجھے میرے نفس کے سپرد نہ فرمانا کہ میں شر کے قریب ہو جاؤں اور خیر سے دور ہو جاؤں۔ مجھے میری قبر میں اُنس عطا فرمانا اور قیامت کے دن میرے لئے عہد رکھنا جو پوچھا جائے (جیسا کہ گذر چکا یہ عہد جنتی ہونیکی علامت ہے)۔

☆ امام دیلمی نے یہ دعا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

۱۴۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّ قُلُوْبَنَا وَجَوَارِحَنَا بِیَدِكَ لَمْ تُمَلِّكْنَا مِنْهَا شَیْئًا فَاِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ بِنَا فَكُنْ اَنْتَ وَلِیَّهَا۔

ترجمہ: اے اللہ ہمارے دل اور ہمارے اعضاء تیرے ہاتھ میں ہیں، ہمیں

ان میں سے کسی کا مالک نہ بنانا اور اگر تو ایسا کرے تو پھر تو خود ہے اس کا مدد گار ہے۔

☆ ابو نعیم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ دعا ذکر کی ہے۔



جنت کا چودھواں باغیچہ

۱۔ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِی النَّهَارِ وَ تُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّيْلِ وَ تُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ تُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَ تَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ○ رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا تُعْطِیْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُمَا وَتَمْنَعُ مَنْ تَشَآءُ ارْحَمْنِیْ رَحْمَةً تُغْنِيْنِیْ بِهَا عَنْ رَّحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ اَللّٰهُمَّ اَغْنِنِیْ مِنَ الْفَقْرِ وَاقْضِ عَنِّی الدَّيْنَ وَتَوَفَّنِیْ فِیْ عِبَادَتِكَ وَجِهَادٍ فِیْ سَبِيْلِكَ ۔

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے، یوں عرض کر اے اللہ ملک کے مالک تو جسے چاہے سلطنت دے اور جس سے چاہے سلطنت چھین لے اور جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے ساری بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے بے شک تو سب کچھ کر سکتا ہے تو دن کا حصہ رات میں ڈالے اور رات کا حصہ دن میں ڈالے اور مردہ سے زندہ نکالے اور زندہ سے مردہ نکالے اور جسے چاہے بے گنتی دے دنیا وآخرت میں خوب خوب رحمت و مہربانی کرنے والا، ان میں سے جس کو چاہے دیتا ہے اور جس سے چاہے روکتا ہے، مجھ پہ ایسا رحم کر کہ جو تیرے علاوہ کے رحم

سے بے نیاز کر دے، اے اللہ مجھے مفلسی سے غنی فرما، میرا قرضہ ادا فرما دے، میری زندگی کا خاتمہ اپنی عبادت میں فرمانا اور اپنی راہ کے اندر جہاد میں موت دینا۔

☆ امام طبرانی نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: کیا میں تجھے ایسی دعا نہ سکھاؤں کہ جب تو وہ کرے تو تیرے اوپر پہاڑ برابر بھی قرض ہو گا تو اللہ تعالیٰ اتار دے گا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مندرجہ بالا کلمات ارشاد فرمائے۔

۲۔ سُبْحَانَ الْقَائِمِ الدَّائِمِ، سُبْحَانَ الْحَيِّ الْقَيُّوْمِ، سُبْحَانَ الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ، سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ، سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ، سُبْحَانَ الْعَلِيِّ الْاَعْلٰى سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى، رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ، وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ۔

ترجمہ: پاک ہے وہ ذات جو ہمیشہ قائم و دائم رہنے والی ہے، پاک ہے وہ جو ہمیشہ زندہ اور دوسروں کو قائم رکھنے والی ہے، پاک ہے وہ اللہ جو عظیم الشان ہے اور اس کی حمد کے ساتھ۔ وہ بہت زیادہ پاکیزگی والا، وہ بہت زیادہ عظمت و تقدیس والا فرشتوں کا اور روح (الامین، جبریل علیہ السلام) کا رب۔ پاک ہے وہ بلند و بالا، پاک ہے وہ ارفع و اعلیٰ ہے اے ہمارے پالنے والے، نہ بنا ہمیں ظالم قوم کے لئے آزمائش اور اپنی رحمت سے ہمیں کافر قوم سے نجات عطا فرما۔

☆ طبرانی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم، جس سے دعا کی جائے وہ قبول ہوتی ہے، اس آیت میں ہے **قل اللهم ملك الملك تؤتی الملك**...... ابن عساکر نے حضرت

انس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو روزانہ ایک مرتبہ دعا پڑھتا ہے وہ نہیں مرے گا یہاں تک کہ جنت میں اپنا ٹھکانہ دیکھ لے یا اس کو دکھا دیا جائے۔

۳۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَآلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، وَارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّآلِ مُحَمَّدٍ کَمَا رَحِمْتَ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۔

ترجمہ: اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر جیسے تو نے رحمت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر بے شک تو تعریف کیا ہوا، بزرگی والا ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل پہ رحم فرما جس طرح تو نے رحمت کی ابراہیم علیہ السلام پر اور برکت اتاری حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی آل پر جس طرح تو نے برکت اتاری ابراہیم علیہ السلام پر بے شک تو تعریف کیا ہوا، بزرگی والا ہے۔

☆ اس درود شریف پہ مشتمل حدیث پاک ابن جریر نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل فرمائی ہے۔

۴۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِنُوْرِ قُدْسِكَ وَعَظَمَةِ طَھَارَتِكَ وَبَرَكَةِ جَلَالِكَ مِنْ كُلِّ آفَةٍ وَّعَاھَةٍ وَّمِنْ طَوَارِقِ اللَّيْلِ وَالنَّھَارِ اِلَّا طَارِقًا يَّطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمٰنُ اَنْتَ غِيَاثِیْ فَبِكَ اَغُوْثُ وَاَنْتَ مَلَاذِیْ فَبِكَ اَلُوْذُ وَاَنْتَ عِيَاذِیْ فَبِكَ اَعُوْذُ يَا مَنْ ذَلَّتْ لَهٗ رِقَابُ الْجَبَابِرَةِ وَخَضَعَتْ لَهٗ اَعْنَاقُ الْفَرَاعِنَةِ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ خِزْيِكَ وَكَشْفِ سِتْرِكَ وَمِنْ نِّسْيَانِ ذِكْرِكَ وَالْاِنْصِرَافِ عَنْ شُكْرِكَ

اَنَا فِیْ حِرْزِكَ لَیْلِیْ وَنَهَارِیْ وَنَوْمِیْ وَقَرَارِیْ وَظَعْنِیْ وَاَسْفَارِیْ ذِکْرُكَ شِعَارِیْ وَثَنَاؤُكَ دِثَارِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ تَعْظِیْمًا لِّوَجْهِكَ وَتَکْرِیْمًا لِّسُبُحَاتِكَ اَجِرْنِیْ مِنْ خِزْیِكَ وَمِنْ شَرِّ عِبَادِكَ وَاضْرِبْ عَلَیَّ سُرَادِقَاتِ حِفْظِكَ وَاَدْخِلْنِیْ فِیْ حِفْظِ عِنَایَتِكَ وَعُدْلِیْ مِنْكَ بِخَیْرٍ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری تقدس کے نور اور تیری پاکیزگی کی عظمت اور تیرے جلال کی برکت کے وسیلے سے ہر آفت و مصیبت سے اور رات اور دن کو نقصان پہنچانے کے لئے آنے والوں سے مگر وہ رات کو آنے والا جو بھلائی کے ساتھ آئے۔ اے رحم فرمانے والے تو میرا مددگار ہے، تجھی سے فریاد ہے تو میری پناہ ہے تجھی کے ساتھ میں پناہ لیتا ہوں، تو ہی میرا ملجا و ماویٰ ہے تجھی سے میں ٹھکانہ لیتا ہوں، اے وہ ذات کہ بڑے بڑے جابروں کی گردنیں جس کے لئے جھک گئیں اور فرعونوں کی اکڑی گردنیں خم ہوگئیں، میں تیری پناہ میں آتا ہوں تیری طرف سے رسوائی اور پردہ داری اور تیرے ذکر کو بھولنا اور تیرے شکر سے روگردانی کرنا (ان سب چیزوں سے) میں تیری پناہ میں آتا ہوں رات، دن سوتے جاگتے، سفر وحضر میں۔ تیرا ذکر میرا شعار ہو، تیری ثنا میرا لباس ہو، نہیں ہے کوئی معبود مگر تو، تعظیم تجھے ہی شایاں ہے، عزت تیرے ہی لئے ہے، مجھے بچا اپنی طرف کی رسوائی سے اور اپنے بندوں کے شر سے، اپنی حفاظت کے پردے میرے اوپر ڈال دے اور مجھے اپنی مہربانی کی حفاظت میں رکھ اور مجھے اپنی بارگاہ سے خیر عطا فرما اے تمام رحم کرنے والوں میں سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے۔

☆ ابو نعیم نے حلیہ میں روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا غزوہ

خندق (یوم الاحزاب) میں فرمائی تھی۔ امام شافعی علیہ الرحمۃ نے یہ دعا اس وقت کی جب رات کے اندھیرے میں ہارون الرشید بادشاہ نے شدید غصّے کی حالت میں پیغام بھیجا امام شافعی نے یہ دعا پڑھی تو اس کا غضب، رضا میں تبدیل ہوگیا اور اس نے آپ کا بہت اکرام کیا۔ امام مالک نے نافع سے، انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی یہی دعا نقل کی ہے، یہ دعا بہت ہی مجرب ہے اور دعائے برکت اور تفریج الکروب (یعنی مصیبتوں سے نجات دلانے والی مشہور ہے اور دعائے شافعی) کے نام سے بھی معروف ہے اس قصہ کی وجہ سے جو ہارون الرشید کے ساتھ پیش آیا۔

۵۔ اَللّٰھُمَّ لَا تُخْزِنِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔

ترجمہ: اے اللہ! مجھے قیامت کے دن رسوانہ کرنا۔

☆ امام احمد نے بنی کنانہ قبیلے کے ایک شخص سے یہ دعا روایت کی ہے۔

۶۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ خَیْرَ عُمْرِیْ آخِرَہٗ۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ خَوَاتِیْمَ عَمَلِیْ رِضْوَانَکَ، اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ خَیْرَ اَیَّامِیْ یَوْمَ اَلْقَاکَ۔

ترجمہ: اے اللہ! میری آخری عمر (پہلی سے) بہتر بنادے، اے اللہ میرے آخری اعمال اپنی رضا والے بنادے، اے اللہ میری زندگی کا سب سے بہتر وہ دن ہو جس دن تجھ سے ملاقات کروں گا۔

☆ امام ابن سنی نے یہ دعا حضرت انس رضی اللہ عنہ کی طرف سے بیان فرمائی ہے۔

۷۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَتَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاکِیْنِ وَاِذَا اَرَدْتَّ بِعِبَادِکَ فِتْنَۃً فَاقْبِضْنِیْ اِلَیْکَ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے بھلائی کے کاموں کا، بُرائیوں کو ترک کرنے کا اور مساکین سے محبت کرنے کا سوال کرتا ہوں اور یہ کہ جب تو اپنے بندوں

کی آزمائش کا ارادہ فرمائے تو مجھے بغیر آزمائش میں مبتلا کئے اپنی طرف اُٹھا لے۔

☆ اس دعا کو امام ترمذی علیہ الرحمۃ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف سے بیان فرمایا ہے۔



جنت کا پندرھواں باغیچہ

۱ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط ○ اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّہَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ○ الَّذِیْنَ
یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰی جُنُوْبِہِمْ وَ یَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ
خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ ہٰذَا بَاطِلًا ج سُبْحٰنَکَ
فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○ رَبَّنَآ اِنَّکَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَیْتَہٗ ط وَمَا
لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ○ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ اَنْ
اٰمِنُوْا بِرَبِّکُمْ فَاٰمَنَّا ق صلے رَبَّنَا فَاغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَ کَفِّرْ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا
وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ○ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِکَ وَلَا تُخْزِنَا
یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ط اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ○ فَاسْتَجَابَ لَہُمْ رَبُّہُمْ اَنِّیْ
لَآ اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی ج بَعْضُکُمْ مِّنْ
بَعْضٍ ج فَالَّذِیْنَ ہَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِہِمْ وَاُوْذُوْا فِیْ
سَبِیْلِیْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُکَفِّرَنَّ عَنْہُمْ سَیِّاٰتِہِمْ وَلَاُدْخِلَنَّہُمْ جَنّٰتٍ
تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِہَا الْاَنْہٰرُ ج ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ ط وَاللّٰہُ عِنْدَہٗ حُسْنُ
الثَّوَابِ ○ لَا یَغُرَّنَّکَ تَقَلُّبُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فِی الْبِلَادِ ○ مَتَاعٌ قَلِیْلٌ
قف ثُمَّ مَاْوٰہُمْ جَہَنَّمُ ط وَبِئْسَ الْمِہَادُ ○ لٰکِنِ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا رَبَّہُمْ
لَہُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِہَا الْاَنْہٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْہَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ
اللّٰہِ ط وَمَا عِنْدَ اللّٰہِ خَیْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ○ وَاِنَّ مِنْ اَہْلِ الْکِتٰبِ لَمَنْ

يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ○ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○ رَبِّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْئَلَكَ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ وَاِلَّا تَغْفِرْلِيْ وَتَرْحَمْنِيْ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ .

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا' بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات اور دن کی باہم بدلیوں میں نشانیاں ہیں عقلمندوں کے لئے جو اللہ کی یاد کرتے ہیں کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور کرتے ہیں اے رب ہمارے تو نے بیکار نہ بنایا پاکی ہے تجھے تو ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے اے رب ہمارے بے شک جس کو تو دوزخ میں لے جائے اسے ضرور تو نے رسوائی دی اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں اے رب ہمارے ہم نے ایک منا دی کو سُنا کہ ایمان کے لئے ندا فرماتا ہے کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لائے اے رب ہمارے تو ہمارے گناہ بخش دے اور ہماری برائیاں محو فرمادے اور ہماری موت اچھوں کے ساتھ کردے اے رب ہمارے اور ہمیں دے وہ جس کا تو نے ہم سے وعدہ کیا ہے اپنے رسولوں کی معرفت اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کر بے شک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا تو اُن کی دعا سن لی ان کے رب نے کہ میں تم میں کام والے کی محنت اکارت نہیں کرتا مرد ہو یا عورت تم آپس میں ایک ہو تو وہ جنہوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور میری راہ سے ستائے گئے اور لڑے اور مارے گئے میں ضرور ان کے سب گناہ اُتار دوں گا اور ضرور انہیں باغوں میں لے

جاؤں گا جن کے نیچے نہریں رواں اللہ کے پاس کا ثواب اور اللہ ہی کے پاس اچھا ثواب ہے اے سننے والے کافروں کا شہروں میں اہلے گہلے پھرنا ہرگز تجھے دھوکا نہ دے تھوڑا برتنا ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور کیا ہی برا بچھونا لیکن وہ جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کے لئے جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہیں ہمیشہ ان میں رہیں اللہ کی طرف کی مہمانی اور جو اللہ کے پاس ہے وہ نیکوں کے لئے سب سے بھلا ہے اور بے شک کچھ کتابی ایسے ہیں کہ اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور اس پر جو تمہاری طرف اترا اور جو ان کی طرف اترا ان کے دل اللہ کے حضور جھکے ہوئے اللہ کی آیتوں کے بدلے ذلیل دام نہیں لیتے یہ وہ ہیں جن کا ثواب ان کے رب کے پاس ہے اور اللہ جلد حساب کرنے والا ہے اے ایمان والو صبر کرو اور صبر میں دشمنوں سے آگے رہو اور سرحد پر اسلامی ملک کی نگہبانی اور اللہ سے ڈرتے رہو اس اُمید پر کہ کامیاب ہو۔ عرض کی اے میرے رب میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ تجھ سے وہ چیز مانگوں جس کا مجھے علم نہیں اور اور اگر تو مجھے نہ بخشے اور رحم نہ کرے تو میں زیاں کار ہو جاؤں۔

☆ دیلمی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ویل لمن قرء هذه الاية ثم لم تتفكر فيها ۔ خرابی ہے اس بندے کے لئے جو یہ آیت (ان فی خلق السموات والارض ......، آل عمران) پڑھے اور پھر اس میں تدبر و تفکر نہ کرے، دارمی نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جس نے رات کو سورۂ آل عمران کا آخر پڑھا تو اس کی ساری رات قیام میں لکھ دی جائے گی۔

۲۔ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ ط

ترجمہ: پاک ہے اللہ اور اس کی حمد کے ساتھ، پاک ہے عظمت والا اللہ۔

☆ بخاری ومسلم کی روایت ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ حضور علیہ السلام نے ان کلمات کے بارے میں فرمایا ہے۔

''دو کلمے زبان پہ ہلکے پھلکے، ترازو میں بہت وزنی، اللہ تعالیٰ کو بہت ہی پیارے ہیں۔''

۳۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّآلَ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ وَبَارَکْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

ترجمہ: اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر اور برکت اتار آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر اور رحم کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر جس طرح تو نے رحمت، برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کی آل پر، بے شک تو تعریف کیا ہوا، بزرگی والا ہے۔

☆ امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ درود شریف نقل کیا ہے

۴۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ (ثلاثا) اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ مِنْ عِنْدِکَ وَاَفِضْ عَلَیَّ مِنْ فَضْلِکَ وَاَسْبِغْ عَلَیَّ رَحْمَتَکَ وَاَنْزِلْ عَلَیَّ مِنْ بَرَکَاتِکَ۔

ترجمہ: پاک ہے اللہ اور اس کی حمد کے ساتھ، پاک ہے عظمت والا اللہ اور اس کی حمد کے ساتھ، اور نہیں ہے برائی سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت مگر اللہ ہی کی طرف سے جو بلند و بالا اور ارفع و اعلیٰ ہے (تین مرتبہ پڑھیں) اے اللہ مجھے اپنے پاس سے ہدایت عطا فرما، اور میرے اوپر اپنا فضل بہا دے

اور مجھ پر اپنی رحمت اُلٹ دے اور میرے اوپر اپنی برکتیں نازل فرما۔

☆ ابن سنی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان فرمایا ہے کہ قبیصہ حضور علیہ السلام کے پاس آئے تو سلام کیا حضور علیہ السلام نے اس کے سلام کو جواب دیا اور اس کو مرحبا کہا۔ پھر پوچھا! کس کام آئے ہو؟ عرض کیا حضور میری عمر زیادہ ہوگئی ہے، جسم نرم ہوگیا ہے قوت کمزوری کی طرف آ گئی ہے، گھر والوں پہ بوجھ بن گیا ہوں، کوئی بھی کام کرنے سے عاجز ہوگیا ہوں مجھے کوئی مختصر سے کلمات سکھادیں۔ فرمایا: اے قبیصہ جب تو صبح کی نماز پڑھ لے تو تین مرتبہ یہ کلمات پڑھا کر سبحان اللہ وبحمدہ ...... الا باللہ۔ اگر تو نے یہ پڑھ لئے تو تو امن پا گیا اللہ کے حکم سے اندھے پن، کوڑھ اور برص سے پھر اگلے الفاظ اللھم اھدنی ...... پڑھنے کا حکم دیا۔

۵ . اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ جِدِّیْ وَهَزْلِیْ وَخَطَئِیْ وَعَمَدِیْ وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِیْ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدَّیْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ .

ترجمہ: اے اللہ میری سنجیدگی و مذاق، خطاؤ عمد اور جو بھی میرے پاس (اس بارے میں ہے) بخش دے اے اللہ بخش دے جو آگے بھیجا اور پیچھے رکھا، جو چھپ کر کیا اور علانیہ کیا اور جو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ تو مقدم بھی ہے مؤخر بھی اور تو ہر شیء پہ قادر ہے، اے اللہ! میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں، دکھ اور غم سے، عجز و سستی سے بزدلی و کنجوسی سے قرضے کے بوجھ اور لوگوں کے دباؤ و غلبے سے۔

☆ یہ دعا امام بخاری علیہ الرحمۃ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

جنت کا سولھواں باغیچہ

۱۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ط ثُمَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِرَبِّھِمْ یَعْدِلُوْنَ ○ ھُوَ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ طِیْنٍ ثُمَّ قَضٰی اَجَلًا ط وَاَجَلٌ مُّسَمًّی عِنْدَہٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ ○ وَھُوَ اللّٰہُ فِی السَّمٰوٰتِ وَ فِی الْاَرْضِ ط یَعْلَمُ سِرَّکُمْ وَ جَھْرَکُمْ وَ یَعْلَمُ مَا تَکْسِبُوْنَ ○، رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا صلے اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ، رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ قف اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ج تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ○ ۔

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا، سب خوبیاں اللہ کو جس نے آسمان اور زمین بنائے اور اندھیریاں اور روشنی پیدا کی اس پر کافر لوگ اپنے رب کے برابر ٹھہراتے ہیں وہی ہے جس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا پھر ایک میعاد کا حکم رکھا اور ایک مقررہ وعدہ اس کے یہاں ہے پھر تم لوگ شک کرتے ہو اور وہی اللہ ہے آسمانوں اور زمین کا اسے تمہارا چھپا اور ظاہر سب معلوم ہے اور تمہارے کام جانتا ہے۔ اے رب ہمارے ہم سے قبول فرما بے شک تو ہی ہے سنتا اور جانتا اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور ہمیں دوزخ کے عذاب

سے بچا۔ اے آسمانوں اور زمین کے بنانے والے تو میرا کام بنانے والا ہے دنیا اور آخرت میں مجھے مسلمان اُٹھا اور ان سے ملا جو تیرے قرب خاص کے لائق ہیں۔

☆ دیلمی نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے تخریج فرمائی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس نے فجر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کی اور اپنی نماز کی جگہ بیٹھا رہا اور سورۃ الانعام کی پہلی تین آیات کی تلاوت کی تو اللہ تعالیٰ ستر فرشتوں کو متعین فرما دیتا ہے جو ان کے لئے قیامت تک اس کی تسبیح کرتے رہتے ہیں اور استغفار کرتے رہتے ہیں (اس کے لئے) یعنی تسبیح فرشتے کرتے ہیں لیکن ثواب اس کے نامۂ اعمال میں جائے گا اور اس کی بخشش کے لئے استغفار بھی کرتے رہتے ہیں۔''

۲ ۔ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ رَبِّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ جَلَّلْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوْتِ ۔

ترجمہ: پاک ہے (اللہ) بادشاہ تقدس والا فرشتوں اور روح الامین کا رب جس نے آسمان اور زمین کو عزت اور رعب کے ساتھ عظمت دی۔

☆ طبرانی نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ایک بندے نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں وحشت وگھبراہٹ کی شکایت کی تو آپ نے اس کو سبحان سے لے کر الروح تک پڑھنے کا حکم دیا اور ابن السنی وغیرہ نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے یہ بھی بیان کیا کہ حضور علیہ السلام نے اس سے اگلے الفاظ ایک بندے کو کثرت کے ساتھ پڑھنے کا حکم دیا۔

۳ ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْنَا مَعَھُمْ، اَللّٰھُمَّ بَارِكْ

عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَيْنَا مَعَهُمْ، صَلَاةُ اللهِ وَصَلَاةُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ ۔

ترجمہ: اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پہ اور آپ کے گھر والوں پہ جس طرح تو نے رحمت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام پر، بے شک تو تعریف کیا ہوا، بزرگی والا ہے۔ اے اللہ ہمارے اوپر بھی ان کے ساتھ رحمت نازل فرما۔ اے اللہ! برکت اتار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پہ اور آپ کے گھر والوں پہ جس طرح تو نے برکت اتاری ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بے شک تو تعریف کیا ہوا، بزرگی والا ہے۔ اے اللہ ان کے ساتھ ہمارے اوپر بھی برکت اتار، اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اہل ایمان کی دعا ہو نبی امی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے۔

☆ یہ درود پاک دار قطنی نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف سے بیان کیا ہے۔

۴۔ اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (الزمر: ۴۶) عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الرَّحْمٰنَ الرَّحِيْمَ اِنِّيْ اَعْهَدُ اِلَيْكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا بِاَنَّكَ اَنْتَ اللهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ فَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ فَاِنَّكَ اِنْ تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ تُقَرِّبْنِيْ مِنَ الشَّرِّ وَتُبَاعِدْنِيْ مِنَ الْخَيْرِ وَاِنِّيْ لَا اَثِقُ اِلَّا بِرَحْمَتِكَ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ لِيْ عَهْدًا عِنْدَكَ تُؤَدِّيْهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۔

ترجمہ: اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا فرمانے والے، غیب اور حاضر کے جاننے والے، مہربان، نہایت رحم فرمانے والے، بے شک میں تیرے

ساتھ اس دنیا کی زندگی میں عہد کرتا ہوں کہ بے شک فقط تو ہی معبود ہے، تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، تو اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہیں اور بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں۔ تو مجھے میرے نفس کے سپرد نہ فرما، پس اگر تو نے مجھے میرے نفس کے حوالے کر دیا تو تو نے مجھے شر کے قریب اور خیر سے دور کر دیا اور بے شک میں نہیں بھروسہ رکھتا مگر تیری رحمت پر، بنا دے اپنی رحمت کو میرے لئے اپنے پاس عہد، جو تو ادا فرمائے گا قیامت کے دن تک بے شک تو وعدہ خلافی نہیں فرماتا۔

☆ حکیم نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص نماز کا سلام پھیر کر یہ کلمات پڑھے تو فرشتہ ایک رجسٹر میں یہ کلمات لکھ لیتا ہے اور اس پہ مہر لگا دیتا ہے پھر اس کو قیامت تک کے لئے اُٹھا لیتا ہے، جب اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بندے کو اس کی قبر سے اُٹھائے گا تو فرشتہ وہ رجسٹر لے کر آئے گا اور کہے گا کہاں ہے اس عہد والا یہاں تک کہ وہ رجسٹر اس کے حوالے کر دیا جائے اور ظاہر ہے کہ اس کی نجات کے لئے ہی وہ رجسٹر اس کو دیا جائے گا۔

۵۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ طَمَعٍ يَهْدِىْ اِلٰى طَبَعٍ وَمِنْ طَمَعٍ اِلٰى غَيْرِ مَطْمَعٍ وَّمِنْ طَمَعٍ حَيْثُ لَا مَطْمَعَ۔

ترجمہ: اے اللہ میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں ایسے طمع سے جو طبیعت میں رچ بس جائے اور ایسے طمع سے جو مطمع نظر (کا سبب) نہ ہو اور ایسے طمع سے جس جگہ لالچ ہی لالچ ہو۔

(حضرت میاں محمد بخش عارف کھڑی علیہ الرحمۃ نے طمع کے بارے میں ایک بڑا پیارا شعر کہا ہے۔ آپ فرماتے ہیں)

تِنّے حرف طمع دے یارو، تِنّے ای نقطیوں خالی
خالی نال پیاوا میرا تے میں وہ رہ گیا خالی

☆ یہ دعا امام احمد علیہ الرحمۃ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

۶۔ اَللّٰهُمَّ بِكَ اُحَاوِلُ وَبِكَ اُصَاوِلُ وَبِكَ اُقَاتِلُ۔

ترجمہ: اے اللہ! تیرے (فضل کے) ساتھ میں (دشمن کو) گھیرتا ہوں تیرے ساتھ ہی حملہ آور ہوتا ہوں اور تیرے ساتھ ہی قتال کرتا ہوں۔

☆ اس دعا کی امام احمد نے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے تخریج فرمائی ہے۔

۷۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا وَّرِزْقًا طَيِّبًا۔

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے نفع دینے والے علم، قبولیت والے عمل اور پاکیزہ رزق کا سوال کرتا ہوں۔

☆ اس دعا کی تخریج بھی امام احمد علیہ الرحمۃ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے فرمائی ہے۔



جنت کا سترھواں باغیچہ

١ . بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ
اللّٰهُ لَنَا ۚ هُوَ مَوْلٰىنَا ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ○ قُلْ هَلْ
تَرَبَّصُوْنَ بِنَآ اِلَّآ اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ ۭ وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ اَنْ
يُّصِيْبَكُمُ اللّٰهُ بِعَذَابٍ مِّنْ عِنْدِهٖٓ اَوْ بِاَيْدِيْنَا فَتَرَبَّصُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ
مُّتَرَبِّصُوْنَ ○ قُلْ اَنْفِقُوْا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا لَّنْ يُّتَقَبَّلَ مِنْكُمْ ۭ اِنَّكُمْ
كُنْتُمْ قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ○ وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّآ اَنَّهُمْ
كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَلَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى وَلَا
يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ○ فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ
اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ
وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ○ وَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ ۭ وَمَا هُمْ مِّنْكُمْ
وَلٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَّفْرَقُوْنَ ○ لَوْ يَجِدُوْنَ مَلْجَاً اَوْ مَغٰرٰتٍ اَوْ مُدَّخَلًا
لَّوَلَّوْا اِلَيْهِ وَهُمْ يَجْمَحُوْنَ ○ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّلْمِزُكَ فِي الصَّدَقٰتِ ۚ
فَاِنْ اُعْطُوْا مِنْهَا رَضُوْا وَاِنْ لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَآ اِذَا هُمْ يَسْخَطُوْنَ ○
وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۙ وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ
سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗٓ ۙ اِنَّآ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ ○ رَبِّ
اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ۚ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ رَبَّنَا
اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ .

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، بہت رحم والا ہے، تم فرماؤ ہمیں نہ پہنچے گا مگر جو اللہ نے ہمارے لئے لکھ دیا وہ ہمارا مولیٰ ہے اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ چاہئے تم فرماؤ تم ہم پر کس چیز کی انتظار کرتے ہو مگر دو خوبیوں میں سے ایک کی اور ہم تم پر اس انتظار میں ہیں کہ اللہ تم پر عذاب ڈالے اپنے پاس سے یا ہمارے ہاتھوں تو اب راہ دیکھو ہم بھی تمہارے ساتھ راہ دیکھ رہے ہیں تم فرماؤ کہ دل سے خرچ کرو یا ناگواری سے تم سے ہرگز قبول نہ ہوگا بے شک تم بے حکم لوگ ہو اور وہ جو خرچ کرتے ہیں اس کا قبول ہونا بند نہ ہو مگر اسی لئے کہ وہ اللہ اور رسول سے منکر ہوئے اور نماز کو نہیں آتے مگر جی ہارے اور خرچ نہیں کرتے مگر ناگواری سے تو تمہیں ان کے مال اور ان کی اولاد کا تعجب نہ آئے اللہ یہی چاہتا ہے کہ دنیا کی زندگی میں ان چیزوں سے ان پر وبال ڈالے اور کفر ہی پر ان کا دم نکل جائے اور اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ وہ تم میں سے ہیں اور تم میں سے ہیں نہیں ہاں وہ لوگ ڈرتے ہیں اگر پائیں کوئی پناہ یا غار یا سما جانے کی جگہ تو رسیاں تڑاتے ادھر پھر جائیں گے اور ان میں کوئی وہ ہے کہ صدقے بانٹنے میں تم پر طعن کرتا ہے تو اگر ان میں سے کچھ ملے تو راضی ہو جائیں اور نہ ملے تو جبھی وہ ناراض ہیں اور کیا اچھا ہوتا اگر وہ اس پر راضی ہوتے جو اللہ اور رسول نے ان کو دیا اور کہتے ہمیں اللہ کافی ہے اب دیتا ہے ہمیں اللہ اپنے فضل سے اور اللہ کا رسول ہمیں اللہ ہی کی طرف رغبت ہے اے میرے رب مجھے نماز کا قائم کرنے والا رکھ اور کچھ میری اولاد کو اے ہمارے رب اور ہماری دُعا سُن لے اے ہمارے رب مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور سب مسلمانوں کو جس دن حساب قائم ہوگا۔

☆ علامہ شرحی علیہ الرحمۃ نے اپنے فوائد میں فرمایا: حدیث میں آیا ہے کہ جو

شخص یہ آیات پڑھے یا اپنے پاس رکھے اگر اس پہ احد (پہاڑ) کے برابر بھی عذاب اُترے گا تو اللہ تعالیٰ ان آیات کی برکت سے وہ عذاب رفع کر دے گا اور حضرت علی وکعب احبار رضی اللہ عنہما سے بہت بڑے فوائد ان آیات (قل لن یصیبنا ...... انا اللہ راغبون التوبہ ۵۱-۵۹) کے منقول ہیں۔

۲۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ۔

ترجمہ: پاک ہے اللہ اور اس کی حمد کے ساتھ، پاک ہے اللہ تعالیٰ بلند وبالا میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور اس کی طرف توبہ کرتا ہوں۔

☆ محدث بزار علیہ الرحمۃ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ان کلمات کے بارے میں نقل کیا ہے، جس نے انہیں پڑھا اس کے لئے وہی لکھ دیا گیا پھر ان کلمات کو عرش کے ساتھ لٹکا دیا جاتا ہے، اس کا کوئی گناہ ان کلمات کو مٹا نہیں سکتا یہاں تک کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کی ملاقات ہوگی اور (اس وقت بھی ان کلمات پہ) مہر لگی ہوگی (قبولیت کی)۔

۳۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ اِمَامِ الْخَیْرِ وَرَسُوْلِ الرَّحْمَةِ، اَللّٰھُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا یَّغْبِطُهٗ بِهِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَبْلِغْهُ الْوَسِیْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِیْعَةَ مِنَ الْجَنَّةِ، اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِی الْمُصْطَفَیْنَ مَحَبَّتَهٗ وَفِی الْمُقَرَّبِیْنَ مَوَدَّتَهٗ وَفِی الْاَعْلَیْنَ ذِكْرَهٗ وَدَارَهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَیْهِ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ

اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ .

ترجمہ: اے اللہ! اپنی برکتیں، رحمتیں اور بخشش نازل فرما رسولوں کے سردار، پرہیز گاروں کے امام، تمام نبیوں کے آخر میں آنے والے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو تیرے بندے اور تیرے رسول، بھلائی کے امام، رحمت کے رسول ہیں اے اللہ، انہیں مقام محمود پہ بٹھا کہ پہلے وپچھلے جس پہ رشک کریں، اے اللہ رحمت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پہ اور ان کو وسیلہ تک پہنچا (آت محمد ِ الوسیلة) اور جنت کے بلند ترین درجہ پر، اے اللہ بنادے چنے ہوئے لوگوں میں ان کی محبت کو اور مقرب ترین لوگوں میں ان کی مودت (محبت کا بلند ترین درجہ) کو اور بلند ترین لوگوں میں ان کے ذکر اور ٹھکانے کو، ان پہ سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکات، اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جس طرح تو نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کی آل پر، بے شک تو تعریف کیا ہوا، بزرگی والا ہے۔

☆ یہ درود پاک ابن ابی عاصم نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

۴ . بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰی نَفْسِیْ وَمَالِیْ وَدِیْنِیْ، اَللّٰهُمَّ رَضِّنِیْ بِقَضَآئِكَ وَبَارِكْ لِیْ فِیْ مَا قَدَّرْتَ لِیْ حَتّٰی لَا اُحِبَّ تَعْجِيْلَ مَا اَخَّرْتَ وَلَا تَاْخِيْرَ مَا عَجَّلْتَ .

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے نام (کی برکت) کے ساتھ اپنی جان، مال اور اپنے دین پر اے اللہ! مجھے اپنے فیصلے (تقدیر) پر راضی کر دے اور جو تو نے میرے نصیب میں کر دیا ہے اس میں برکت ڈال یہاں تک کہ میں نہ جلدی کروں جو تو نے (میرے لئے) مؤخر کیا ہے اور نہ مؤخر کروں جو تو نے

(میرے مقدر میں) جلدی لکھا ہے۔

☆ امام ابن سنی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھنے والے پہ معیشت تنگ نہ ہوگی یا یوں کہہ لیں کہ نہ روکے تم میں سے کسی کو جب اس پہ معیشت تنگ ہو جائے ان کلمات کا پڑھنا جب وہ گھر سے نکلے۔

۵۔ اَللّٰھُمَّ انْفَعْنِیْ بِمَا عَلَّمْتَنِیْ وَعَلِّمْنِیْ مَایَنْفَعُنِیْ وَزِدْنِیْ عِلْمًا، وَّالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ، وَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ حَالِ اَھْلِ النَّارِ۔

ترجمہ: اے اللہ جو تو نے مجھے علم دیا اس کو میرے لئے نفع مند بنا اور مجھے وہ علم عطا فرمایا جو میرے لئے نفع مند ہو اور میرے علم میں اضافہ فرما اور اللہ ہی کی حمد ہے ہر حال میں اور اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتا ہوں آگ والوں کے حال سے۔

☆ یہ دعا امام ترمذی علیہ الرحمۃ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

جنت کا اٹھارواں باغیچہ

۱۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝ (سبعًا)، رَّبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ۝

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان پھر اگر وہ منہ پھیریں تو تم فرمادو کہ مجھے اللہ کافی ہے اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور وہ بڑے عرش کا مالک ہے (سات مرتبہ پڑھے) اے میرے رب مجھے سچی طرح داخل کر اور سچی طرح باہر لے جا اور مجھے اپنی طرف سے مددگار غلبہ دے۔

☆ عراقی نے ''احیاء علوم الدین'' کی احادیث کی تخریج میں محمد بن بکار علیہ الرحمۃ سے بیان کیا ہے کہ جو شخص سورۂ بقرہ کی آخری آیات لقد جاء کم تا رب العرش العظیم، کا پڑھنا اپنے اوپر لازم کرلے وہ نہ دب کر مرے گا نہ پانی میں غرق ہوکر نہ جل کر اور نہ لوہے کے آلے کے ساتھ اور کہا در منثور میں ابن سنی نے حضرت

ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے ”جو صبح وشام سات مرتبہ ”حسبی اللہ“ پڑھ لیا کرے، اللہ تعالیٰ دنیا وآخرت کے تمام امور میں اس کو کافی ہوگا اور ”احیاء“ میں ہے کہ حدیث شریف میں آیا ہے جو شخص ”فان تولوا فقل حسبی اللہ“ پوری آیت صبح کی نماز کے بعد سات مرتبہ پڑھے اللہ تعالیٰ اس دن اس کو کافی ہوگا اگر چہ وہ دعویٰ توکل (علیہ توکلت) میں سچا نہ ہو اور اگر رات کو پڑھے تو بھی اسی طرح یہاں تک کہ صبح ہو جائے۔

۲ . سُبْحَانَ اللهِ مِلْءَ الْمِيزَانِ وَمُنْتَهَى الْعِلْمِ وَمَبْلَغَ الرِّضٰى وَزِنَةَ الْعَرْشِ (ثلاثا) .

ترجمہ: اللہ پاک ہے میزان بھر، علم کی انتہاء تک، رضا کی پہنچ تک اور عرش کے وزن کے برابر۔ (تین مرتبہ)

☆ امام دیلمی علیہ الرحمۃ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

”جو یہ پسند کرے کہ اس کی عمر میں (برکت والا) اضافہ ہو، اس کی دشمن پہ مدد کی جائے، اس کے رزق میں وسعت دی جائے اور اس کو بری موت سے بچایا جائے تو وہ (مندرجہ بالا کلمات) صبح وشام تین مرتبہ پڑھ لیا کرے۔“

۳ . سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهٖ اَضْعَافَ مَا يُسَبِّحُهُ جَمِيعُ خَلْقِهٖ وَكَمَا يُحِبُّ وَيَرْضٰى وَكَمَا يَنْبَغِىْ لَهٗ .

ترجمہ: اللہ تعالیٰ پاک ہے اور اس کی حمد کے ساتھ زیادہ سے زیادہ جو اس کی تمام مخلوق کرتی ہے اور جس طرح وہ چاہتا ہے اور راضی ہوتا ہے اور جس طرح اس کے لائق ہے۔

۴ . سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ، مَا شَآءَ اللهُ كَانَ وَمَا

لَمْ یَشَأْ لَمْ یَكُنْ، اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا .

ترجمہ: پاک ہے اللہ اور اس کی حمد کے ساتھ اور نہیں ہے قوت مگر اللہ ہی کی طرف سے جو اللہ نے چاہا ہو گیا اور جو نہ چاہا نہ ہوا، میں جانتا ہوں کہ اللہ تعالی ہر شیء پہ قادر ہے اور ہر شیء کو اس کا علم گھیرے ہوئے ہے۔

۵ . اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّیْتَ وَبَارَكْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ .

ترجمہ: اے اللہ رحمت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر اور برکت اتار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر جس طرح تو نے رحمت و برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بے شک تو تعریف کیا ہو، بزرگی والا ہے۔

☆ مندرجہ بالا تینوں اذکار کی تخریج اصل کتاب میں نہیں ہے۔

۶ . اَللّٰهُمَّ اِلَیْكَ اَشْكُوْ ضَعْفَ قُوَّتِیْ وَقِلَّةَ حِیْلَتِیْ وَهَوَانِیْ عَلَى النَّاسِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اَنْتَ اَرْحَمُ بِیْ مِنْ اَنْ تَكِلَنِیْ اِلٰى عَدُوٍّ یَتَجَهَّمُنِیْ اَوْ اِلٰى قَرِیْبٍ مَّلَّكْتَهُ اَمْرِیْ اِنْ لَّمْ تَكُنْ سَاخِطًا عَلَیَّ فَلَا اُبَالِیْ غَیْرَ اَنَّ عَافِیَتَكَ اَوْسَعُ لِیْ اَعُوْذُ بِنُوْرِ وَجْهِكَ الَّذِیْ اَشْرَقَتْ لَهُ الظُّلُمَاتُ وَصَلَحَ عَلَیْهِ اَمْرُ الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ اَنْ یَّنْزِلَ بِیْ غَضَبُكَ اَوْ یَحِلَّ عَلَیَّ سَخَطُكَ وَلَكَ الْعُتْبٰى حَتّٰى تَرْضٰى وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ .

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری ہی طرف اپنی قوت کی کمزوری کی اور حیلہ کی کمی اور لوگوں پہ اپنے ہلکے پن کی شکایت کرتا ہوں، اے تمام رحم کرنے والوں

میں سب سے زیادہ رحم فرمانے والے، تو مجھ پہ بہت رحیم ہے اس سے کہ مجھے دشمن کے سپرد کرے وہ مجھ پہ چڑھائی کرے، یا اس کے قریب کرے کہ میرے امر کا اس کو مالک بنا دے، اگر تو مجھ سے ناراض نہیں ہے تو مجھے کوئی پرواہ نہیں علاوہ ازیں تیری عافیت میری لئے بڑی وسیع ہے، میں تیرے چہرے کے نور (ذات) کے ساتھ جس نے اندھیروں کو روشن کر دیا، کی پناہ میں آتا ہوں اور دنیا و آخرت کا معاملہ اس پہ بھلائی کا ہے اور (میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس سے) کہ نازل ہو مجھ پہ تیرا غضب یا تیری ناراضگی اور تیرے لئے عتاب ہے یہاں تک کہ تو راضی ہو اور نہیں ہے قوت وطاقت مگر تیرے ساتھ۔

☆ دار قطنی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب طائف (کے سفر) سے واپس مکہ شریف تشریف لائے تو طائف والوں نے جو سلوک کیا اس کی وجہ سے بہت غمگین تھے چنانچہ اس دعا سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے غم کا بوجھ ہلکا کرتے رہے...... تو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہ پہاڑوں کا فرشتے بھیجا جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کش کی کہ کفار مکہ پہ دو پہاڑ کر دے جائیں۔

فرمایا: مجھے امید ہے ان کی پشتوں سے ایسے لوگ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں گے۔

☆ علامہ مناوی علیہ الرحمۃ نے اس دعا کا نام ''دعاء الطائف'' رکھا ہے۔

۷۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّ جِبْرِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ اَجِرْنِیْ مِنْ حَرِّ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ.

ترجمہ: اے جبریل ومیکائیل واسرافیل علیہم السلام کے پروردگار مجھے آگ کی تپش اور قبر کے عذاب سے پناہ عطا فرما۔

☆ اس دعا کی تخریج امام طبرانی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمائی ہے۔

۸ ۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ خَطَایَایَ وَذُنُوْبِیْ کُلَّھَا، اَللّٰھُمَّ انْعِشْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَاَحْیِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَاھْدِنِیْ لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ وَالْاَخْلَاقِ اِنَّہٗ لَا یَھْدِیْ لِصَالِحِھَا وَلَا یَصْرِفُ سَیِّئَھَا اِلَّا اَنْتَ ۔

ترجمہ: اے اللہ میری تمام خطاؤں اور گناہوں کی بخشش فرما، اے اللہ! مجھے ہلاکت سے بچا میرے نقصان کی تلافی فرما، مجھے زندہ رکھ اور رزق دے اور میری راہنمائی فرما اعمال واخلاق کی اصلاح کے لئے کیونکہ کوئی بھی ان کی اصلاح کی طرف رہنمائی اور ان کی برائی سے نہیں پھیر سکتا مگر تو۔

☆ اس دعا کی تخریج امام حاکم نے حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے فرمائی ہے۔

۹ ۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ اَوْسَعَ رِزْقِکَ عَلَیَّ عِنْدَ کِبَرِ سِنِّیْ وَانْقِطَاعِ عُمُرِیْ ۔

ترجمہ: اے اللہ! بڑھاپے اور موت کے قریب میرے رزق میں وسعت پیدا فرما۔

☆ امام طبرانی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے تخریج کی ہے۔

۱۰ ۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ خَطَئِیْ وَعَمْدِیْ وَھَزْلِیْ وَجِدِّیْ وَلَا تَحْرِمْنِیْ بَرَکَۃَ مَا اَعْطَیْتَنِیْ وَلَا تَفْتِنِّیْ فِیْ مَا حَرَمْتَنِیْ ۔

ترجمہ: اے اللہ بخش دے میری بھول چوک کو اور جان بوجھ کر ہونے والی غلطی کو اور سنجیدگی وغیر سنجیدگی میں ہونے والی کوتاہی کو اور جو چیز تو نے مجھے عطا فرمائی اس کی برکت سے محروم نہ کر اور جس چیز سے تو نے مجھے محروم رکھا اس کے بارے میں مجھے آزمائش میں نہ ڈال۔ (کس قدر خوبصورت تعلیم ہے جو حضور علیہ السلام نے اپنی امت کو عطا فرمائی اگر ہر شخص ان الفاظ سے اپنے رب کی بارگاہ میں رجوع کرتا رہے تو فرد سے لے کر جماعت تک اور

گھر سے لے کر معاشرے تک کی اصلاح کس قدر آسان ہو جائے گی اے اللہ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرما)۔۔

☆ اس دعا کو طبرانی نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے نقل فرمایا ہے۔

۱۱۔ اَللّٰھُمَّ الْطُفْ بِیْ فِیْ تَیْسِیْرِ کُلِّ عَسِیْرٍ فَاِنَّ تَیْسِیْرَ کُلِّ عَسِیْرٍ عَلَیْكَ یَسِیْرٌ وَّاَسْئَالُكَ الْیُسْرَ وَالْمُعَافَاةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ۔

ترجمہ: اے اللہ ہر مشکل کی آسانی کے لئے میرے ساتھ مہربانی فرما۔ کیونکہ ہر مشکل کو آسان کرنا تجھ پہ بہت آسان ہے اور میں تجھ سے آسانی اور دنیا و آخرت میں عافیت کا سوال کرتا ہوں۔

☆ امام بیہقی علیہ الرحمۃ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ دعا بیان کی ہے۔

۱۲۔ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ مَسَامِعَ قَلْبِیْ لِذِکْرِكَ وَارْزُقْنِیْ طَاعَتَكَ وَطَاعَةَ رَسُوْلِكَ وَعَمَلًا بِکِتَابِكَ ۔

ترجمہ: اے اللہ میرے دل کے (کانوں کے) سوراخ اپنے ذکر کے لئے کھول دے اور اپنی اور اپنے رسول اور اپنی کتاب پر عمل کرنے (کی توفیق) کا رزق عطا فرما۔

☆ امام طبرانی علیہ الرحمۃ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے یہ دعا نقل فرمائی ہے۔

جنت کا انیسواں باغیچہ

۱ . بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ، رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَةً وَّھَیِّیءْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رُشْدًا .

ترجمہ: اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر تو، پاک ہے تو بے شک میں حد سے بڑھنے والوں میں سے تھا۔ اے ہمارے پالنے والا ہمیں اپنی بارگاہ سے رحمت عطا فرما اور ہمارے کام کو کامیابی سے ہمکنار فرما۔

☆ امام احمد وغیرہ نے روایت کی ہے اور امام حاکم نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے صحیح حدیث میں حضور علیہ السلام سے بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا۔
یونس علیہ السلام کی دعا جو انہوں نے مچھلی کے پیٹ میں کی (یہ ہے لَآ اِلٰــہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ) کوئی مسلم بھی یہ دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ضرور قبول فرماتا ہے۔

۲ . اَللّٰہُ اَللّٰہُ رَبِّیْ لَا اُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا (ثلاثا)

اللہ اور بس اللہ ہی میرا پروردگار ہے میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤں گا۔

☆ امام ابوداؤد نے حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حضور علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا اذا نزل باحد کم هم او غم او سقم .... جب تم میں سے کسی کو غم، پریشانی اور بیماری آئے تو تین مرتبہ یہ (مندرجہ

بالا) کلمات پڑھے۔

۳۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

ترجمہ: اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پہ رحمت نازل فرما اور آپ کی بیویوں پر اور آپ کی اولاد پر جس طرح تو نے رحمت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام کی آل پر اور برکت اتار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی ازواج واولاد پر جس طرح تو نے برکت اتاری حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پہ تمام جہانوں میں بے شک تو تعریف کیا ہوا، بزرگی والا ہے۔

☆ امام ابن ماجہ نے حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے یہ درود شریف نقل فرمایا ہے۔

۴۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْحَكِيْمُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ لَمْ يَلْبَثُوْا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ بَلَاغٌ فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفَاسِقُوْنَ، كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحَاهَا، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ، اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا دَيْنًا اِلَّا قَضَيْتَهٗ وَلَا حَاجَةً مِّنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا قَضَيْتَهَا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ، لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَـرْشِ الْعَظِيْمِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ كَاشِفَ الْغَمِّ مُفَرِّجَ الْهَمِّ مُجِيْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ اِذَا دَعَوْكَ رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا فَارْحَمْنِيْ فِيْ حَاجَتِيْ هٰذِهٖ بِقَضَآئِهَا وَنَجَاحِهَا رَحْمَةً تُغْنِيْنِيْ بِهَا عَنْ رَّحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ، اَللّٰهُمَّ يَا مُؤْنِسَ كُلِّ وَحِيْدٍ، وَّيَاصَاحِبَ كُلِّ فَرِيْدٍ، وَّيَا قَرِيْبًا غَيْرَ بَعِيْدٍ، وَّيَاشَاهِدًا غَيْرَ غَائِبٍ، وَّيَا غَالِبًا غَيْرَ مَغْلُوْبٍ، يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ، يَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ، يَا بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ . اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الْحَيِّ الْقَيُّوْمِ الَّذِیْ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ وَّاَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الْحَيِّ الْقَيُّوْمِ الَّذِیْ عَنَتْ لَهُ الْوُجُوْهُ وَخَشَعَتْ لَهُ الْاَصْوَاتُ وَوَجِلَتْ لَهُ الْقُلُوْبُ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَقْضِیْ حَاجَتِیْ (ويسميها)، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَّبِيِّ الرَّحْمَةِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا سَيِّدَنَا يَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ هٰذِهٖ لِتُقْضٰی (ويسمي حاجته) اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ وَشَفِّعْنِیْ فِیْ نَفْسِیْ .

ترجمہ: نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک بلند و بالا ارفع و اعلیٰ نہیں ہے کوئی لائق عبادت مگر اللہ جل وعلا وحدہ لاشریک لہ حلم و کرم والا اللہ ہی کے نام سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ ہے حکمت والا ہے پاک ہے اللہ جو عرش عظیم کا رب ہے، تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو پالنے والا ہے تمام جہانوں کا، گویا وہ دیکھیں گے اس دن جو وعدہ دیے گئے نہیں

ٹھہرے وہ مگر دن کی ایک گھڑی، پہنچا دینا ہے پس نہیں ہلاک کیے جاتے مگر نافرمان گویا کہ وہ دیکھیں گے اس کو کہ نہیں ٹھہرا مگر صرف شام کا کچھ حصہ یا دن کا۔ اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری رحمت کو لازم کر دینے والی چیزوں کا، اور تیری بخشش کے اسباب کا اور ہر نیکی وسلامتی کی نعمت کا ہر گناہ سے اے اللہ میرا ہر گناہ یقینی معاف فرما، اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے اے اللہ تو ہی فیصلہ فرمائے گا اپنے بندوں کے ان امور کا جن میں وہ جھگڑتے تھے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ تعالیٰ بلند و بالا۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ تعالیٰ حلم و کرم والا، پاک ہے وہ سات آسمانوں اور عرش عظیم کا رب تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنہار ہے، اے اللہ! غم کو کھولنے والے، پریشانی سے چھٹکارا دلانے والے مجبوروں کی دعا قبول فرمانے والے جب وہ تجھ سے دعا کریں۔ دنیا و آخرت میں رحم و مہربانی فرمانیوالے، میری اس حاجت کے پورا کرنے میں مجھ پہ رحم فرما اور کامیابی سے ہمکنار فرما۔ ایسی رحمت جو ہر تیرے ماسوا سے مجھے غنی کر دے، اے اللہ ہر تنہا رہنے والے کے مونس و غمگسار، اور ہر اکیلا کے ساتھی، اے بہت قریب، اور بہت پاس رہنے والے، اے بہت غالب، اے زندہ و قائم رہنے والے، اے جلال و انعام والے، اے آسمانوں کو اور زمین کو بغیر سابق نمونہ کے پیدا کرنے والے، اے اللہ! میں تجھ سے تیرے نام کے ساتھ سوال کرتا ہوں۔ اللہ ہی کے نام سے آغاز جو بہت مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے زندہ، قائم رہنے والا ہے، نہ اس کو اونگھ آتی ہے نہ ہی نیند، اور تیرے ہی نام سے سوال ہے ساتھ نام اللہ رحمان و رحیم کے، زندہ و قائم رہنے والے کے۔ وہ کہ جھک جائیں گے اس کے لئے چہرے اور سہم جائیں گی آوازیں، اور کانپ جائیں گے دل، یہ کہ رحمت نازل فرما

ہمارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور یہ کہ میری حاجت پوری فرما (یہاں حاجت کا نام لے) اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف تیرے نبی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو رحمت والے نبی ہیں کا وسیلہ پیش کرتا ہوں اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میں آپ کے ذریعے اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں اپنی اس حاجت کے سلسلہ میں تا کہ پوری ہو (یہاں پھر حاجت کا نام لے) اے اللہ (اپنے نبی علیہ السلام کی) سفارش کو میرے بارے میں قبول فرما اور ان کو میری ذات کا شفیع بنا دے۔

☆ طبرانی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جب تو کوئی حاجت طلب کرے اور پسند کرے کہ تو کامیاب ہو جائے تو کہہ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ...... وشفعنی فی نفسی ۔ یعنی مندرجہ بالا دعا کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کر۔"

۵ . اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ غَلَبَۃِ الدَّیْنِ وَغَلَبَۃِ الْعَدُوِّ وَمِنْ بَوَارِ الْاَیِّمِ وَمِنْ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ .

ترجمہ: اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں قرض کے بوجھ سے، دشمن کے غلبہ سے اور مسیح دجال کے فتنے سے

☆ یہ دعا دار قطنی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کی ہی۔

۶ . اَللّٰھُمَّ اَلْھِمْنِیْ رُشْدِیْ وَاَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ

ترجمہ: اے اللہ! مجھے ہدایت کا الہام فرما اور میرے نفس کے شر سے پناہ عطا فرما۔

☆ یہ دعا امام ترمذی علیہ الرحمۃ نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے نقل فرمائی ہے۔

جنت کا بیسواں باغیچہ

۱ . بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَ مُرْسٰىهَا ۭ اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (سورہ ھود:۴۱) وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ (الزمر:۶۷) رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ○ وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ ○ (طٰہٰ:۲۵،۲۶)

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے، اللہ کے نام پر اس کا چلنا اور اس کا ٹھہرنا بے شک میرا رب ضرور بخشنے والا مہربان ہے اور انہوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا اس کا حق تھا اور وہ قیامت کے دن سب زمینوں کو سمیٹ دے گا اور اس کی قدرت سے سب آسمان لپیٹ دیئے جائیں گے اور ان کے شرک سے پاک اور برتر ہے۔ اے میرے رب میرے لئے میرا سینہ کھول دے اور میرے لئے میرا کام آسان کر۔

☆ ابن سنی علیہ الرحمۃ حضرت امام حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

امان لامتی من الغرق اذا رکبوا ان یقرءوا بسم اللہ......

میری امت غرق ہونے سے بچی رہے گی جب تک (کشتی وغیرہ میں سوار ہوتے وقت یہ (مندرجہ بالا آیات) پڑھتی رہے گی۔

۲ . يَا اَوَّلَ الْاَوَّلِيْنَ، وَيَا اٰخِرَ الْاٰخِرِيْنَ، وَيَاذَا الْقُوَّةِ الْمَتِيْنِ،

وَيَارَاحِمَ الْمَسَاكِيْنِ، وَيَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ .

ترجمہ: اے ہر اوّل سے اوّل اور اے ہر آخر سے آخر، اے زبردست قوت والے اور اے مساکین پہ رحم کرنے والے اور اے سب سے بڑھ کر مہربان۔

☆ دیلمی وغیرہ نے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں جبکہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو سخت (مالی) حاجت درپیش تھی حضور علیہ السلام سے اس بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: اگر تو چاہے تو ہم پانچ بکریوں کا حکم دے دیتے ہیں اور اگر چاہے تو تجھے کلمات سکھا دیتے ہیں جو کہ جبریل امین علیہ السلام نے مجھے بتائے ہیں، حضرت فاطمہ نے عرض کیا: پانچ کلمات ہی عنایت فرما دیں تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مندرجہ بالا کلمات انہیں بتا دیے۔

۳۔ كُنْتَ وَتَكُوْنُ وَاَنْتَ حَيٌّ لَا تَمُوْتُ تَنَامُ الْعُيُوْنُ وَتَنْكَدِرُ النُّجُوْمُ، وَاَنْتَ حَيٌّ قَيُّوْمٌ، لَا تَاْخُذُكَ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ، يَا حَيُّ يَاقَيُّوْمُ .

ترجمہ: تو تھا اور رہے گا اور تو ایسا زندہ ہے کہ نہیں مرے گا، آنکھیں سو جاتی ہیں اور ستارے چھپ جاتے ہیں اور تو زندہ و قائم رکھنے والا ہے تجھے نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند۔ یا حی یا قیوم

☆ ابن ابی الدنیا نے حضرت ضحاک سے بیان کیا کہ یہ دعا موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کی طرف جاتے ہوئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ حنین کی طرف جاتے ہوئے پڑھی اور یہ ہر مصیبت زدہ کی دعا ہے۔

۴۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ

عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ . اَللّٰهُمَّ وَتَرَحَّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ وَتَحَنَّنْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَحَنَّنْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ وَسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا سَلَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ .

ترجمہ: اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر جس طرح تو نے رحمت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر بے شک تو تعریف کیا ہوا بزرگی والا ہے، اے اللہ برکت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل پر جس طرح تو نے برکت نازل کی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر، بے شک تو تعریف کیا ہوا بزرگی والا ہے، اے اللہ! اور رحم کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر جس طرح تو نے رحم کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر، بے شک تو تعریف کیا ہوا بزرگی والا ہے، اے اللہ! مہربانی فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر جس طرح تو نے مہربانی فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر، بے شک تو تعریف کیا ہوا بزرگی والا ہے، اے اللہ! سلامتی بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر جس طرح تو نے سلامتی بھیجی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر، بے شک تو تعریف کیا ہوا، بزرگی والا ہے۔

☆ اس حدیث کی تخریج ابن بشکوال نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے کی ہے۔

۵۔ يَا مَنْ لَّا تَرَاهُ الْعُيُوْنُ، وَلَا تُخَالِطُهُ الظُّنُوْنُ، وَلَا يَصِفُهُ الْوَاصِفُوْنَ، وَلَا تُغَيِّرُهُ الْحَوَادِثُ، وَلَا يَخْشَى الدَّوَائِرَ، يَعْلَمُ مَثَاقِيْلَ الْجِبَالِ، وَمَكَائِيْلَ الْبِحَارِ، وَعَدَدَ قَطْرِ الْاَمْطَارِ، وَعَدَدَ وَرَقِ الْاَشْجَارِ، وَعَدَدَ مَا اَظْلَمَ عَلَيْهِ اللَّيْلُ وَاَشْرَقَ عَلَيْهِ النَّهَارُ، وَلَا تُوَارِىْ مِنْهُ سَمَاءٌ سَمَاءً وَّلَا اَرْضٌ اَرْضًا وَّلَا بَحْرٌ مَا فِىْ قَعْرِهٖ وَلَا جَبَلٌ مَّا فِىْ وَعْرِهٖ، اِجْعَلْ خَيْرَ عُمُرِىْ آخِرَهٗ وَخَيْرَ عَمَلِىْ خَوَاتِمَهٗ وَخَيْرَ اَيَّامِىْ يَوْمَ اَلْقَاكَ۔

ترجمہ: اے وہ ذات کہ جس کو آنکھیں نہیں دیکھ سکتیں اور نہ ہی وہم وگمان کی وہاں پہنچ ہے اور نہ ہی تعریف کرنے والے تعریف کا حق ادا کر سکتے ہیں اور نہ ہی حوادث اس میں تبدیلی کر سکتے ہیں اور نہ ہی مصائب کا اس کو ڈر ہے، وہ پہاڑوں کا وزن جانتا ہے اور سمندروں کا ناپ (حدود اربعہ) جانتا ہے اور بارشوں کے قطرے جانتا ہے اور درختوں کے پتوں کی تعداد کا علم ہے اور جس جس شیء پہ رات نے اندھیرا کیا اور دن نے اجالا کیا ان سب کی تعداد تجھے معلوم ہے، نہ اس سے آسمان کی بلندی اور نہ زمین کی پستی چھپ سکتی ہے نہ سمندر کی گہرائی اور نہ پہاڑ کی اونچائی اس کی نظر سے اوجھل ہے، بنا دے میری آخری عمر کو بہتر اور میرے آخری عمل کو بہتر اور میرے دنوں میں بہترین دن اپنی ملاقات کا۔

☆ طبرانی نے بسند صحیح حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک اعرابی کے پاس سے حضور علیہ السلام گذرے جو یہی (مندرجہ بالا) دعا پڑھ رہا تھا، حضور علیہ السلام نے اس پہ ایک بندہ مقرر کیا جب وہ نماز پڑھ چکا تو حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کسی نے سونا پیش کیا تھا بعض معادن کا۔ آپ نے وہ سونا اس (نمازی) کو دے دیا کیونکہ اس نے بڑے اچھے الفاظ میں اللہ

تعالیٰ کی حمد وثناء کی تھی۔

۶۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ، اَللّٰھُمَّ اغْسِلْ عَنِّیْ خَطَايَایَ بِمَآءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِیْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِیْ وَبَيْنَ خَطَايَایَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں، سستی، بڑھاپے، گناہ، دھوکے، قبر کے فتنے اور اس کے عذاب سے، آگ کے فتنے اور اس کے عذاب سے، مالداری کے فتنے سے، مفلسی کی آزمائش سے اور میں تیری پناہ میں آتا ہوں مسیح دجال کے فتنے سے اے اللہ میری خطائیں دھو ڈال برف اور اولوں (کے پانی) سے اور میرے دل کو گناہوں سے ایسے صاف کر دے جس طرح تو نے سفید کپڑے کو میل سے صاف کیا، اور میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اتنا فاصلہ کر دے جتنا تو نے مشرق و مغرب کے درمیان کیا۔

☆ یہ دعا امام ترمذی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے نقل فرمائی ہے۔

۷۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ، وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ، وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَاَنْ تَتُوْبَ عَلَیَّ وَتَغْفِرَلِیْ وَتَرْحَمَنِیْ وَاِذَا اَرَدْتَّ بِقَوْمٍ فِتْنَةً اَوْ بَلَاءً فَتَوَفَّنِیْ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ، وَاَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُّقَرِّبُنِیْ اِلٰی حُبِّكَ۔

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے نیکیاں کرنے کا، برائیاں چھوڑنے کا اور مسکینوں کے ساتھ محبت کرنے کا سوال کرتا ہوں اور یہ کہ تو میری توبہ قبول

فرمائے اور مجھ پہ رحم کرے اور جب تو کسی قوم کے ساتھ آزمائش و مصیبت کا ارادہ فرمائے تو مجھے بغیر کسی فتنہ و آزمائش میں مبتلا کئے اپنے ہاں بلالے، اور میں تجھ سے تیری محبت کا اور اس کی محبت کا جو تیرے ساتھ محبت کرے اور اس عمل کی محبت کا سوال کرتا ہوں جو مجھے تیرے قریب کردے۔

☆ اس دعا کو امام ترمذی علیہ الرحمۃ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے نقل فرمایا ہے۔



جنت کا اکیسواں باغیچہ

۱۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ط اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ج وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَ ابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ○ وَ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِى الْمُلْكِ وَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِىٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَ كَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ○ رَبِّ زِدْنِىْ عِلْمًا ۔

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، بہت رحم والا ہے، تم فرماؤ اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر جو کہہ کر پکارو سب اس کے اچھے نام ہیں اور اپنی آواز نہ بہت آواز سے پڑھو نہ بالکل آہستہ اور ان دونوں کے بیچ میں راستہ چاہو اور یوں کہو سب خوبیاں اللہ کو جس نے اپنے لئے بچہ اختیار نہ فرمایا اور بادشاہی میں کوئی اس کا شریک نہیں اور کمزوری سے کوئی اس کا حمایتی نہیں اور اس کی بڑائی بولنے کو تکبیر کہوائے میرے رب میرے علم میں اضافہ فرما۔

☆ دیلمی نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص صبح وشام مندرجہ بالا آیات (الاسراء، ۱۱۰، ۱۱۱) پڑھے تو اس رات اور دن اس کا دل نہیں مرے گا۔''

۲۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ عَدَدَ مَا خَلَقَ

اللّٰہُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَھُمَا، وَاللّٰہُ اَکْبَرُ عَدَدَ مَاھُوَ خَالِقٌ، وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَھُمَا، وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَدَدَ مَا ھُوَ خَالِقٌ، وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عَدَدَ مَا خَلَقَ اللّٰہُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَھُمَا، وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عَدَدَ مَا ھُوَ خَالِقٌ وَّلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ عَدَدَ مَا خَلَقَ اللّٰہُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَھُمَا، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ عَدَدَ مَا ھُوَ خَالِقٌ،

ترجمہ: پاک ہے اللہ اس قدر کہ جس قدر اس نے آسمانوں اور زمین میں مخلوق پیدا فرمائی اور جو آسمانوں وزمین کے درمیان ہے، پاک ہے وہ اتنا زیادہ کہ جس قدر وہ خالق ہے، اللہ تعالیٰ بہت بڑا ہے اس سے بھی زیادہ کہ جس قدر مخلوق ہے آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان، اور اللہ سب سے بڑا ہے اس سے بھی کہ جس قدر وہ مخلوق کا خالق ہے، اور اللہ ہی کے لئے حمد ہے آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان مخلوق کے برابر، اور اللہ ہی کے لئے حمد ہے اتنی زیادہ کہ جتنی اس کی مخلوق ہے، نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ زمین وآسمانوں اور ان کے درمیان مخلوق کے برابر اور نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اتنی تعداد میں جتنی اس کی مخلوق ہے، نہیں ہے نیکی کرنے کی اور برائی سے بچنے کی قوت مگر اللہ کی طرف سے زمین وآسمانوں اور ان کے درمیان مخلوق کے برابر اور نہیں ہے نیکی کی قوت اور گناہ سے بچنے کی طاقت مگر اللہ کی طرف سے اس قدر کہ جس قدر اس کی مخلوق ہے۔ (ان جملوں کا مطلب یہ ہے کہ مثلاً پہلا جملہ سبحان اللہ عدد...... سے مراد ہوگا کہ میں سبحان اللہ کہتا ہوں اس کی مخلوق کے برابر...... الی آخرہ)

☆ ابوداؤد اور ترمذی نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ حضور صلی

اللہ علیہ وسلم (گھر میں) داخل ہوئے اور دیکھا کہ بی بی صاحب کے ہاتھ میں گٹھلیاں اور کنکر ہیں جو تسبیح پڑھ رہی ہیں اور اس کو ان گٹھلیوں کنکروں پہ گن رہی ہیں حضور علیہ السلام نے فرمایا اخبرك بما هو ايسر من هذا و افضل و ابلغ ۔میں تجھے ایسا ذکر بتاتا ہوں جو اس سے آسان بھی ہے اور افضل وزیادہ قبولیت والا بھی ہے۔ پھر آپ نے مندرجہ بالا کلمات بتائے۔)

۳ . اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا سَلَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَتَحَنَّنْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَحَنَّنْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَآلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ .

ترجمہ: اے اللہ رحمت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر جیسے تو نے رحمت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام پر اور برکت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر جس طرح تو نے برکت اتاری ابراہیم علیہ السلام پر اور سلامتی بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوران کی آل پر جس طرح تو نے سلامتی بھیجی ابراہیم علیہ السلام پر اور مہربانی فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر جس طرح تو نے مہربانی فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر، بے شک تو تعریف کیا ہوا، بزرگی والا ہے۔

☆ یہ درود پاک ابن مسدی علیہ الرحمۃ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

۴ . اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُوْلُ بِهٖ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيْكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِيْنِ مَا تُهَوِّنُ بِهٖ عَلَيْنَا مَصَائِبَ الدُّنْيَا، اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا

مَا اَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتَنَا فِىْ دِيْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا، وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَّا يَرْحَمُنَا .

ترجمہ: اے اللہ تقسیم فرمادے ہمارے لئے اپنا خوف جو ہمارے اور تیری نا فرمانیوں اور فرماں برداریوں کے درمیان حائل ہو جائے، جو ہمیں تیری جنت تک پہنچادے، اور یقین کو (تقسیم فرمادے) جو ہم پر دنیوی مصائب کو ہلکا کردے، اے اللہ! ہمارے کانوں، ہماری آنکھوں اور ہماری قوت کو اس چیز سے نفع دے جس (عبادت) کے لئے تو نے ہمیں زندہ رکھا ہوا ہے اور اس کو ہمارا وارث بنادے اور ہمارے انتقام اور جوش کو ان پہ غالب کردے جس نے ہم پہ ظلم کیا اور ہماری مدد فرما ہمارا اعداء پر اور ہمارے دین میں مصیبت و آفت نہ آنے دے اور دنیا کا غم ہمارا سب سے بڑا غم نہ بنا اور نہ ہی ہمارے علم کی انتہا اور ہم پہ اس کو مسلط نہ فرما جو ہم پہ رحم نہ کرے۔

☆ ترمذی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ کم ہی ایسا ہوتا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس سے اُٹھتے یہاں تک کہ یہ دعا ضرور کرتے۔

۵ . اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَيْطَانِ الْجِنِّ وَشَيْطَانِ الْاِنْسِ .

ترجمہ: اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں جنوں کے شیطانوں (کے شر) سے اور انسانوں کے شیطانوں (کے شر) سے۔

☆ اس دعا کی تخریج امام نسائی نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے فرمائی ہے۔

۶ . اَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَاَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا وَاَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَاٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَارْضَ عَنَّا وَاَرْضِنَا .

ترجمہ: اے اللہ ہمارے لئے (ہر نعمت میں) اضافہ فرما کمی نہ فرما اور ہمیں

عزت عطا فرما، رسوا نہ کر، اور ہم پر اپنی عطاؤں کا سلسلہ جاری رکھ، ہمیں اپنے فضل سے محروم نہ فرما اور ہمیں دوسروں پہ ترجیح عطا فرما، ہم پہ کسی کو ترجیح نہ دے اور ہم پہ راضی ہو جا اور ہمیں راضی فرما دے۔

☆ اس دعا کی تخریج امام ترمذی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمائی ہے (یہ دعا حضور علیہ السلام نے سورۃ المؤمنون کی ابتدائی دس آیات کے نزول پہ ارشاد فرمائی تھی بڑا ایمان افروز واقعہ ہے میں نے ایک پورا جمعہ اس واقعہ پہ پڑھایا تو عجیب کیفیت تھی حاضرین پہ بھی اور خود اس عاجز پہ بھی (اللھم متعنا بغو الك هذه الدعاء المباركه)

۷۔ اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا وَاهْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ وَجَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ اَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُلُوْبِنَا وَاَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ وَاجْعَلْنَا شَاكِرِيْنَ لِنِعْمَتِكَ مُثْنِيْنَ بِهَا قَابِلِيْنَ لَهَا وَاَتِمَّهَا عَلَيْنَا۔

ترجمہ: اے اللہ ہمارے درمیان اصلاح فرما اور ہمیں سلامتی کے راستوں پہ چلا اور ہمیں اندھیروں سے اجالوں کی طرف پہنچا اور ہمیں ظاہر و باطن کے بے حیائی اور برے کاموں سے بچا اے اللہ ہمارے کانوں میں ہماری آنکھوں میں، ہمارے دلوں میں، ہماری بیویوں اور اولاد میں برکت پیدا فرما، بے شک تو بہت توبہ قبول کرنے والا، رحم کرنے والا ہے، ہمیں اپنی نعمتوں کا شکر کرنے والا بنا اور ان کی تعریف کرنے والا، ان کو (شکر کے جذبے سے) قبول کرنے والا بنا اور ان نعمتوں کو ہم پہ مکمل فرما۔

☆ اس دعا کی تخریج امام طبرانی علیہ الرحمۃ نے، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کی ہے۔

جنت کا بائیسواں باغیچہ

۱۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِی الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ○ وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَیِّ الَّذِیْ لَا يَمُوْتُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِی الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ○

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے، سب خوبیاں اللہ کو جس نے اپنے لئے بچہ اختیار نہ فرمایا اور بادشاہی میں کوئی اس کا شریک نہیں اور کمزوری سے کوئی اس کا حمایتی نہیں اور اس کی بڑائی بولنے کی تکبیر کہو اور بھروسہ کرو اس زندہ پر جو کبھی نہ مرے گا سب خوبیاں اللہ کو جس نے اپنے لئے بچہ اختیار نہ فرمایا اور بادشاہی میں کوئی اس کا شریک نہیں اور کمزوری سے اس کا کوئی حمایتی نہیں اور اس کی بڑائی بولنے کی تکبیر کہو۔

☆ امام احمد وغیرہ نے حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور علیہ السلام نے اس آیت (مندرجہ بالا۔ الاسراء ۱۱۱) کو آیۃ العز (عزت کی نشانی) قرار دیا (مطلب یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی حمد و کبریائی کا بیان ہے اور مسلمان جب تک خدا کی حمد و کبریائی بیان کرتے رہیں گے دنیا میں عزت کی زندگی گذاریں گے۔

وہ معزز تھے زمانے میں مسلماں ہو کر اور ہم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر
درسِ قرآن نہ گر ہم نے بھلایا ہوتا یہ زمانہ نہ زمانے نے دکھایا ہوتا

ابن ابی الدنیا نے اسماعیل بن ابی فدیک سے نقل کیا ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔

ماکدبنی امرا لا تمثل لیجبریل فقال یا محمد قل توکلت علی الحی الذی لا یموت والحمد للہ الذی...... تکبیرا

مجھے جب بھی کوئی تکلیف یا مصیبت آئی جبرائیل امین علیہ السلام میرے سامنے مجھے دکھائی دیے اور انہوں نے کہا اے پیارے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) یوں کہیے میں نے اس زندہ ہستی پہ بھروسہ کیا جو کبھی نہیں مرے گا...... پھر آگے وہی آیت۔ تکبیرا تک۔

۲. سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ، اَللّٰھُمَّ اِلَیْکَ الْمُشْتَکٰی وَبِکَ الْمُسْتَغَاثُ وَعَلَیْکَ التُّکْلَانُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ.

ترجمہ: پاک ہے اللہ تعالیٰ بلند و بالا، ارفع و اعلیٰ۔ اے اللہ تیری ہی طرف شکایت (درخواست والتجاء) ہے۔ اور تجھی سے ہے فریاد ہے اور تجھی پر ہی بھروسہ ہے اے زندہ وقائم رہنے والے۔

☆ ترمذی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب پریشان ہوتے تو آسمان کی طرف سرانور بلند کر کے یہ الفاظ اپنی زبان حق ترجمان سے ادا فرماتے۔

۳. لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ، لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اَنْتَ عَزَّ جَارُکَ وَجَلَّ ثَنَاؤُکَ، رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ.

ترجمہ: نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ تعالیٰ حلم و کرم والا، پاک ہے اللہ جو سات آسمانوں اور عرش عظیم کا رب ہے، نہیں ہے کوئی معبود مگر تو ہی تیرا پڑوسی عزت والا ہے اور تیری تعریف عظمت والی ہے، اے میرے پروردگار! مجھے اکیلا نہ کرنا اور تو ہی بہترین وارث ہے۔

☆ ابن السنی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: اذا خفت سلطانا اوغیرہ فقل لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ...... جب تجھے بادشاہ وغیرہ (کے ظلم) کا خطرہ ہو تو یہ پڑھا کر۔

۴ . اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ وَارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّآلَ مُحَمَّدٍ كَمَا رَحِمْتَ اِبْرَاهِيْمَ وَآلَ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَآلَ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ .

ترجمہ: اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر جس طرح تو نے رحمت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر اور رحم فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر جس طرح تو نے رحم کیا ابراہیم علیہ السلام پر اور ان کی آل پر اور برکت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر جس طرح تو نے برکت اتاری حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کی آل پر، بے شک تو تعریف کیا ہوا، بزرگی والا ہے۔

☆ یہ درود پاک ابن مسدی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے۔

۵ . اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْاَلُكَ بِاَنِّىْ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِىْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ .

ترجمہ: اے اللہ بے شک میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، بے شک میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر تو ہی اکیلا، بے نیاز، وہ کہ نہ کسی کو جنا نہ خود جنا گیا اور نہ ہی کوئی اس کے جوڑ و پلّے کا۔

☆ ابوداؤد وغیرہ نے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور علیہ السلام نے ایک شخص کو ان (مذکورہ) الفاظ سے دعا کرتے ہوئے سُنا تو فرمایا:

والذی نفسی بیدہ لقد سئال اللہ تعالیٰ باسمہ الاعظم الذی اذا دعی بہ اجاب و اذا سئل بہ اعطی .

اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس نے اللہ تعالیٰ سے اس کے اسم اعظم کے ساتھ دعا کی ہے کہ جب اس سے (اسم اعظم کے ساتھ) دعا کی جائے تو ضرور قبول ہوتی ہے اور جب مانگا جائے تو ضرور ملتا ہے۔

٦ . اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ فَاِنَّهٗ لَا يَمْلِكُهُمَا اِلَّا اَنْتَ .

ترجمہ: اے اللہ، بے شک میں تجھ سے تیرے فضل و رحمت کا سوال کرتا ہوں کیونکہ تو ہی فضل و رحمت کا مالک ہے۔

☆ طبرانی نے صحیح رجال کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ سخت فاقے میں حضور علیہ السلام نے اپنی ازواج کے ہاں پتہ کروایا تو کسی کے ہاں کوئی چیز (کھانے پینے کی) نہ ملی تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی تو ایک بھنی ہوئی بکری ہدیۃً آ گئی حضور علیہ السلام نے فرمایا (ھذہ من فضل اللہ ونحن ننتظر الرحمۃ۔ یہ ہے اللہ کا فضل اور ہم اس کی رحمت کی انتظار میں ہی تھے)۔

٧ . اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ بِاِسْمِكَ الطَّاهِرِ الطَّيِّبِ الْمُبَارِكِ الْاَحَبِّ اِلَيْكَ الَّذِیْ اِذَا دُعِيْتَ بِهٖ اَجَبْتَ وَاِذَا سُئِلْتَ بِهٖ اَعْطَيْتَ وَاِذَا اسْتُرْحِمْتَ بِهٖ رَحِمْتَ وَاِذَا اسْتُفْرِجْتَ بِهٖ فَرَّجْتَ . اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَدْعُوْكَ اللّٰهَ وَاَدْعُوْكَ الرَّحْمٰنَ وَاَدْعُوْكَ الْبَرَّ الرَّحِيْمَ وَاَدْعُوْكَ بِاَسْمَائِكَ الْحُسْنٰی كُلِّهَا مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ اَنْ تَغْفِرَلِیْ وَتَرْحَمَنِیْ .

ترجمہ: اے اللہ! میں تیرے پاک وپاکیزہ ومبارک ومحبوب ترین نام کے ساتھ سوال کرتا ہوں کہ جب اس سے دعا کی جائے تو' تو قبول فرماتا ہے اور جب اس کے ذریعے سے سوال کیا جائے تو عطا فرماتا ہے اور جب اس کے وسیلے سے رحمت طلب کی جائے تو' تو رحم کرتا ہے اور جب مصیبت سے نجات مانگی جائے تو نجات دیتا ہے اے اللہ میں تجھے اللہ (اسم ذات) سے پکارتا ہوں، میں تجھے الرحمن (جیسے بابرکت نام) سے پکارتا ہوں، میں تجھ سے البر الرحیم (جیسے مبارک ناموں کیساتھ) دعا کرتا ہوں اور تجھے تیرے تمام حسین ناموں (اسماء حسنٰی) کے ساتھ پکارتا ہوں جو میں جان چکا اور جو ابھی تک نہ جاں سکا یہ کہ مجھے معاف فرمادے اور مجھ پہ رحم کردے۔

☆ ابن ماجہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضور علیہ السلام کو ان (مذکورہ الفاظ) سے دعا کرتے ہوئے سنا اور فرماتی ہیں کہ مجھے ایک دن حضور علیہ السلام نے فرمایا۔

هل علمت ان الله قددلنی علی الاسم الذی اذا دعی به اجاب

اے عائشہ! کیا تو جانتی ہے کہ اللہ تعالی نے ایسے اسم کی مجھے خبر دی ہے کہ جب بھی اس سے دعا کی جائے تو قبول ہوتی ہے۔ (حضرت عائشہ کہتی ہیں) میں نے عرض کی **بابی انت وامی یا رسول الله فعلمنیه** ۔ یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان مجھے بھی بتادیجئے وہ کون سا اسم پاک ہے فرمایا: **انه لا ینبغی لك یا عائشه** ۔ اے عائشہ وہ تجھے بتانا مناسب نہیں ہے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں میں دور ہو کر بیٹھ گئی پھر تھوڑی دیر کے بعد میں نے حضور علیہ السلام کے سر انور کو بوسہ دیا اور پھر عرض کیا، حضور مجھے بھی بتادیں ناں: حضور علیہ السلام نے پھر پہلے والا جواب دیا اور ساتھ فرمایا کہ اس اسم پاک سے دنیا کی کوئی چیز مانگنا مناسب نہیں۔ کہتی ہیں میں اٹھی، وضو کیا دو رکعت ادا کیں اور پھر (مندرجہ بالا) دعا کی **فاستضحك رسول الله ثم قال انه لفی**

الاسماء التی دعوت بها۔ حضور علیہ السلام ہنسنے لگے پھر فرمایا یہ اسماء حسنیٰ میں سے ہے جس کے ساتھ تو نے دعا کی ہے۔

۸ . اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ جَعَلْتَهٗ عِصْمَةَ اَمْرِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ فِیْهَا مَعَاشِیْ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ نِقْمَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ .

ترجمہ: اے اللہ میرے دین کی اصلاح فرما جس کو تو نے میرے معاملہ کی حفاظت (میری نجات کا ذریعہ) بنایا ہے اے اللہ میری دنیا کی اصلاح فرما جس کو تو نے میرا زندگی گذران مقدر کیا ہے، اے اللہ! میں تیری رضا کے ساتھ تیری ناراضگی سے پناہ مانگتا ہوں اور تیری معافی کے ساتھ تیرے غضب سے پناہ طلب کرتا ہوں اور تجھ سے تیری ہی پناہ میں آتا ہوں کوئی روکنے والا نہیں جس کو تو عطا فرمائے اور کوئی دینے والا نہیں جس سے تو روک لے اور نہیں نفع دیتی کسی عزت والے کی عزت تیرے مقابلہ میں۔

☆ امام نسائی علیہ الرحمۃ نے یہ دعا حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے نقل فرمائی ہے۔

۹ . اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ اُعْظِمُ شُکْرَكَ، وَاُکْثِرُ ذِکْرَكَ، وَاَتَّبِعُ نَصِیْحَتَكَ، وَاَحْفَظُ وَصِیَّتَكَ .

ترجمہ: اے اللہ! مجھے اپنا بہت عظیم شکر کرنے والا بنا دے اور اپنا بہت زیادہ ذکر کرنے والا بنا دے اور اپنی نصیحت کی بہت زیادہ اتباع کرنے والا بنا دے اور اپنے حکم کی بہت زیادہ حفاظت کرنے والا بنا دے۔

☆ اس دعا کو امام ترمذی علیہ الرحمۃ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل فرمایا ہے۔

۱۰۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ عِبَادِكَ الْمُخْبِتِيْنَ، الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ، الْوَفْدِ الْمُتَقَبَّلِيْنَ۔

ترجمہ: اے اللہ! مجھے اپنے مطیع وفرماں بردار بندوں میں سے بنا دے (قیامت کے دن) جن کے اعضائے وضو چمکتے ہوں گے (پنج کلیاں) وہ وفد جو قبولیت والا ہے اس میں مجھے شامل کرلے۔

☆ اس دعا کی تخریج امام احمد علیہ الرحمۃ نے وفد عبدالقیس سے فرمائی ہے۔

جنت کا تیسواں باغیچہ

۱۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡۤ اَنۡزَلَ عَلٰی عَبۡدِہِ الۡکِتٰبَ وَ لَمۡ یَجۡعَلۡ لَّہٗ عِوَجًا ○ قَیِّمًا لِّیُنۡذِرَ بَاۡسًا شَدِیۡدًا مِّنۡ لَّدُنۡہُ وَ یُبَشِّرَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ الَّذِیۡنَ یَعۡمَلُوۡنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَہُمۡ اَجۡرًا حَسَنًا ○ مَّاکِثِیۡنَ فِیۡہِ اَبَدًا ○ وَّ یُنۡذِرَ الَّذِیۡنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰہُ وَلَدًا ○ مَا لَہُمۡ بِہٖ مِنۡ عِلۡمٍ وَّ لَا لِاٰبَآئِہِمۡ ؕ کَبُرَتۡ کَلِمَۃً تَخۡرُجُ مِنۡ اَفۡوَاہِہِمۡ ؕ اِنۡ یَّقُوۡلُوۡنَ اِلَّا کَذِبًا ○ فَلَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفۡسَکَ عَلٰۤی اٰثَارِہِمۡ اِنۡ لَّمۡ یُؤۡمِنُوۡا بِہٰذَا الۡحَدِیۡثِ اَسَفًا ○ اِنَّا جَعَلۡنَا مَا عَلَی الۡاَرۡضِ زِیۡنَۃً لَّہَا لِنَبۡلُوَہُمۡ اَیُّہُمۡ اَحۡسَنُ عَمَلًا ○ وَ اِنَّا لَجٰعِلُوۡنَ مَا عَلَیۡہَا صَعِیۡدًا جُرُزًا ○ اَمۡ حَسِبۡتَ اَنَّ اَصۡحٰبَ الۡکَہۡفِ وَ الرَّقِیۡمِ ۙ کَانُوۡا مِنۡ اٰیٰتِنَا عَجَبًا ○ اِذۡ اَوَی الۡفِتۡیَۃُ اِلَی الۡکَہۡفِ فَقَالُوۡا رَبَّنَاۤ اٰتِنَا مِنۡ لَّدُنۡکَ رَحۡمَۃً وَّ ہَیِّیٔۡ لَنَا مِنۡ اَمۡرِنَا رَشَدًا ○ (الکہف)

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ہے، سب خوبیاں اللہ کو جس نے اپنے بندوں پر کتاب اتاری اور اس میں اصلاً کجی نہ رکھی عدل والی کتاب کہ اللہ کے سخت عذاب سے ڈرائے اور ایمان والوں کو جو نیک کام کریں بشارت دے کہ ان کے لئے اچھا ثواب ہے جس میں ہمیشہ رہیں گے اور ان کو ڈرائے جو کہتے ہیں کہ اللہ نے اپنا کوئی بچہ بنایا اس بارے میں نہ وہ کچھ علم رکھتے ہیں نہ ان کے باپ دادا' کتنا بڑا بول ہے کہ

ان کے منہ سے نکلتا ہے نرا جھوٹ کہہ رہے ہیں تو کہیں تم اپنی جان پر کھیل جاؤ گے ان کے پیچھے اگر وہ اس بات پر ایمان نہ لائیں غم سے بے شک ہم نے زمین کا سنگار کیا جو کچھ اس پر ہے کہ انہیں آزمائیں ان میں کس کے کام بہترین اور بے شک جو کچھ اس پر ہے ہم اسے پٹ پر میدان کو چھوڑیں گے کیا تمہیں معلوم ہوا کہ پہاڑ کی کھوہ اور جنگل کے کنارے والے ہماری ایک عجیب نشانی تھے جب ان جوانوں نے غار میں پناہ لی پھر بولے اے ہمارے رب ہمیں اپنے پاس سے رحمت دے اور ہمارے کام میں ہمارے لئے راہ یابی کے سامان کر۔

☆ امام مسلم وغیرہ نے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

من حفظ عشر آیات من اول سورة الکهف عصم من فتنة الدجال ۔

جس نے سورۂ کہف کی پہلی دس آیات کو یاد کر لیا (ان پہ عمل کر کے ان کی حفاظت کی) وہ دجال کے فتنے سے محفوظ ہو گیا۔

امام ترمذی علیہ الرحمۃ نے بھی انہی سے روایت کی ہے (لیکن اس میں تین آیات کا ذکر ہے اور حفظ کی بجائے) من قرء ثلاث آیات من اول الکهف عصم من فتنة الدجال ہے۔

۲ ۔ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ (ثلاثا) سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ خَلْقِهِ سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ خَلْقِهِ، سُبْحَانَ اللهِ رِضَا نَفْسِهِ سُبْحَانَ اللهِ رِضَا نَفْسِهِ، سُبْحَانَ اللهِ زِنَةَ عَرْشِهِ سُبْحَانَ اللهِ زِنَةَ عَرْشِهِ، سُبْحَانَ اللهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ سُبْحَانَ اللهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ ۔

ترجمہ: پاک ہے اللہ اور اس کی حمد کے ساتھ اس کی مخلوق کی تعداد، اس کی رضا اور عرش کے وزن اور اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر (تین مرتبہ) پاک ہے اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی تعداد، اپنی رضا کے برابر (دو مرتبہ) پاک ہے اللہ تعالیٰ عرش کے وزن کے برابر (دو مرتبہ) پاک ہے اللہ اپنے کلمات کی سیاہی کے برابر (دو مرتبہ)۔

☆ امام مسلم نے ام المومنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے صبح کی نماز کے وقت نکلے جبکہ وہ مسجد میں ذکر واذکار میں مشغول تھیں پھر حضور علیہ السلام چاشت کے وقت تشریف لائے تو وہ اسی حالت پہ تھیں، حضور علیہ السلام نے پوچھا زلت علی الحالة التی فارقتك علیها۔ تو اس وقت سے یہیں پہ ہے؟ عرض کی جی ہاں۔ فرمایا: تیرے بعد میں نے چار کلمات تین تین مرتبہ پڑھے ہیں لو وزنت بما قلت الیوم لو رنتهن اگر تیری اس تمام پڑھائی کے ساتھ انہیں تولا جائے تو وزنی ہو جائیں پھر آپ نے مندرجہ بالا کلمات ارشاد فرماتے۔ اس کو امام ترمذی نے بھی (تھوڑے فرق کے ساتھ) روایت کیا ہے یعنی سبحان الله عدد خلقه (دو مرتبہ) اسی طرح مداد کلماته تک ہر تسبیح دو دو مرتبہ۔

۳۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَآلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

ترجمہ: اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر جس طرح تو نے رحمت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر، بے شک تو تعریف کیا ہوا، بزرگی والا ہے اور برکت اتار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر جس طرح تو نے برکت اتاری

ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر، بے شک تو تعریف کیا ہوا، بزرگی والا ہے۔

☆ امام نسائی علیہ الرحمۃ نے یہ حدیث حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

۴ . اَسْاَلُكَ بِاِسْمِكَ الْاَعْلَى الْاَعَزِّ الْاَجَلِّ الْاَكْرَمِ .

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے تیرے بلند و بالا، ارفع و اعلیٰ بہت عزت و بزرگی و کرم والے نام سے (تیرے کرم و فضل کی بھیک مانگتا ہوں) سوال کرتا ہوں۔

☆ طبرانی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک بندے نے عرض کی یارسول اللہ، ھل من الدعاء شیء لا یردہ کیا کوئی ایسی دعا بھی ہے جو کبھی رد نہ ہوتی ہو؟ قال نعم تقول . فرمایا ہاں ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مندرجہ بالا کلمات ارشاد فرمائیے

۵ . اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَطَیِّبْ لِیْ كَسْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ خُلُقِیْ وَلَا تَمْنَعْنِیْ مِمَا قَضَیْتَ لِیْ وَلَا تُذْهِبْ نَفْسِیْ اِلٰی شَیْءٍ صَرَفْتَهٗ عَنِّیْ .

ترجمہ: اے اللہ! میرے گناہ بخش دے۔ میرا کاروبار (رزق) پاکیزہ کر دے، میرے اخلاق میں وسعت دے اور جو تو نے میرے لئے فیصلہ فرما دیا ہے اس سے میرے لئے رکاوٹ نہ ڈال اور میری ذات کو ایسی شئی (آفت) کی طرف نہ لے جا جو تو نے اس سے ٹال دی ہے۔

☆ مستغفری نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ مجھے حضور علیہ السلام نے فرمایا: تجھے پانچ سو بکریاں بمعہ چرواہوں کے زیادہ پسند ہیں یا یہ (مندرجہ بالا) پانچ کلمات جن کے ذریعے تو دعا کرے۔ سبحان اللہ۔

٦ . اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَالْقَسْوَةِ وَالْغَفْلَةِ وَالْعَيْلَةِ وَالذِّلَّةِ وَالْمَسْكَنَةِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْكُفْرِ وَالْفُسُوْقِ وَالشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَالسُّمْعَةِ وَالرِّيَاءِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الصَّمَمِ وَالْبَكَمِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَالْبَرَصِ وَسَيِّءِ الْاَسْقَامِ .

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں بے چارگی، سستی، بزدلی، کنجوسی، بڑھاپے، دل کی سختی، غفلت، فاقے، رسوائی اور مفلسی سے، اور تجھ سے پناہ مانگتا ہوں، تنگدستی، کفر، فسق وفجور، نفرت، نفاق، ریاکاری اور دکھلاوے سے۔

☆ یہ دعا امام حاکم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل فرمائی ہے۔

٧ . اَللّٰهُمَّ اَقْبِلْ بِقَلْبِیْ اِلٰی دِيْنِكَ وَاحْفَظْ مِنْ وَرَائِنَا بِرَحْمَتِكَ، اَللّٰهُمَّ اِنَّ نَوَاصِيَنَا بِيَدِكَ لَمْ تُمَلِّكْنَا مِنْهَا شَيْئًا فَاِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ بِنَا فَكُنْ اَنْتَ وَلِيَّنَا وَاهْدِنَا اِلٰی سَوَاءِ السَّبِيْلِ .

ترجمہ: اے اللہ! میرے دل کی توجہ اپنے دین کی طرف پھیر دے اور ہمارے بعد اپنی رحمت سے (ہمارے گھربار کی) حفاظت فرمانا، اے اللہ بے شک ہماری پیشانیاں تیرے ہی ہاتھ میں ہیں ان میں سے کسی شی، کا تو نے ہمیں مالک نہیں بنایا، تو جب تو نے ایسا کر دیا ہے تو ہمارا مددگار ہو جا اور ہمیں سیدھی راہ کی ہدایت عطا فرما۔

☆ امام ابونعیم نے یہ دعا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت فرمائی ہے۔

٨ . اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا مِنْ فَضْلِكَ وَلَا تَحْرِمْنَا رِزْقَكَ وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مَا رَزَقْتَنَا وَاجْعَلْ غِنَانَا فِيْ اَنْفُسِنَا وَاجْعَلْ رَغْبَتَنَا فِيْ مَا عِنْدَكَ .

ترجمہ: اے اللہ ہمیں اپنے فضل سے رزق عطا فرما اور ہمیں اپنے رزق سے

محروم نہ کر اور جو رزق تو نے ہمیں عطا کیا اس میں برکت ڈال اور ہمارے دلوں میں استغناء پیدا فرما اور ہماری رغبت (مال کی بجائے) اپنی ذات میں پیدا کر دے۔

☆ یہ دعا بھی امام ابو نعیم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل فرمائی ہے۔

(۲۴) جنت کا چوبیسواں باغیچہ

۱۔ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۝ اَفَحَسِبَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا اَنۡ يَّتَّخِذُوۡا عِبَادِىۡ مِنۡ دُوۡنِىۡۤ اَوۡلِيَآءَ‌ ؕ اِنَّاۤ اَعۡتَدۡنَا جَهَـنَّمَ لِلۡكٰفِرِيۡنَ نُزُلًا ۝ قُلۡ هَلۡ نُـنَبِّئُكُمۡ بِالۡاَخۡسَرِيۡنَ اَعۡمَالًا ۝ اَلَّذِيۡنَ ضَلَّ سَعۡيُهُمۡ فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا وَهُمۡ يَحۡسَبُوۡنَ اَنَّهُمۡ يُحۡسِنُوۡنَ صُنۡعًا ۝ اُولٰٓـئِكَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمۡ وَلِقَآئِهٖ فَحَبِطَتۡ اَعۡمَالُهُمۡ فَلَا نُقِيۡمُ لَهُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ وَزۡنًا ۝ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمۡ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوۡا وَاتَّخَذُوۡۤا اٰيٰتِىۡ وَرُسُلِىۡ هُزُوًا ۝ اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتۡ لَهُمۡ جَنّٰتُ الۡفِرۡدَوۡسِ نُزُلًا ۝ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا لَا يَبۡغُوۡنَ عَنۡهَا حِوَلًا ۝ قُلْ لَّوۡ كَانَ الۡبَحۡرُ مِدَادًا لِّـكَلِمٰتِ رَبِّىۡ لَـنَفِدَ الۡبَحۡرُ قَبۡلَ اَنۡ تَـنۡفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّىۡ وَلَوۡ جِئۡنَا بِمِثۡلِهٖ مَدَدًا ۝ قُلۡ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثۡلُكُمۡ يُوۡحٰٓى اِلَىَّ اَنَّمَاۤ اِلٰهُكُمۡ اِلٰـهٌ وَّاحِدٌ‌ ۚ فَمَنۡ كَانَ يَرۡجُوۡا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلۡيَـعۡمَلۡ عَمَلًا صَالِحًـا وَّلَا يُشۡرِكۡ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا ۝ (الکہف)

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ہے، تو کیا کافر یہ سمجھتے ہیں کہ وہ میرے بندوں کو میرے سوا حمایتی بنالیں گے بے شک ہم نے کافروں کی مہمانی کو جہنم تیار کر رکھی ہے تم فرماؤ کیا ہم تمہیں بتادیں کہ سب سے بڑھ کر ناقص عمل کس کے ہیں ان کے جن کی ساری کوشش دنیا کی زندگی

میں گم گئی اور وہ اس خیال میں ہیں کہ ہم اچھا کام کر رہے ہیں یہ لوگ جنہوں نے اپنے رب کی آیتیں اور اس کا ملنا نہ مانا تو ان کا کیا دھرا سب اکارت ہے تو ہم ان کے لئے قیامت کے دن کوئی تول نہ قائم کریں گے یہ ان کا بدلہ ہے جہنم اس پر کہ انہوں نے کفر کیا اور میری آیتوں اور میری رسولوں کی ہنسی بنائی بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے فردوس کے باغ ان کی مہمانی ہے وہ ہمیشہ ان ہی میں رہیں گے ان سے جگہ بدلنا نہ چاہیں گے تم فرما دو کہ اگر سمندر میرے رب کی باتوں کے لئے سیاہی ہو تو ضرور سمندر ختم ہو جائے گا اور میرے رب کی باتیں ختم نہ ہوں گی اگر چہ ہم ویسا ہی اور اس کی مدد کو لے آئیں تو فرماؤ ظاہر صورت بشری میں تو میں تم جیسا ہوں مجھے وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے تو جسے اپنے رب سے ملنے کی امید ہو اسے چاہئے نیک کام کرے اور اپنے رب کی بندگی میں کسی کو شریک نہ کرے، اے میرے پالنے والے مجھے ظالم قوم میں سے نہ بنا۔

☆ امام مسلم نے حضرت ابوداؤد رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جس شخص نے سورۂ کہف کی آخری آیات کو پڑھا (یعنی اپنا معمول بنالیا) وہ شیطان کے فتنے سے محفوظ رہے گا۔"

۲۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ خَلْقِہٖ، سُبْحَانَ اللّٰہِ رِضَا نَفْسِہٖ، سُبْحَانَ اللّٰہِ زِنَۃَ عَرْشِہٖ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَدَدَ خَلْقِہٖ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رِضَا نَفْسِہٖ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ زِنَۃَ عَرْشِہٖ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عَدَدَ خَلْقِہٖ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رِضَا نَفْسِہٖ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ زِنَۃَ عَرْشِہٖ۔

ترجمہ: پاک ہے اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی تعداد کے برابر (یعنی یہ کلمہ ہم اتنی بار کہتے ہیں جتنی اس کی مخلوق ہے) پاک ہے اللہ اپنی رضا کی شان سے

پاک ہے اللہ تعالیٰ اپنے عرش کے وزن کے مطابق اپنی شانوں کے ساتھ اس کی حمد ہے یعنی عدد خلقہ، رضا نفسہ زنۃ عرشہ۔ اور انہیں شانوں سے لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰہُ۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ عدد خلقہ رضا نفسہ، زنۃ عرشہ۔

☆ ابن عساکر نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا جو شخص صبح یہ (مندرجہ بالا) کلمات کہے یہ اس کے لئے اس سے بہتر ہوگا کہ مشرق و مغرب کی تمام نعمتیں جمع کرے اور فرشتے اس کا ثواب لکھتے ہی رہیں گے۔ اور وہ نہ ختم ہوگا۔ (امام نبہانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ) سید زین العابدین باعلوی جمل اللیل مفتی مدینہ منورہ علیہ الرحمۃ (جن کا ذکر کتاب کی ابتداء میں ہوا) نے اپنی کتاب النسر الضیاح حاشیہ وردہ احیاء الارواح، جس میں اذکار و مسنون دعائیں جمع ہیں میں فرمایا کہ دعا میں بعض کلمات کے ساتھ پوری عبارت لکھنے کی بجائے مثل ذلک کے لفظ سے مراد ہے جتنا پچھلا ذکر و وظیفہ پڑھا ہے اتنا ہی یہ بھی پڑھا جائے جیسا کہ اوراد و وظائف کے باب میں احادیث سے یہی مراد ہوتا ہے نہ یہ کہ اتنی بار پڑھنے کی بجائے مثل ذلک کہہ لے یعنی جس طرح کوئی کہے کہ سو مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ تو آپ ایک بار پڑھ کر آخر میں کہہ دیں مائۃ مرۃ (سو مرتبہ) تو یہ سو مرتبہ نہ مانا جائے گا۔ یہی بات ملا علی قاری نے بھی اپنی کتاب "شرح الحصن" میں لکھی ہے کہ راوی اختصار کے لئے ایسا کر دیتے ہیں چنانچہ میں نے اس دعا کے ترجمہ میں بھی اختصار ہی کر دیا ہے۔

۳۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ۔

ترجمہ: اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو کہ نبی امی ہیں اور آپ کی بیویوں پہ جو کہ تمام اہل ایمان کی مائیں ہیں اور آپ کی اولاد پر اور آپ کے گھر والوں پر۔

☆ یہ درود شریف امام ابوداؤد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل فرمایا

۴۔ اَللّٰهُمَّ يَا عِمَادَ مَنْ لَّا عِمَادَ لَهُ، يَا سَنَدَ مَنْ لَّا سَنَدَ لَهُ، يَا ذُخْرَ مَنْ لَّا ذُخْرَ لَهُ، يَا غِيَاثَ مَنْ لَّا غِيَاثَ لَهُ، يَا كَرِيْمَ الْعَفْوِ، يَا حَسَنَ التَّجَاوُزِ، يَا كَاشِفَ الْبَلَاءِ، يَا عَظِيْمَ الرَّجَاءِ، يَا عَوْنَ الضُّعَفَاءِ، يَا مُنْقِذَ الْغَرْقٰى، يَا مُنْجِيَ الْهَلْكٰى، يَا مُحْسِنُ يَا مُجْمِلُ يَا مُنْعِمُ يَا مُفْضِلُ اَنْتَ الَّذِيْ سَجَدَ لَكَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَنُوْرُ النَّهَارِ وَضَوْءُ الْقَمَرِ وَشُعَاعُ الشَّمْسِ وَدَوِيُّ الْمَاءِ وَحَفِيْفُ الشَّجَرِ، يَا اَللّٰهُ لَا شَرِيْكَ لَكَ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ (ثُمَّ تَدْعُوْ بِحَاجَتِكَ)۔

ترجمہ: اے اللہ! اے بے سہاروں کے سہارا، اے بے آسروں کے آسرا اے کنگالوں کے خزانے، اے بے یار و مددگار کی مدد فرمانے والے، اے معافی کا کرم فرمانے والے (سب کو معاف کرنے والے) اے بھلائی کے ساتھ درگزر کرنے والے، اے بلاؤں کو دور کرنے والے، اے مایوس بندوں کی امیدوں کے مرکز، اے کمزوروں کے مددگار، اے غرق ہونے والوں کو بچانے والے، اے ہلاک ہونے والوں کو نجات دینے والے، اے احسان فرمانے والے، اے دنیا کی نعمتوں سے نوازنے والے، اے آخرت کی نعمتیں عطا کرنے والے، اے فضیلت بخشنے والے، تو ہی ہے وہ کہ جس کو رات کا اندھیرا اور دن کا اجالا، چاند کی روشنی، ورسورج کی شعاع، پانی کی موجوں کی آواز اور درختوں کے حرکت کرنے کی آواز سجدہ کرتی ہے، اے اللہ تیرا کوئی شریک نہیں اے پروردگار، اے پالنہار، اے پالنے والے (اس کے بعد اپنے حاجت ذکر کرے)۔

☆ شیخ ابوالفتح مقدسی علیہ الرحمۃ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی دنیوی سوال کیا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا۔

''اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا میرا پاس (دنیا کا) تھوڑا، زیادہ کچھ نہیں لیکن میں تجھے ایک چیز سکھاتا ہوں کہ میرے پاس جبریل امین علیہ السلام آئے اور انہوں نے کہا یا محمد! ھذہ ھدیۃ من اللہ تعالیٰ الیک لم یعطھا احد قبلک ۔اے پیارے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کے لئے تحفہ ہے جو آپ سے پہلے کسی کو نہیں دیا گیا کوئی بھی مقہور، مجبور، مصیبت زدہ، بادشاہ کے ظلم سے خائف اس کے ساتھ دعا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی مشکل کو ضرور آسان فرمائے گا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مندرجہ بالا دعا ارشاد فرمائی آخر میں یارب کا لفظ تین بار دہرایا فرمایا اس کے بعد اپنی حاجت اللہ تعالیٰ سے مانگ اس جگہ سے اٹھنے سے پہلے حاجت پوری ہوگی۔فلا تعلمو ھا السفہاء۔کم عقلوں کو یہ دعا نہ سکھانا۔''

۵ . اَللّٰھُمَّ لَقِّنِیْ حُجَّۃَ الْاِیْمَانِ عِنْدَ الْمَمَاتِ .

ترجمہ: اے اللہ! موت کے وقت مجھے ایمان کی دلیل کی تلقین فرمانا۔

☆ یہ دعا طبرانی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت فرمائی ہے۔

۶ . اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ

ترجمہ: اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ پہ رحم فرما اور مجھے ہدایت نصیب کر اور مجھے رزق عطا فرما۔

☆ اس حدیث کو حضرت امام مسلم نے طارق اشجعی رضی اللہ عنہ سے نقل فرمایا ہے۔

۷ . اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الصَّمَمِ وَالْبَکَمِ، وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ، وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ مَّوْتِ الْھَدْمِ، وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ

مَوْتِ الْهَمِّ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ مَوْتِ الْغَمِّ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ مَوْتِ الْجُوْعِ، فَاِنَّهُ بِئْسَ الضَّجِيْعُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ، فَاِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ.

ترجمہ: اے اللہ! میں بہرے وگونگے پن (کان وزبان کی سختی) سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور تجھ سے گناہ اور (جرم کر کے) تاوان کی ادائیگی سے پناہ چاہتا ہو (یعنی جنائت وجرم کروں ہی نہ کہ مجھے تاوان دینا پڑے) بوجھ تلے دب کے مرنے کی موت، غم واندوہ (ٹینشن وڈیپریشن) کی موت پریشانی کی موت، بھوک وافلاس کی موت سے تیری پناہ چاہتا ہوں کیونکہ یہ بہت بُری موت ہے اور میں خیانت سے تیری پناہ چاہتا ہوں کیونکہ یہ بہت بُرا ساتھی ہے۔

☆ اس دعا کی تخریج حارث بن ابی اسامہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمائی ہے۔

جنت کا پچیسواں باغیچہ

۱ . بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ قَدۡ اَفۡلَحَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ○ الَّذِیۡنَ
هُمۡ فِیۡ صَلَاتِهِمۡ خٰشِعُوۡنَ ○ وَالَّذِیۡنَ هُمۡ عَنِ اللَّغۡوِ مُعۡرِضُوۡنَ ○
وَالَّذِیۡنَ هُمۡ لِلزَّکٰوةِ فٰعِلُوۡنَ ○ وَالَّذِیۡنَ هُمۡ لِفُرُوۡجِهِمۡ حٰفِظُوۡنَ ○
اِلَّا عَلٰۤی اَزۡوَاجِهِمۡ اَوۡ مَا مَلَکَتۡ اَیۡمَانُهُمۡ فَاِنَّهُمۡ غَیۡرُ مَلُوۡمِیۡنَ ○
فَمَنِ ابۡتَغٰی وَرَآءَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الۡعٰدُوۡنَ ○ وَالَّذِیۡنَ هُمۡ
لِاَمٰنٰتِهِمۡ وَعَهۡدِهِمۡ رٰعُوۡنَ ○ وَالَّذِیۡنَ هُمۡ عَلٰی صَلَوٰتِهِمۡ
یُحَافِظُوۡنَ ○ اُولٰٓئِکَ هُمُ الۡوٰرِثُوۡنَ ○ الَّذِیۡنَ یَرِثُوۡنَ الۡفِرۡدَوۡسَ ؕ هُمۡ
فِیۡهَا خٰلِدُوۡنَ (المؤمنون) رَبِّ اَعُوۡذُ بِکَ مِنۡ هَمَزٰتِ الشَّیٰطِیۡنِ ○
وَاَعُوۡذُ بِکَ رَبِّ اَنۡ یَّحۡضُرُوۡنَ .

ترجمہ:

☆ ابن مردویہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من قرء من "قدافلح المؤمنون ......" عشر آیات بنی اللہ له بیتا فی الجنة .

جس شخص نے سورة المومنون کی پہلی دس آیات کو پڑھا (اور پڑھنا اپنا معمول بنا لیا) اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔

۲ . لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکۡبَرُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِیۡکَ

لَہٗ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

ترجمہ: نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے، نہیں ہے کوئی عبادت کے لائق مگر اللہ وحدہ لاشریک، انہی کے لئے بادشاہی ہے اور اسی کے لئے حمد ہے اور وہ ہر شیء پہ قادر ہے نہیں ہے کوئی عبادت کے لائق مگر اللہ تعالیٰ، نہ کوئی برائی سے بچنے کی ہمت دے سکتا ہے اور نہ کوئی نیکی کرنے کی طاقت دے سکتا ہے مگر اللہ تعالیٰ۔

☆ طبرانی نے اسناد حسن کے ساتھ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما سے اس کو روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جو ان کلمات کے ساتھ دعا کرے لم یسئال اللہ شیئا الا اعطاہ وہ اللہ تعالیٰ سے جو بھی مانگے اللہ تعالیٰ اس کو عطا فرمائے گا۔

۳۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

ترجمہ: اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام پہ رحمت نازل فرمائی، بے شک تو تعریف کیا ہوا، بزرگی والا ہے اور برکت نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر جس طرح تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام پر بے شک تو تعریف کیا ہوا، بزرگی والا ہے۔

☆ یہ درود پاک امام احمد علیہ الرحمۃ نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے نقل فرمایا ہے۔

۴۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ مِنْ کُلِّ خَیْرٍ خَزَائِنُہٗ بِیَدِکَ، وَاَعُوْذُ بِکَ

مِنْ كُلِّ شَرٍّ خَزَائِنُهُ بِيَدِكَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْاَلُكَ الثَّبَاتَ فِى الْاَمْرِ، وَاَسْاَلُكَ عَزِيْمَةَ الرُّشْدِ، وَاَسْاَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَالرِّضَا بِقَضَائِكَ، وَاَسْاَلُكَ يَقِيْنًا صَادِقًا، وَاَسْاَلُكَ قَلْبًا سَلِيْمًا وَلِسَانًا صَادِقًا، وَاَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ، وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ، اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ.

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے ہر بھلائی کا سوال کرتا ہوں جس کے خزانے تیرے ہی ہاتھ میں ہیں اور ہر اس شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں جو تیرے ہی قبضے میں ہے اے اللہ! میں تجھ سے معاملہ میں ثابت قدمی کا سوال کرتا ہوں، واضح ہدایت کا سوال کرتا ہوں، تیری نعمت کے شکر کا تیری بہترین عبادت کا تیرے فیصلوں پہ راضی رہنے کا سوال کرتا ہوں۔ میں تجھ سے سچا یقین مانگتا ہوں، میں تجھ سے سلامتی والا دل اور سچائی والی زبان کا طالب ہوں میں تجھ سے ہر وہ خیر مانگتا ہوں جو تو جانتا ہے اور ہر اس شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں جو تو جانتا ہے اور تجھ سے معافی مانگتا ہوں بوجہ اس کے کہ تو جانتا ہے (میں معافی کا حقدار ہوں) بے شک تو تمام غیبوں کو جاننے والا ہے۔

☆ طبرانی وغیرہ نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اذا رایت الناس تنا فسوا الذهب والفضه فادع بهؤلاء الكلمات......

جب تو لوگوں کو سونے چاندی کی ہوس میں ایک دوسرے کے ساتھ مقابلہ کرتے ہوئے پائے تو ان (مندرجہ بالا) کلمات کے ساتھ دعا کرتے رہنا۔

۵ . اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَاَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ غَضَبِكَ، وَاَعُوْذُ بِرَحْمَتِكَ مِنْ عَذَابِكَ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ، لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَيْكَ، اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰی نَفْسِكَ .

ترجمہ: اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں تیری رضا کے ساتھ تیری ناراضگی سے اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں تیری معافی کے ساتھ تیرے غضب سے اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری رحمت کے ساتھ تیرے عذاب سے اور میں پناہ مانگتا ہوں تجھی کے ساتھ تجھ سے تیری تعریف شمار نہیں کی جاسکتی جس طرح کہ تو نے خود اپنی تعریف فرمائی ہے۔

☆ اس دعا کی تخریج دار قطنی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمائی ہے۔

۶ . اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ بِاَسْمَائِكَ الْحُسْنٰی مَا عَلِمْتُ مِنْھَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَبِاسْمِكَ الْكَبِيْرِ الْاَكْبَرِ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ عَمِلْتُ سُوْءً اَوْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّكَ خَيْرُ الْغَافِرِيْنَ .

ترجمہ: اے اللہ! میں تیرے اسماء حسنیٰ کے ساتھ تجھ سے سوال کرتا ہوں جو میں نے جانے اور جو نہ جانے اور تیرے سب سے بڑے نام کے ساتھ، نہیں ہے کوئی معبود مگر تو ہی، پاک ہے تو، میں نے برائی کی اور اپنی جان پر ظلم کیا پس مجھے معاف فرمادے، بے شک تو بہتر معاف فرمانے والا ہے۔

☆ اس دعا کی امام دیلمی علیہ الرحمۃ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۷ . اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ بِنِعْمَتِكَ السَّابِغَةِ عَلَیَّ وَبَلَائِكَ الْحَسَنِ الَّذِیْ ابْتَلَيْتَنِیْ بِہٖ وَفَضْلِكَ الَّذِیْ اَفْضَلْتَ عَلَیَّ اَنْ تُدْخِلَنِی الْجَنَّةَ بِمَنِّكَ وَفَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ .

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے تیری عام نعمت کے ساتھ جو میرے اوپر ہے اور تیری اچھی آزمائش جس میں تو نے مجھے مبتلا فرمایا اور تیرے فضل کے ساتھ جو تو نے میرے اوپر کیا سوال کرتا ہوں کہ اپنے احسان وفضل ورحمت سے مجھے جنت میں داخل فرما۔

☆ دیلمی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان فرمائی ہے

٨ . اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ وَّالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ .

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے تیری رحمت کو واجب کرنے اور تیری بخشش کو پکا کرنے والی چیزوں کا سوال کرتا ہوں اور ہر گناہ سے سلامتی اور ہر نیکی نعمت اور جنت کے ساتھ کامیابی اور دوزخ سے نجات کا سوال کرتا ہوں۔

☆ یہ دعا امام حاکم علیہ الرحمۃ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

جنت کا چھبیسواں باغیچہ

۱۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ اَفَحَسِبۡتُمۡ اَنَّمَا خَلَقۡنٰکُمۡ عَبَثًا وَّ اَنَّکُمۡ اِلَیۡنَا لَا تُرۡجَعُوۡنَ ○ فَتَعٰلَی اللّٰہُ الۡمَلِکُ الۡحَقُّ ۚ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ۚ رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡکَرِیۡمِ ○ وَ مَنۡ یَّدۡعُ مَعَ اللّٰہِ اِلٰـہًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرۡہَانَ لَہٗ بِہٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُہٗ عِنۡدَ رَبِّہٖ ؕ اِنَّہٗ لَا یُفۡلِحُ الۡکٰفِرُوۡنَ ○ وَ قُلۡ رَّبِّ اغۡفِرۡ وَ ارۡحَمۡ وَ اَنۡتَ خَیۡرُ الرّٰحِمِیۡنَ ○ رَبَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاغۡفِرۡ لَنَا وَ ارۡحَمۡنَا وَ اَنۡتَ خَیۡرُ الرّٰحِمِیۡنَ۔

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے، تو کیا یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہیں بے کار بنایا اور تمہیں ہماری طرف پھرنا نہیں تو بہت بلندی والا ہے اللہ سچا بادشاہ کوئی معبود نہیں سوا اس کے عزت والے عرش کا مالک اور جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے خدا کو پوجے جس کی اس کے پاس کوئی سند نہیں تو اس کا حساب اس کے رب کے یہاں ہے بے شک کافروں کا چھٹکارا نہیں اور تم عرض کرو اے میرے رب بخش دے اور رحم فرما اور تو سب سے برتر رحم کرنے والا ہے۔

☆ ابو نعیم علیہ الرحمۃ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: لو ان رجلا موقنا قرا ھا علی جبل لزال اگر کوئی یقین والا بندہ سورۂ مؤمنون کی ان (مندرجہ بالا) آیات کو پہاڑ پہ پڑھے تو پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹ جائے۔

۲ . اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا کَثِیْرًا خَالِدًا مَعَ خُلُوْدِکَ وَلَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا دَائِمًا لَّا مُنْتَھٰی لَہٗ دُوْنَ عِلْمِکَ، وَلَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَّا مُنْتَھٰی لَہٗ دُوْنَ مَشِیْئَتِکَ، وَلَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَا اَجْرَ لِقَائِلِہٖ اِلَّا رِضَاکَ، وَلَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا مَلِیًّا عِنْدَ کُلِّ طَرْفَةِ عَیْنٍ وَّتَنَفُّسِ نَفَسٍ .

ترجمہ: اے اللہ! تیرے ہی لئے حمد ہے بہت ساری حمد، ہمیشہ والی تیری ہیشگی کے ساتھ اور تیرے لئے دائمی حمد ہے جس کی انتہا نہیں ہے تیرے علم کے سوا، اور تیرے ہی لئے حمد ہے کثیر حمد کہ تیری مشیت کے سوا اس کی انتہاء نہیں اور تیرے ہی لئے ایسی حمد ہے کہ نہیں اجر اس کے قائل کے لئے مگر تیری رضا، اور تیرے ہی لئے حمد ہے لحہ بھر اور ہر گھڑی۔

☆ امام بیہقی نے حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت جبریل امین علیہ السلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم پہ نازل ہوئے اور عرض گذار ہوئے۔ یا محمد اذا سرك ان تعبد الله ليلة حق عبادته او يوما فقل اللهم لك الحمد..... اے پیارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ کو پسند ہو کہ یہ ساری رات یا سارا دن اللہ تعالٰی کی عبادت کا حق ادا کرتے ہوئے عبادت کریں تو یہ الفاظ (مندرجہ بالا) پڑھ لیا کریں۔ رافعی علیہ الرحمۃ نے حضرت علی سے ایک روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے ولك الحمد حمد امليئا الى اخره۔

۳ . اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ، اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ .

ترجمہ: اے اللہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پہ رحمت نازل فرما، اے اللہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پہ برکت نازل فرما

جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام پہ برکت اتاری، بے شک تو تعریف کیا ہوا بزرگی والا ہے۔

☆ اس درود شریف پہ مشتمل حدیث امام احمد علیہ الرحمۃ نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور علیہ السلام سے کی ہے۔

۴۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ، وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْیَا، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

ترجمہ: اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں بزدلی سے، اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں یہ کہ میں لوٹایا جاؤں رزیل عمر کی طرف اور تیری پناہ لیتا ہوں دنیا کی آزمائش سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں عذاب القبر۔

☆ امام بخاری علیہ الرحمۃ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے نقل فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد ان کلمات کے ساتھ استعاذہ فرمائے۔

۵۔ اَللّٰھُمَّ اِلٰھِیْ وَاِلٰهَ اِبْرَاھِیْمَ وَاِسْحَاقَ وَیَعْقُوْبَ وَاِلٰهَ جِبْرِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ اَسْأَلُكَ اَنْ تَسْتَجِیْبَ دَعْوَتِیْ فَاِنِّیْ مُضْطَرٌّ وَتَعْصِمَنِیْ فِیْ دِیْنِیْ فَاِنِّیْ مُبْتَلِیٌ وَتَنَالَنِیْ بِرَحْمَتِكَ فَاِنِّیْ مُذْنِبٌ وَتَنْفِیَ عَنِّی الْفَقْرَ فَاِنِّیْ مِسْکِیْنٌ۔

ترجمہ: اے اللہ! میرے معبود اور حضرت ابراہیم، اسحاق، یعقوب و جبریل امین، میکائیل علیہم السلام کے معبود، میں تجھ سے اپنی دعا کی قبولیت کا سوال کرتا ہوں، بے شک میں مجبور ہوں تو مجھے میرے دین میں حفاظت عطا فرما، بے شک میں آزمائش میں ہو اور تیری رحمت مجھے پالے گی، بے شک میں گناہ کار ہوں مجھ سے تنگدستی کو دور فرما، پس بے شک میں مسکین ہوں۔

☆ ابن السنی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا ما من عبد یبسط کفیه فی دبر صلوٰۃ ثم یقول اللھم...... ان کان حقا علی الله ان لا یرد یدیه خائبتین ۔ جو شخص ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھے تو اللہ تعالیٰ اپنے ذمہ کرم یہ لازم کر لیتا ہے (اپنی شان کے مطابق) کہ اس کے ہاتھوں کو ناکام واپس نہ لوٹائے۔

۶ ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النِّسَاءِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں عورتوں کے فتنے سے اور تیری پناہ میں آتا ہوں عذاب قبر سے۔

☆ اس دعا کو خرائطی نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے بیان فرمایا ہے:

۷ ۔ اَللّٰھُمَّ اَدْخِلْ عَلٰی قُلُوْبِ الْمُسْلِمِیْنَ السُّرُوْرَ، اَللّٰھُمَّ اَغْنِ مِنْھُمْ كُلَّ فَقِیْرٍ، اَللّٰھُمَّ اَشْبِعْ كُلَّ جَائِعٍ، اَللّٰھُمَّ اكْسُ كُلَّ عَارٍ، اَللّٰھُمَّ رُدَّ كُلَّ غَائِبٍ، اَللّٰھُمَّ فُكَّ كُلَّ اَسِیْرٍ، اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ كُلَّ فَاسِدٍ مِنْ اُمُوْرِ الْمُسْلِمِیْنَ، اَللّٰھُمَّ اشْفِ كُلَّ مَرِیْضٍ، اَللّٰھُمَّ اَدِّ الدَّیْنَ عَنْ كُلِّ مَدْیُوْنٍ، اَللّٰھُمَّ فَرِّجْ عَنْ كُلِّ مَكْرُوْبٍ ۔

ترجمہ: اے اللہ! مسلمانوں کے سینوں میں سرور ڈال دے، اے اللہ ان سے ہر فقیر غنی کر دے، اے اللہ ہر بھوکے کا پیٹ بھر دے، اے اللہ ہر ننگے کو کپڑا عطا فرما، اے اللہ ہر غائب (گمشدہ) کو حاضر کر دے اے اللہ ہر قیدی کو رہائی عطا فرما۔ اے اللہ مسلمانوں کے ہر فاسد معاملات کی اصلاح کر دے، اے اللہ ہر مریض کو شفا دے دے، اے اللہ ہر مقروض کا قرض ادا فرما دے، اے اللہ ہر مجبور و مصیبت زدہ کی مصیبت دور فرما۔

☆ اس دعا کی تخریج امام دیلمی نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے فرمائی ہے۔

۸۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تُبْتُ اِلَيْكَ مِنْهُ ثُمَّ عُدْتُّ فِيْهِ، وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا اَعْطَيْتُكَ مِنْ نَفْسِیْ ثُمَّ لَمْ اُوْفِ لَكَ بِهٖ، وَاَسْتَغْفِرُكَ لِلنِّعَمِ الَّتِیْ اَنْعَمْتَ بِهَا عَلَیَّ فَقَوِيْتُ بِهَا عَلٰى مَعْصِيَتِكَ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ خَيْرٍ اَرَدْتُّ بِهٖ وَجْهَكَ فَخَالَطَنِیْ فِيْهِ مَا لَيْسَ لَكَ، اَللّٰهُمَّ لَا تُخْزِنِیْ فَاِنَّكَ بِیْ عَالِمٌ، وَلَا تُعَذِّبْنِیْ فَاِنَّكَ عَلَیَّ قَادِرٌ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے معافی مانگتا ہوں کیونکہ جس کام سے میں نے تیری بارگاہ میں توبہ کی تھی پھر اس کو کر بیٹھا اور تجھ سے بخشش کی بھیک مانگتا ہوں کہ جو چیز اپنی ذات کی تجھے دینے کا وعدہ کیا تھا پورا نہ کر سکا، اور تجھ سے استغفار کرتا ہوں ان نعمتوں کے لئے کہ جو تو نے میرے اوپر فرمائیں اور میں نے ان سی قوت حاصل کی تیری نافرمانی پر، اور ہر اس بھلائی کے لئے بھی استغفار کرتا ہوں جس سے میں نے تیری رضا کا ارادہ کیا مگر اس میں وہ چیز شامل ہوگئی جس میں تیری رضا نہ تھی یعنی ریاکاری اے اللہ! مجھے غمگین نہ کر بے شک تو تو مجھے جانتا ہی ہے اور نہ مجھے عذاب دے تو ہر وقت مجھ پہ قادر ہے۔

☆ اس دعا کو دیلمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

۹۔ اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِيْنِیَ الَّذِیْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِیْ، وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْيَایَ الَّتِیْ فِيْهَا مَعَاشِیْ، وَاَصْلِحْ لِیْ آخِرَتِیَ الَّتِیْ فِيْهَا مَعَادِیْ، وَاجْعَلِ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِّیْ فِیْ كُلِّ خَيْرٍ، وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّیْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ۔

ترجمہ: اے اللہ! میرے دین کی اصلاح فرما دے جو میرے معاملہ کی حفاظت اور میری دنیا کی اصلاح فرما دے جس میں میرا گزران ہے اور

میری آخرت کی اصلاح کر دے جس میں میرا لوٹنا ہے، میری زندگی میری نیکوں میں اضافے کا باعث بنا اور موت کو میرے لئے راحت وسکون کا باعث بنا ہر برائی سے۔

☆ یہ دعا امام مسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کی ہے۔

جنت کا ستائیسواں باغیچہ

ا۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ فَسُبْحٰنَ اللّٰہِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَ حِیْنَ تُصْبِحُوْنَ ○ وَلَہُ الْحَمْدُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِیًّا وَّحِیْنَ تُظْھِرُوْنَ ○ یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَ یُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَ یُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِھَا ؕ وَ کَذٰلِکَ تُخْرَجُوْنَ ○ (ثلاثا)، رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ۔

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ہے، تو اللہ کی پاکی بولو جب شام کرو اور جب صبح ہو اور اُسی کی تعریف ہے آسمانوں اور زمین میں اور کچھ دن رہے اور جب تمہیں دوپہر ہو وہ زندہ کو نکالتا ہے مُردے سے مُردے کو نکالتا ہے زندہ سے اور زمین کو جلاتا ہے اس کے مرے پیچھے اور یونہی تم نکالے جاؤ گے اے میرے رب بخش دے اور رحم فرما اور تو سب سے برتر رحم کرنے والا ہے۔

☆ ابوداود نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"جو صبح کے وقت سورۂ روم کی (مندرجہ بالا آیت نمبر ۱۷ تا ۱۹) آیات پڑھے وہ اس دن کے تمام رہ جانے والے وظائف کا ثواب پالے گا اور جو شام کو پڑھے تو رات کے رہ جانے والے وظائف کا ثواب پالے گا۔"

حافظ ابن حجر علیہ الرحمۃ نے اس کی یہ فضیلت بیان کی کہ اس رات اور دن کی ہر خیر

پالے گا اور ہر شر سے محفوظ رہے گا (یہ حافظ ابن حجر کی لمبی عبارت کا خلاصہ و مفہوم ہے)

۲ . اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ وَاِلَيْكَ الْمُشْتَكٰى وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ .

ترجمہ: اے اللہ! تیرے ہی لئے حمد ہے اور تجھی سے ہی التجاء (شکوہ) ہے اور تو ہی مددگار ہے اور نہ نیکی کرنے کی اور نہ برائی سے بچنے کی طاقت ہے مگر اللہ کی طرف جو بلند و بالا اور ارفع و اعلیٰ ہے۔

☆ طبرانی نے بہ سند جید حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

''کیا میں تمہیں وہ کلمات نہ سکھاؤں کہ جس کے ساتھ موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے کلام کیا جب انہوں نے سمندر (دریائے نیل) کو عبور کرلیا۔ ہم نے عرض کی کیوں نہیں یا رسول اللہ ضرور سکھائیں، پھر حضور علیہ السلام نے ہمیں یہ (مندرجہ بالا) کلمات سکھائے۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں نے جب سے حضور علیہ السلام سے یہ سنا اب تک میں نے ان کا پڑھنا کبھی نہیں چھوڑا۔''

۳ . اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ .

ترجمہ: اے اللہ! رحمت نازل فرما: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر جس طرح تو نے رحمت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور برکت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر جس طرح تو نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر۔

☆ اس درود شریف پہ مشتمل حدیث امام شافعی علیہ الرحمۃ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت فرمائی ہے۔

۴ ۔ اَللّٰهُمَّ احْرُسْنِیْ بِعَیْنِكَ الَّتِیْ لَا تَنَامُ وَاكْنُفْنِیْ بِرُكْنِكَ الَّذِیْ لَا یُرَامُ وَارْحَمْنِیْ بِقُدْرَتِكَ عَلَیَّ فَلَا اَهْلِكُ وَاَنْتَ رَجَائِیْ فَكَمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ اَنْعَمْتَ بِهَا عَلَیَّ قَلَّ لَكَ عِنْدَهَا شُكْرِیْ، وَكَمْ مِنْ بَلِیَّةٍ ابْتَلَیْتَنِیْ بِهَا قَلَّ لَكَ عِنْدَهَا صَبْرِیْ، فَیَامَنْ قَلَّ عِنْدَ نِعْمَتِهٖ شُكْرِیْ فَلَمْ یَحْرِمْنِیْ، وَیَامَنْ قَلَّ عِنْدَ بَلِیَّتِهٖ صَبْرِیْ فَلَمْ یَخْذُلْنِیْ، وَیَامَنْ رَّاٰنِیْ عَلَى الْخَطَایَا فَلَمْ یَفْضَحْنِیْ، یَا ذَاالْمَعْرُوْفِ الَّذِیْ لَا یَنْقَضِیْ اَبَدًا، وَّیَا ذَا النَّعْمَآءِ الَّتِیْ لَا تُحْصٰى عَدَدًا، اَسْاَلُكَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰى سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّیْتَ وَبَارَكْتَ وَرَحِمْتَ عَلٰى سَیِّدِنَا اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، وَبِكَ اَدْرَاُ فِیْ نُحُوْرِ الْاَعْدَاءِ وَالْجَبَّارِیْنَ، اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰى دِیْنِیْ بِالدُّنْیَا، وَعَلٰى آخِرَتِیْ بِالتَّقْوٰى، وَاحْفَظْنِیْ فِیْ مَا غِبْتُ عَنْهُ وَلَا تَكِلْنِیْ اِلٰى نَفْسِیْ فِیْ مَا حَضَرْتُهٗ، یَا مَنْ لَا تَضُرُّهُ الذُّنُوْبُ وَلَا تَنْقُصُهُ الْمَغْفِرَةُ هَبْ لِیْ مَا لَا یَنْقُصُكَ وَاغْفِرْلِیْ مَا لَا یَضُرُّكَ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ فَرَجًا قَرِیْبًا وَّصَبْرًا جَمِیْلًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا، وَاَسْاَلُكَ الْعَافِیَةَ مِنْ كُلِّ بَلِیَّةٍ، وَّاَسْاَلُكَ تَمَامَ الْعَافِیَةِ، وَاَسْاَلُكَ دَوَامَ الْعَافِیَةِ، وَاَسْاَلُكَ الشُّكْرَ عَلَى الْعَافِیَةِ، وَاَسْاَلُكَ الْغِنٰى عَنِ النَّاسِ، وَاَسْاَلُكَ السَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ سُوْءٍ، وَّلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ۔

ترجمہ: اے اللہ! اس آنکھ سے میری حفاظت فرما جو سوتی نہیں۔ اس سہارے کے ساتھ مجھے محفوظ رکھ جس (کو توڑنے) کا کوئی ارادہ بھی نہیں کر سکتا۔ اپنی قدرت سے مجھ پہ رحم فرما، میں نہ ہلاک ہو جاؤں حالانکہ تو میری

امید بھی ہے، تیری کتنی ہی نعمتوں کا میری طرف سے شکر ادا نہ ہو سکا، کتنی ہی آزمائشوں میں میری طرف سے صبر نہ ہو سکا۔ اے وہ ذات کہ اس کی نعمتوں کا شکر میری طرف سے کم بھی ادا ہوا مگر اس نے مجھے اپنی نعمتوں سے محروم نہ فرمایا، اے وہ ذات کہ اس کی آزمائش پہ صبر تھوڑا بھی ہوا مگر اس نے مجھے ذلیل نہ فرمایا۔ اے وہ ذات کہ مجھے گناہ کرتا ہوا دیکھ کر بھی ذلیل ورسوا نہیں کرتی، اے بھلائی والے کہ جس کی بھلائی کبھی ختم نہ ہوگی، اے نعمتوں والے کہ جس نعمتوں کا شمار نہیں ہو سکتا۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پہ رحمت نازل فرما جس طرح تو نے برکت ورحمت نازل فرمائی حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام پہ بے شک تو تعریف کیا ہوا، بزرگی والا ہے، تجھی کے ساتھ میں دشمنوں اور ظالموں، جابروں کے سینوں سے اپنا دفاع کرتا ہوں۔ اے اللہ میرے دین پر میری مدد فرما، دنیا کے ساتھ اور آخرت کی تقویٰ کے ساتھ اور میری حفاظت فرما جو میں اس سے غائب رہا، مجھے میرے نفس کے حوالے نہ فرما ان امور میں کہ میں اس کے پاس ہوں اے وہ ذات کہ اس کو گناہ نقصان نہیں پہنچاتا اور نہ بخشش کمی کرتی ہے، مجھے عطا فرما جو تیرا نقصان نہیں کرتا (معاف کرنا) اور مجھے بخش دے جو تجھے ضرر نہیں پہنچاتا (مغفرت) بے شک تو بہت ہی عطا فرمانیوالا ہے اے اللہ میں تجھ سے قریب کی خوشی کا سوال کرتا ہوں، صبر جمیل کا، وسیع رزق کا بھی۔ میں تجھ سے ہر آزمائش سے چھٹکارے کا سوال کرتا ہوں اور مکمل معافی کا اور ہمیشہ کی عافیت کا اور معافی پہ تیرے شکر کا سوال کرتا ہوں اور لوگوں سے استغناء کا سوال کرتا ہوں اور ہر برائی سے سلامتی کا تجھ سے سوال کرتا ہوں اور نہیں ہے نیکی کرنے کی طاقت اور گناہ سے بچنے کی قوت مگر اللہ کی طرف سے جو بلند وبالا اور ارفع واعلیٰ ہے۔

☆ ابن عساکر نے حضرت جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا علی زین العابدین سے انہوں نے اپنے باپ امام حسین سے انہوں نے حضرت علی شیر خدا سے روایت کی ہے کہ حضور علیہ السلام جب کسی وجہ سے گھبراہٹ محسوس کرتے تو یہ دعا پڑھتے اور فرماتے یہ دعاء الفرج ہے یعنی مصیبت دور کرنے کی دعا (امام نبہانی فرماتے ہیں) یہ مشہور وظیفہ ہے اور بہت ہی بابرکت و مجرب ہے مسلسل مشکلات کو دفع کرنے کے لئے ہر راوی کے بقول جس نے بھی اس کو بیان کیا یا لکھا۔

(امام نبہانی فرماتے ہیں) وھا ھو فی جیبی وقد بسطت الکلام علیه فی کتابی سعادۃ الدارین فی الصلوۃ علی سید الکونین وذکرته فی الاستغاثة الکبری باسماء الله الحسنٰی وہ ہر وقت میرے پاس رہتا ہے میں نے اس پہ تفصیلی کلام کیا ہے اپنی کتاب سعادۃ الدارین میں اور اس کا ذکر کیا ہے اپنی کتاب الاستغاثۃ الکبریٰ باسماء الحسنٰی کے اندر۔

۵۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ، اَللّٰهُمَّ آتِ نَفْسِیْ تَقْوَاهَا، وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا، اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ، وَمِنْ نَّفْسٍ لَّا تَشْبَعُ، وَمِنْ دَعْوَةٍ لَّا يُسْتَجَابُ لَهَا۔

ترجمہ: اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں محتاجی، سستی، بزدلی، کنجوسی، بڑھاپے اور قبر کے عذاب سے، اے اللہ میرے نفس کو اس کا تقویٰ عطا فرما اور اس کو پاک بنا دے تو اس کو پاک کرنے میں بہترین ہے، تو ہی اس کا مالک و مولیٰ ہے، اے اللہ! مجھے پناہ دے اس علم سے جو نفع نہ دے اور اس دل سے جو نہ ڈرے اور اس نفس سے جو سیر نہ ہو اور اس دعا سے جو قبول نہ ہو۔

☆ یہ دعا امام مسلم نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

۶ . اَللّٰھُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰی طَاعَتِكَ

ترجمہ: اے اللہ دلوں کو پھیرنے والے ہمارے دلوں کو اپنی اطاعت پہ پھیر دے۔

☆ اس دعا والی حدیث کو امام مسلم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان فرمایا ہے۔

جنت کا اٹھائیسواں باغیچہ

۱۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ○ (الزمر) رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ○ اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ○ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا ○ (الفرقان)

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے تم فرماؤ اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو بے شک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے بے شک وہی بخشنے والا مہربان ہے اے ہمارے رب ہمارے سے پھیر دے جہنم کا عذاب بے شک اس کا عذاب گلے کا غل ہے بے شک وہ بہت ہی بُری ٹھہرنے کی جگہ ہے اے ہمارے رب ہمیں دے ہماری بیبیوں اور ہماری اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا۔

☆ امام احمد علیہ الرحمۃ نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور علیہ السلام نے (سورۂ زمر کی آیت قل یٰعبادی ...... کی آیت کے بارے میں) فرمایا:

ما احب ان لی الدنیا بما فیھا بھذہ الایۃ

ساری دنیا کے بدلے مجھے اس آیت سے زیادہ محبت ہے۔

۲۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَا یَنْسٰی مَنْ ذَکَرَہٗ

ترجمہ: تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو اپنا ذکر کرنے والے کو کبھی نہیں بھولتا۔

☆ ابن ابی الدنیا نے سند حسن کے ساتھ حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔

ان دانیال علیہ السلام حین ما جبسہ بخت نصر مع اسدین فی جب قال الحمد للہ...... فلم یتعرضالہ

دانیال علیہ السلام کو جب بخت نصر (بادشاہ) نے دو شیروں کے ساتھ پرانے کنوئیں میں قید کر دیا تو آپ نے یہ دعا پڑھی چنانچہ شیروں نے آپ کو کچھ بھی نہ کہا۔

۳۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ وَبَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَآلِ اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

ترجمہ: اے اللہ! رحمت و برکت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر جس طرح تو نے رحمت و برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر تمام جہانوں میں، بے شک تو تعریف کیا ہوا، بزرگی والا ہے۔

☆ طبرانی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کو روایت کیا ہے۔

۴۔ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ اَحَقُّ مَنْ ذُکِرَ وَاَحَقُّ مَنْ عُبِدَ وَاَنْصَرُ مَنِ ابْتُغِیَ وَاَرْاَفُ مَنْ مَّلَکَ وَاَجْوَدُ مَنْ سُئِلَ وَاَوْسَعُ مَنْ اَعْطٰی اَنْتَ الْمَلِکُ لَا شَرِیْکَ لَکَ، وَالْفَرْدُ لَا نِدَّ لَکَ، کُلُّ شَیْءٍ ھَالِکٌ اِلَّا وَجْھَکَ، لَنْ تُطَاعَ اِلَّا بِاِذْنِکَ، وَلَنْ تُعْصٰی اِلَّا بِعِلْمِکَ، تُطَاعُ فَتَشْکُرُ، وَتُعْصٰی فَتَغْفِرُ، اَقْرَبُ شَھِیْدٍ وَّاَدْنٰی حَفِیْظٍ، حُلْتَ

دُوْنَ النُّفُوْسِ وَاَخَذْتَ بِالنَّوَاصِیْ وَكَتَبْتَ الْاٰثَارَ وَنَسَخْتَ الْاٰجَالَ، اَلْقُلُوْبُ لَكَ مُفْضِيَةٌ، وَّالسِّرُّ عِنْدَكَ عَلَانِيَةٌ، اَلْحَلَالُ مَا اَحْلَلْتَ، وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمْتَ، وَالدِّيْنُ مَا شَرَعْتَ، وَالْاَمْرُ مَا قَضَيْتَ، وَالْخَلْقُ خَلْقُكَ، وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ، وَاَنْتَ اللّٰهُ الرَّؤُوْفُ الرَّحِيْمُ، اَسْاَلُكَ بِنُوْرِ وَجْهِكَ الَّذِیْ اَشْرَقَتْ لَهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَبِكُلِّ حَقٍّ هُوَ لَكَ وَبِحَقِّ السَّائِلِيْنَ عَلَيْكَ اَنْ تُقِيْلَنِیْ فِیْ هٰذِهِ الْغَدَاةِ وَاَنْ تُجِيْرَنِیْ مِنَ النَّارِ بِقُدْرَتِكَ۔

ترجمہ: اے اللہ تو ہی زیادہ حق دار ہے کہ جس کا ذکر کیا جائے اور تو ہی زیادہ حق دار ہے کہ جس کی عبادت کی جائے اور زیادہ مدد کرنے والا ہے جس کو چاہا جائے اور زیادہ رافت ورحمت والا ہے جو مالک ہوا، اور زیادہ عطا کرنے والا ہے جس سے سوال کیا جائے اور زیادہ وسعت والا ہے جو عطا کرے، تو ہی مالک ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، ایسا اکیلا ہے کہ جس جیسا دوسرا نہیں، ہر شئی ہلاک ہونے والی ہے مگر تیری ذات نہیں اطاعت کی جائے مگر تیرے حکم سے، نہیں نافرمانی ہوئی مگر تیرے علم میں ہے، اطاعت کی جائے تو تو اس کی مدد کرتا ہے، نافرمانی کی جائے تو تو معاف کرتا ہے، قریب کا گواہ اور نزدیکی محافظ ہے، تو جانوں میں (تصرّف فرماتا) ہے اور تو نے پیشانیوں سے پکڑ رکھا ہے، تو نے نشانات لکھے ہوئے ہیں اور زندگیاں بھی، دل تیرے لئے جھکے ہوئے ہیں اور پوشیدگی بھی تیرے سامنے عیاں ہے، حلال وہ ہے جس کو تو نے حلال کی اور حرام وہ ہے جس کو تو نے حرام کیا۔ دین وہ ہے جو تو نے شروع فرمایا، حکم وہ ہے جس کا تو نے فیصلہ کیا، مخلوق بھی تیری اور عبادت گذار بھی تیرے، تو ہی اللہ رؤف ورحیم ہے۔ میں تیری ذات کے نور کے ساتھ جس سے آسمان وزمین چمکے اُٹھے، سوال

کرتا ہوں تجھ سے ہر اس حق کے ساتھ جو تیرے لئے ہے اور سوال کرنے والوں کا حق جو تیرے لئے ہے آج اسی صبح میں مجھے معاف فرمادے اور اپنی قدرت سے مجھے آگ سے نجات عطا فرمادے۔

☆ طبرانی نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم صبح وشام یہ دعا پڑھتے تھے۔

سید زین جمل اللیل فرماتے ہیں کہ ملا علی قاری علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب ''شرح الحصن'' میں فرمایا جس کی حافظ عبدالغنی علیہ الرحمۃ نے تصحیح کی ہے اور اضافہ کیا ہے ان الفاظ کا۔

کتب اللہ لہ عشر حسنات ومحاعنہ عشر سیأت واثابہ عتق عشر رقاب واجارہ من الشیطان ۔

اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں، دس گناہ مٹا دیے جاتے ہیں دس غلام آزاد کرنے کا ثواب دیا جاتا ہے اور اس کو شیطان سے بچالیا جاتا ہے۔

۵ ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ، وَابْنُ اَمَتِکَ، فِیْ قَبْضَتِکَ، نَاصِیَتِیْ بِیَدِکَ، مَاضٍ فِیَّ حُکْمُکَ، عَدْلٌ فِیَّ قَضَآؤُکَ، اَسْاَلُکَ بِکُلِّ اِسْمٍ ھُوَ لَکَ سَمَّیْتَ بِہٖ نَفْسَکَ، اَوْ اَنْزَلْتَہٗ فِیْ کِتَابِکَ، اَوْ عَلَّمْتَہٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِکَ، اَوِاسْتَاْثَرْتَ بِہٖ فِیْ عِلْمِ الْغَیْبِ عِنْدَکَ، اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ الْعَظِیْمَ رَبِیْعَ قَلْبِیْ وَنُوْرَ بَصَرِیْ وَجِلَاءَ حُزْنِیْ وَذَھَابَ ھَمِّیْ وَغَمِّیْ ۔

ترجمہ: اے اللہ میں تیرا بندہ تیرے بندے کا بیٹا، تیری بندی کا بیٹا، تیرے قبضے میں ہوں، میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے، مجھ میں تیرا حکم جاری ہے، تیرے فیصلوں میں عدل ہے، میں تجھ سے تیرے ہر اس نام کے ساتھ سوال کرتا ہوں جو تو نے خود اپنا نام رکھا یا تو نے اپنی کتاب میں اتارا یا اپنی

مخلوق میں سے کسی کو سکھایا یا اس کے ساتھ تو نے کسی کو ترجیح دی اپنے علم غیب میں جو تیرے ہی پاس ہے (اس بات کا سوال کہ) قرآن عظیم کو میرے دل کی بہار بنا دے، میری آنکھوں کا نور بنا دے، میرے غم کو دور کرنے والا بنا دے اور میری پریشانی کو کافور کرنے والا بنا دے۔

☆ حاکم نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ما اصاب مسلم قط هم ولا حزن فقال اللهم انی...... الا اذهب الله همه وابدله مکان حزنه فرجا

نہیں پہنچتی کسی مسلمان کو کوئی تکلیف غم کی ہو یا پریشانی کی تو وہ یہ دعا (مندرجہ بالا) پڑھے مگر اللہ تعالیٰ اس کا غم دور کر دے گا اور اس کے غم کی جگہ خوشی عطا فرما دے گا۔

٦ ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْھَدْمِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ التَّرَدِّیْ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْغَرَقِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْحَرَقِ وَالْھَرَمِ وَالْغَمِّ، وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ یَّتَخَبَّطَنِی الشَّیْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ، وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَمُوْتَ فِیْ سَبِیْلِكَ مُدْبِرًا، وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَمُوْتَ لَدِیْغًا ۔

ترجمہ: اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں دبنے سے، بلندی سے گرنے سے اور تیری پناہ لیتا ہوں غرق ہونے سے اور تیری پناہ لیتا ہوں جلنے سے بڑھاپے اور غم سے اور تیری ہی پناہ ہے کہ موت کے وقت شیطان مجھے چھو کر دیوانہ بنا دے اور مجھے پناہ عطا کر اس سے کہ میں تیری راہ میں جہاد کرتے ہوئے پیٹھ پھیر کر بھاگوں اور مار دیا جاؤں اور سانپ کے ڈسنے کی موت سے تیری پناہ۔

☆ یہ دعا ابو داؤد نے حضرت ابو الیسر رضی اللہ عنہ سے بیان کی ہے۔

جنت کا انتیسواں باغیچہ

۱ . بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○ وَنُفِخَ فِى الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِى الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ۭ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ○ وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِايْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ وَقُضِىَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ○ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ○ وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ رَبِّكُمْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۭ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ○ قِيْلَ ادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ○ وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ○ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَآءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ○ وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ

وَقُضِیَ بَیْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَ قِیْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ (الزمر)

رَبِّ هَبْ لِیْ حُکْمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ○ وَاجْعَلْ لِّیْ لِسَانَ صِدْقٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ ○ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِیْمِ، وَلَا تُخْزِنِیْ یَوْمَ یُبْعَثُوْنَ ○ یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ○ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ (الشعراء) .

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ہے اور انہوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا اس کا حق تھا اور وہ قیامت کے دن سب زمینوں کو سمیٹ دے گا اور اس کی قدرت سے سب آسمان لپیٹ دیئے جائیں گے اور وہ ان کے شرک سے پاک اور برتر ہے اور صور پھونکا جائے گا تو بے ہوش ہو جائیں گے جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمین میں مگر جسے اللہ چاہے پھر وہ دوبارہ پھونکا جائے گا جبھی وہ دیکھتے ہوئے کھڑے ہو جائیں گے اور زمین جگمگا اُٹھے گی اپنے رب کے نور سے اور رکھی جائے گی کتاب اور لائے جائیں گے انبیاء اور یہ نبی اس کی امت کے ان پر گواہ ہوں گے اور لوگوں میں سچا فیصلہ فرما دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہ ہوگا اور ہر جان کو اس کا کیا بھرپور دیا جائے گا اور اسے خوب معلوم ہے جو وہ کرتے ہیں اور کافر جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے گروہ گروہ، یہاں تک کہ جب وہاں پہنچیں گے اس کے دروازے کھولے جائیں گے اور اس کے داروغہ ان سے کہیں گے کیا تمہارے پاس انہی میں سے تمہارے وہ رسول نہ آئے تھے جو تم پر تمہارے رب کی آیتیں پڑھتے تھے اور تمہیں اس دن کے ملنے سے ڈراتے تھے کہیں گے کیوں نہیں مگر عذاب کا قول تو کافروں پر ٹھیک اترا فرمایا جائے گا جاؤ جہنم کے دروازوں میں اس میں ہمیشہ رہنے تو کیا ہی بُرا ٹھکانہ متکبروں کا اور جو اپنے رب سے ڈرتے تھے ان کی سواریاں گروہ گروہ جنت کی طرف

چلائی جائیں گی یہاں تک کہ جب وہاں پہنچیں گے اور اس کے دروازے کھلے ہوئے ہوں گے اور اس کے داروغہ ان سے کہیں گے سلام تم پر تم خوب رہے تو جنت میں جاؤ ہمیشہ رہنے اور وہ کہیں گے سب خوبیاں اللہ کو جس نے اپنا وعدہ ہم سے سچا کیا اور ہمیں اس زمین کا وارث کیا کہ ہم جنت میں رہیں جہاں چاہیں تو کیا ہی اچھا ثواب کامیوں کا اور تم فرشتوں کو دیکھو گے عرش کے آس پاس حلقہ کیے اپنے ربّ کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بولتے اور لوگوں میں سچا فیصلہ فرما دیا جائیگا کہ سب خوبیاں اللہ کو جو سارے جہان کا رب ہے۔ (الزمر) اے میرے رب مجھے حکم عطا کر اور مجھے ان سے ملا دے جو تیرے قرب خاص کے سزاوار ہیں اور میری سچی ناموری رکھ پچھلوں میں اور مجھے ان میں کر جو چین کے باغوں کے وارث ہیں اور میرے باپ کو بخش دے بے شک وہ گمراہ ہے اور مجھے رسوا نہ کر جس دن سب اُٹھائے جائیں گے جس دن نہ مال کام آئے گا نہ بیٹے مگر وہ جو اللہ کے حضور حاضر ہوا سلامت دل لے کر۔ (الشعراء)

☆ طبرانی نے حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

انی قارئ علیکم ایات من اخر الزمر فمن بکی منکم وجبت له الجنة ومن لم یبك فلیتباك فقرأ وما قدروا الله حق قدره

(الزمر: ۶۷-۷۵، الی اخر السورة)

بے شک میں تمہارے سامنے سورۂ زمر کی آخری آیات پڑھنے لگا ہوں جو (سن کر) رو پڑا اس کے لئے جنت واجب ہو گئی اور جو نہ رویا وہ رونے کی کوشش کرے (رونے کی سی شکل بنالے) پھر آپ نے سورۂ زمر کی آیت نمبر ۶۷ تا ۷۵ پڑھیں۔

۲۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا اَنْ

يُحْمَدَ وَيَنبَغِي لَهُ .

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں بہت زیادہ پاکیزہ وبابرکت جیسی ہمارے پروردگار کو حمد پسند ہے کہ اس کی حمد کی جائے اور جیسی تعریف اس کی شان کے مطابق ہے۔

☆ امام احمد علیہ الرحمۃ نے رجال ثقات کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں حضور علیہ السلام کی اقتداء میں نماز پڑھ رہا تھا کہ ایک شخص آیا اور سلام کہہ کر بیٹھ گیا پھر اس نے (مندرجہ بالا کلمات کے ساتھ) اللہ تعالیٰ کی حمد کی حضور علیہ السلام نے اس سے پوچھا تو نے کس طرح کیا ہے؟ اس نے الفاظ دہرائے تو آپ نے فرمایا۔

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میرے جان ہے (میں نے دیکھا) دس فرشتے دوڑ رہے تھے (تیرے الفاظ کی طرف) ان میں سے ہر ایک حریص تھا اس بات پر کہ تیرے الفاظ حاصل کرے مگر ثواب کی کثرت کی وجہ سے نہ لکھ پا رہے تھے یہاں تک کہ بارگاہ رب العزت میں پیش کر دیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اکتبوھا کما قال عبدی وعلی جزاءہ بھا . جس طرح میرے بندے نے کہا ہے اس طرح لکھ دو میں خود ہی اس کو جزا دوں گا۔

۳ . اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَآلِ اِبْرَاهِيْمَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَآلِ اِبْرَاهِيْمَ، وَتَرَحَّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَآلِ اِبْرَاهِيْمَ .

ترجمہ: اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر جس طرح تو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر رحمت نازل

فرمائی اور برکت اتار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر جس طرح تو نے برکت اتاری حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر اور رحم فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل پر جس طرح تو نے رحم کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر۔

☆ امام بخاری علیہ الرحمۃ نے الادب المفرد میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ درود شریف روایت کیا ہے۔

۴۔ یَا مَنْ یَّکْفِیْ مِنْ کُلِّ اَحَدٍ، وَّلَا یَکْفِیْ عَنْہُ اَحَدٌ، یَا اَحَدَ مَنْ لَّا اَحَدَ لَہٗ، یَا سَنَدَ مَنْ لَا سَنَدَ لَہٗ، اِنْقَطَعَ الرَّجَاءُ اِلَّا مِنْکَ، نَجِّنِیْ مِمَّا اَنَا فِیْہِ وَاَعِنِّیْ عَلٰی مَا اَنَا عَلَیْہِ مِمَّا قَدْ نَزَلَ بِیْ بِجَاہِ وَجْہِکَ الْکَرِیْمِ، وَبِحَقِّ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ آمِیْنَ آمِیْنَ۔

ترجمہ: اے اللہ! جو کفایت کرتا ہے ہر کسی سے اور تجھ سے کوئی کفایت نہیں کرتا اے اکیلے کہ جس جیسا کوئی اکیلا نہیں اے سہارے کہ جس کے لئے کسی سہارے کی ضرورت نہیں، امید ٹوٹ چکی مگر صرف تجھی سے، مجھے نجات دے اس سے جس میں میں ہوں، اور میری مدد فرما یا اس پہ جس پہ میں ہوں جو مجھ پہ نازل ہوئی ہے اپنے عزت والے چہرے کے طفیل اور سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے وصدقے وحق کے ساتھ یا اللہ قبول فرما، یا اللہ قبول فرما۔

☆ دیلمی نے حضرت عمر و حضرت علی رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضور نے فرمایا: اذا شجاك شيطان او سلطان فقل من يكفي...... جب تجھے شیطان یا سلطان کی طرف سے خطرہ ہو تو یہ دعا پڑھ۔

۵۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ جَھْدِ الْبَلَاءِ وَدَرْکِ الشَّقَاءِ وَسُوْءِ

الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں آزمائش کی سختی سے اور بدبختی کے آنے سے اور بُری موت سے اور دشمن کی خوشی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

☆ بخاری ومسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

٦ ۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ خَطِیْئَتِیْ وَجَھْلِیْ وَاِسْرَافِیْ فِیْ اَمْرِیْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ ۔

ترجمہ: اے اللہ میری خطاء معاف فرما اور میری جہالت اور میرا حد سے تجاوز کرنا اپنے معاملہ میں اور جو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے میرے بارے میں۔

☆ اس دعا کی تخریج بھی امام بخاری ومسلم علیہما الرحمتہ نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمائی ہے۔

جنت کا تیسواں باغیچہ

ا۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ○
لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَ مَا تَاَخَّرَ وَ يُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ
وَ يَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ○ وَّ يَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا ○ هُوَ
الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ
اِيْمَانِهِمْ ط وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا
حَكِيْمًا ○ لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ط وَكَانَ ذٰلِكَ
عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا ○ (الفتح) رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ
الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ
وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ ○ (النمل)

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے بے شک ہم نے تمہارے لئے روشن فتح فرما دی تا کہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں کے اور اپنی نعمتیں تم پر تمام کردے اور تمہیں سیدھی راہ دکھادے۔ اور اللہ تمہاری زبردست مدد فرمائے وہی ہے جس نے ایمان والوں کے دلوں میں اطمینان اتارا انہیں یقین پر یقین بڑھے اور اللہ ہی کی ملک ہیں تمام لشکر آسمانوں اور زمین کے اور اللہ علم اور حکمت والا ہے تا کہ ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو باغوں

میں لے جائے جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ ان میں رہیں اور ان کی بُرائیاں ان سے اُتار دے اور یہ اللہ کے ہاں بڑی کامیابی ہے اے میرے رب مجھے توفیق دے کہ میں شکر کروں تیرے احسان کا جو تو نے مجھے اور میرے ماں باپ پر کئے ہیں اور یہ کہ میں وہ بھلا کام کروں جو تجھے پسند آئے اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے بندوں میں شامل کر لے جو تیرے قرب خاص کے سزاوار ہیں۔

☆ امام مسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور علیہ السلام نے (سورۂ فتح کی مندرجہ بالا پانچ آیات کے بارے میں) فرمایا:

لقد نزلت علی اية هي احب الی من الدنيا جميعا

مجھ پہ قرآن کا وہ حصہ نازل ہوا ہے جو مجھے ساری دنیا سے زیادہ پیارا ہے۔

۲۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ تَوَاضَعَ كُلُّ شَیْءٍ لِعَظَمَتِهٖ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ ذَلَّ كُلُّ شَیْءٍ لِعِزَّتِهٖ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَضَعَ كُلُّ شَیْءٍ لِمُلْكِهٖ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اسْتَسْلَمَ كُلُّ شَیْءٍ لِقُدْرَتِهٖ ۔

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں کہ جس کی عظمت کے سامنے ہر شیء عاجزی سے جھکی ہوئی ہے اور تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے کہ ہر چیز اس کی عزت کے لئے خشوع وخضوع کرتے ہوئے سرنگوں ہے، تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے کہ اس کی بادشاہی کے لئے ہر شیء عجز وانکسار کا پیکر بنی ہوئی ہے اور تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں کہ ہر شیء اس کی قدرت کے سامنے سر تسلیم خم ہے۔

☆ طبرانی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور علیہ السلام کو ارشاد فرماتے ہوئے سُنا۔ من قال الحمد الذی ..... جو یہ دعا پڑھے تو جو اللہ تعالیٰ کے ہاں سے طلب کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہزار نیکی لکھتا

ہے، ہزار درجے بلند کرتا ہے اور ستر ہزار فرشتے مقرر کرتا ہے جو قیامت تک اس کے لئے دعا کرتے رہیں گے۔

۳۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ، وَارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّآلَ مُحَمَّدٍ کَمَا رَحِمْتَ اِبْرَاھِیْمَ وَآلَ اِبْرَاھِیْمَ۔

ترجمہ: اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر جس طرح تو نے رحمت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام اوران کی آل پر اور رحم کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل پر جس طرح تو نے رحم کیا ابراہیم علیہ السلام اوران کی آل پر۔

☆ یہ درود شریف ابن ابی عاصم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۴۔ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَیَا ذَاالطَّوْلِ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ ظَھْرُ اللَّاجِئِیْنَ، وَجَارُ الْمُسْتَجِیْرِیْنَ، وَاَنِیْسُ الْخَائِفِیْنَ، اِنِّیْ اَسْاَلُکَ اِنْ کُنْتُ فِیْ اُمِّ الْکِتَابِ شَقِیًّا اَنْ تَمْحُوَ شَقَائِیْ وَتُثْبِتَنِیْ عِنْدَکَ سَعِیْدًا وَّاِنْ کُنْتُ فِیْ اُمِّ الْکِتَابِ مَحْرُوْمًا مُقْتَرًا عَلَیَّ فِیْ رِزْقِیْ اَنْ تَمْحُوَ مِنْ اُمِّ الْکِتَابِ حِرْمَانِیْ وَاقْتَارِیْ وَارْزُقْنِیْ وَاَثْبِتْنِیْ عِنْدَکَ سَعِیْدًا مُّوَفَّقًا لِلْخَیْرِ کُلِّہٖ۔

ترجمہ: اے عزت وجلال والے، اے طاقت والے نہیں ہے تیرے سوا کوئی معبود، مجبوروں کے پشت پناہ، سہارا تلاش کرنے والوں کو پناہ دینے والے خوف والوں کے ساتھ اُنس رکھنے والے، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ اگر میں لوح محفوظ میں بد بخت ہوں تو میری بدبختی مٹا دے اور اپنی بارگاہ میں مجھے نیک بخت لکھ دے اور اگر میں تیرے ہاں محروم القسمت اور بخیل ہوں تو

میری محرومی اور کنجوسی کو مٹا کر مجھے اپنے ہاں خیر کی توفیق دیا گیا اور رزق دیا گیا لکھ دے۔

☆ ابن عساکر نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ادریس نبی اللہ علیہ السلام کی یہ دعا ہے اور حضور علیہ السلام ہمیشہ حکم دیتے تھے کہ ہم یہ دعا کم عقل لوگوں کو نہ سکھائیں کہ ان لفظ سے دعا کرتے پھریں (اور کسی کا نقصان کر بیٹھیں)۔

۵ ۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تعلَمُ سَرِيْرَتِىْ وَعَلَانِيَتِىْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِىْ، وَتَعْلَمُ حَاجَتِىْ فَاَعْطِنِىْ سُؤْلِىْ، وَتَعْلَمُ مَا فِىْ نَفْسِىْ فَاغْفِرْلِىْ ذَنْبِىْ، اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْاَلُكَ اِيْمَانًا يُّبَاشِرُ قَلْبِىْ وَيَقِيْنًا صَادِقًا حَتّٰى اَعْلَمَ اَنَّهٗ لَا يُصِيْبُنِىْ اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِىْ وَرَضِّنِىْ بِمَا قَسَمْتَ لِىْ ۔

ترجمہ: اے اللہ تو میرے باطن وظاہر کو جانتا ہے تو میری معذرت قبول فرما، تو میری حاجت کو جانتا ہے تو اس کو پورا فرما، جو میرے دل میں ہے تجھے معلوم ہے میرے گناہ معاف فرما اے اللہ تجھ سے ایسے ایمان کا سوال کرتا ہوں جو میرے دل میں سما جائے اور یقین صادق کا یہاں تک کہ میں جان لوں کہ مجھے کچھ نہیں پہنچ سکتا مگر وہی جو تو نے میرے لئے لکھ دیا ہے اور جو تو نے میرے لئے تقسیم فرمادی ہے اس پر مجھے خوش رہنے کی توفیق دے۔

☆ طبرانی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا "جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو زمین کی طرف اتارا تو وہ کعبہ کے پاس آئے (جہاں آج کعبہ ہے) دو رکعات ادا فرمائیں تب اللہ تعالیٰ نے یہ دعا ان کے دل میں ڈالی۔ اور (دعا کے بعد) اللہ نے ان کی طرف اس طرح وحی فرمائی اے پیارے آدم! میں نے تیری توبہ قبول کی تیری خطا کو معاف کیا اور جو بھی ان کلمات کے ساتھ دعا کرے گا اس کے گناہ معاف کروں گا اور اس کے مشکل کام آسان کر دوں گا۔ شیطان کو

اس سے دفع دور کروں گا اور اس کے لئے ہر تاجر سے بڑھ کر تجارت کا انتظام کر دوں گا، دنیا اس کی طرف دوڑتی ہوئی آئے گی اگرچہ اس کا ارادہ نہ ہو۔

۶ . اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْعَیْلَةِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ، وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ .

ترجمہ: اے اللہ تنگدستی، مفلسی، قلت اور ذلت سے مجھے پناہ عطا فرما اور میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس سے کہ میں ظلم کروں یا مجھ پہ ظلم کیا جائے۔

☆ یہ دعا حضرت امام ابوداؤد علیہ الرحمۃ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے تخریج فرمائی ہے۔

۷ . اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ، وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ، وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ، اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ .

ترجمہ: اے اللہ! جو پہلے ہوئے وہ بھی بخش دے اور جو پچھلے ہیں وہ بھی جو چھپ کر کئے وہ بھی اور جو اعلانیہ ہوئے وہ بھی، اور جو زیادتیاں ہوئیں وہ بھی اور جو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو ہی آگے کرنے والا اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے نہیں ہے کوئی معبود مگر تو۔

☆ امام ابوداؤد علیہ الرحمۃ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس کی تخریج فرمائی ہے۔

۸ . اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا سَاَلَكَ مِنْهُ نَبِیُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَكَ مِنْهُ نَبِیُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ، وَعَلَیْكَ الْبَلَاغُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ .

ترجمہ: اے اللہ! ہم ہر اس خیر کا تجھ سے سوال کرتے جس کا تجھ سے تیرے

نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کیا اور ہم ہر اس شر سے تیری پناہ چاہتے ہیں جس سے تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی ہے تو ہی مددگار ہے تجھی پہ پہنچا دینا ہے نہیں ہے قوت وطاقت مگر تجھی سے

☆ امام ترمذی نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے یہ دعا روایت کی ہے (اور یہ جامع دعا ہے جو بھی دعا نہ آتی ہو اس کی جگہ یہ پڑھ لو کافی ہے بلکہ اس دعا کی تعلیم دینے کا سبب ہی یہ بنا کہ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے بے شمار دعائیں ارشاد فرمائی ہیں جو مجھے یاد نہیں رہتیں تو میں کیا کروں فرمایا: یہی ایک دعا یاد کرلو ہر مقام کی دعا کے لئے کافی ہوگی)۔ (مفہوم حدیث ترمذی)

جنت کا اکتیسواں باغیچہ

١۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ۚ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ
يُحْيٖ وَ يُمِيْتُ ۚ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ○ هُوَ الْاَوَّلُ وَ الْاٰخِرُ
وَ الظَّاهِرُ وَ الْبَاطِنُ ۚ وَ هُوَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ ○ هُوَ الَّذِىْ خَلَقَ
السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ فِىْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ؕ يَعْلَمُ
مَا يَلِجُ فِى الْاَرْضِ وَ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَ مَا
يَعْرُجُ فِيْهَا ؕ وَ هُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
بَصِيْرٌ ○ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَ اِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ○
يُوْلِجُ الَّيْلَ فِى النَّهَارِ وَ يُوْلِجُ النَّهَارَ فِى الَّيْلِ ؕ وَ هُوَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ
الصُّدُوْرِ ○ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ اَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ
مُّسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيْرٌ ○
وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۚ وَالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ لِتُؤْمِنُوْا بِرَبِّكُمْ وَ
قَدْ اَخَذَ مِيْثَاقَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○ هُوَ الَّذِىْ يُنَزِّلُ عَلٰى عَبْدِهٖٓ
اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ
لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ○ وَمَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ لِلّٰهِ مِيْرَاثُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ لَا يَسْتَوِىْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَ
قٰتَلَ ؕ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَقٰتَلُوْا ؕ

وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ط وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ (الحدید) لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ط وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۝ هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج عٰلِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ ج هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ط سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ط يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ (الحشر) يَا مَنْ هُوَ هٰكَذَا وَلَيْسَ هٰكَذَا شَىْءٌ غَيْرُهٗ اَسْاَلُكَ اَنْ تُصَلِّىَ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْ تَفْعَلَ بِىْ كَذَا وَكَذَا (وَيَذْكُرُ الْقَارِئُ حَاجَتَهٗ) رَبِّ اِنِّىْ ظَلَمْتُ نَفْسِىْ فَاغْفِرْلِىْ ۔

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے، اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے اور وہی عزت وحکمت والا ہے اس کے لئے ہے آسمانوں اور زمین کی سلطنت جلاتا ہے اور مارتا ہے اور وہ سب کچھ کرسکتا ہے وہی اول وہی آخر وہی ظاہر وہی باطن اور وہی سب کچھ جانتا ہے وہی ہے جس نے آسمان اور زمین چھ دن میں بنائے پھر عرش پر استواء فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے جانتا ہے جو زمین کے اندر جاتا ہے اور جو اس سے باہر نکلتا ہے اور جو آسمان سے اترتا ہے اور جو اس میں چڑھتا ہے اور وہ تمہارے ساتھ ہے تم کہیں ہو اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے اسی کی ہے آسمانوں اور زمین کی سلطنت اور اللہ ہی کی طرف سب کاموں کی رجوع رات کو دن کے حصہ میں لاتا ہے اور وہ دلوں کی بات

جانتا ہے اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں کچھ وہ خرچ کرو جس میں تمہیں اوروں کا جانشین کیا تو جو تم میں ایمان لائے اور اس کی راہ میں خرچ کیا اور ان کے لئے بڑا ثواب ہے اور تمہیں کیا ہے کہ اللہ پر ایمان نہ لاؤ حالانکہ یہ رسول تمہیں بلا رہے ہیں کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ اور بے شک وہ تم سے پہلے ہی عہد لے چکا ہے اگر تمہیں یقین ہو وہی ہے کہ اپنے بندہ پر روشن آیتیں اُتارتا ہے تاکہ تمہیں اندھیروں سے اجالے کی طرف لے جائے اور بے شک اللہ تم پر ضرور مہربان رحم والا اور تمہیں کیا ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو حالانکہ آسمانوں اور زمین میں سب کا وارث اللہ ہی ہے تم میں برابر نہیں وہ جنہوں نے فتح مکہ سے قبل خرچ اور جہاد کیا اور ان سب سے اللہ جنت کا وعدہ فرما چکا ہے اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر اُتارتے تو ضرور تو اسے دیکھتا جھکا ہوا پاش پاش ہوتا اللہ کے خوف سے اور یہ مثالیں لوگوں کے لئے ہم بیان فرماتے ہیں کہ وہ سوچیں وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہر نہاں وعیاں کا جاننے والا ہے وہی ہے بڑا مہربان رحمت والا وہی ہے اللہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں بادشاہ نہایت پاک سلامتی دینے والا امان بخشنے والا حفاظت فرمانے والا عزت والا عظمت والا تکبر والا، اللہ کو پاکی ہے ان کے شرک سے وہی ہے اللہ بنانے والا پیدا کرنے والا ہر ایک کو صورت دینے والا اُسی کے ہیں سب اچھے نام اس کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہی عزت وحکمت والا ہے۔ اے وہ ذات جو ایسی ہے کہ کوئی دوسری ذات ایسی نہیں ہے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو رحمت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور یہ کہ میرے ساتھ تو ایسا ایسا معاملہ کر (یہاں پہ اپنی حاجت کو بیان کرے) اے میرے پالنے والے میں نے

اپنی جان پہ ظلم کیا ہے، مجھے معاف کر دے (میرے مولیٰ)۔

☆ حضرت ابو عبد الرحمٰن نیشا پوری علیہ الرحمۃ اپنے فوائد میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

''جب تیرا ارادہ ہو کہ تو اسم اعظم کے ساتھ دعا کرے تو سورۃ الحدید کی پہلی دس آیات اور سورۃ حشر کی آخری (تین آیات) پڑھ کر یوں دعا کر یا من هو هكذا وليس هكذا...... (مندرجہ بالا)''

۲۔ اَللّٰهُمَّ مَا اَصْبَحَ بِیْ مِنْ نِعْمَةٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ عَلٰى ذٰلِكَ۔

ترجمہ: اے اللہ! جس نعمت نے بھی میرے ہاں یا کسی اور کے ہاں تیری مخلوق میں سے صبح کی وہ تیری اکیلے ہی کی طرف سے ہے تیرا کوئی شریک نہیں تیرے لئے ہی حمد ہے اور اس پر تیرا شکر (ادا کرتے ہیں)۔

☆ ابوداؤد وغیرہ نے حضرت عبد اللہ بن غنام رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس شخص نے صبح کے وقت یہ (مندرجہ بالا) دعا پڑھی اس نے اس دن کا شکر ادا کر دیا اور جس نے شام کو پڑھی (اللهم ما امسىٰ بی ......) اس نے اس رات اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کا حق پورا کر دیا۔''

۳۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا جَعَلْتَهَا عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

ترجمہ: اے اللہ! اپنی رحمتیں اور برکتیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پہ نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام پر نازل فرمائیں، بے شک تو تعریف کیا ہو، بزرگی والا ہے۔

☆ امام احمد علیہ الرحمۃ نے یہ حدیث حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے روایت فرمائی ہے۔

۴۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ کُنْ لِیْ جَارًا مِّنْ شَرِّ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ وَّشَرِّ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَاَتْبَاعِھِمْ اَنْ یَّفْرُطَ عَلَیَّ اَحَدٌ مِّنْھُمْ اَوْ اَنْ یَّطْغٰی، عَزَّ جَارُکَ وَجَلَّ ثَنَاؤُکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ۔

ترجمہ: اے اللہ! سات آسمانوں کے رب اور عرش عظیم کے رب، فلاں بن فلاں (دشمن اور اس کے باپ کا نام لے) کے شر سے مجھے بچانے والا ہو جا اور تمام جنوں اور انسانوں کے شر سے اور جو ان کے پیروکار ہیں یہ کہ ان میں سے کوئی میرے اوپر زیادتی کرے یا سرکشی کرے تیرا پڑوسی عزت والا ہے اور تیری تعریف بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

☆ طبرانی نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

اذا تخوف احدکم السلطان فلیقل اللھم......

جب تم میں کسی کو بادشاہ کی طرف سے خطرہ ہو تو وہ یہ دعا پڑھے۔

۵۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

ترجمہ: اے اللہ! ہم تجھے ان (دشمنوں) کے سینوں پہ رکھتے ہیں (یعنی تیری مدد سے ان کے سینوں پہ ضرب لگاتے ہیں) اور ان کے شر سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

☆ امام ابوداؤد وغیرہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کسی قوم کی طرف سے خطرہ محسوس ہوتا تو آپ یہ (مندرجہ بالا) دعا پڑھتے۔

۶ ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَمِنْ شَرِّ بَصَرِیْ وَمِنْ شَرِّ لِسَانِیْ وَمِنْ شَرِّ قَلْبِیْ وَمِنْ شَرِّ مَنِیِّیْ ۔

ترجمہ: اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اپنے کان کے شر سے اور اپنی آنکھ کے شر سے اور اپنی زبان کے شر سے اور اپنے دل کے شر سے اور اپنی شرمگاہ کے شر سے۔

☆ اس دعا پہ مشتمل حدیث امام ترمذی نے حضرت ثور بن حمید رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

۷ ۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْمَا رَزَقْتَنِیْ ۔

ترجمہ: اے اللہ! میرے گناہ بخش دے اور میرے گھر میں وسعت پیدا فرما اور جو تو نے مجھے رزق عطا فرمایا اس میں برکت پیدا فرما۔

☆ یہ دعا امام ترمذی علیہ الرحمۃ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

جنت کا بتیسواں باغیچہ

۱۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ لَوۡ اَنۡزَلۡنَا هٰذَا الۡقُرۡاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَیۡتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنۡ خَشۡیَةِ اللّٰہِ ؕ وَ تِلۡكَ الۡاَمۡثَالُ نَضۡرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمۡ یَتَفَكَّرُوۡنَ ۝ هُوَ اللّٰہُ الَّذِیۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الۡغَیۡبِ وَ الشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحۡمٰنُ الرَّحِیۡمُ ۝ هُوَ اللّٰہُ الَّذِیۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلۡمَلِكُ الۡقُدُّوۡسُ السَّلٰمُ الۡمُؤۡمِنُ الۡمُهَیۡمِنُ الۡعَزِیۡزُ الۡجَبَّارُ الۡمُتَكَبِّرُ ؕ سُبۡحٰنَ اللّٰہِ عَمَّا یُشۡرِكُوۡنَ ۝ هُوَ اللّٰہُ الۡخَالِقُ الۡبَارِئُ الۡمُصَوِّرُ لَهُ الۡاَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰی ؕ یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ۚ وَ هُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَكِیۡمُ ۝ (الحشر) رَبِّ اِنِّیۡ لِمَاۤ اَنۡزَلۡتَ اِلَیَّ مِنۡ خَیۡرٍ فَقِیۡرٌ ۔ (القصص)

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ہے، اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر اُتارتے تو ضرور تو اسے دیکھتا جھکا ہوا پاش پاش ہوتا اللہ کے خوف سے اور یہ مثالیں لوگوں کے لئے ہم بیان فرماتے ہیں کہ وہ سوچیں وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہر نہاں وعیاں کا جاننے والا وہی ہے بڑا مہربان رحمت والا وہی ہے اللہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں بادشاہ نہایت پاک سلامتی دینے والا امان بخشنے والا حفاظت فرمانے والا عزت والا عظمت والا تکبر والا اللہ کو پاکی ہے ان کے شرک سے وہی اللہ ہے بنانے والا پیدا کرنے والا ہے ہر ایک کو صورت دینے والا ہے اسی کے ہیں سب

اچھے نام اسی کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہی عزت وحکمت والا ہے، اے میرے رب میں اس کھانے کا جو تو میرے لئے اتارے محتاج ہوں۔

☆ امام بیہقی نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

من قرء خواتیم الحشر من لیل اونہار فقبض فی ذلک الیوم او اللیلۃ فقد اوجب الجنۃ

جس نے رات یا دن کو سورۂ حشر کی آخری (مندرجہ بالا) آیات پڑھنے کو اپنا معمول بنالیا پھر اس دن یا رات کو فوت ہو گیا تو اس نے اپنے لئے جنت کو واجب کرلیا اور دیلمی نے حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت کی ہے کہ یہ مرگی والے کا تعویذ ہے اور قرآن پاک کی ایک ہزار آیات کے برابر (اس کا ثواب) ہے۔

۲۔ تَمَّ نُوْرُكَ فَهَدَيْتَ فَلَكَ الْحَمْدُ، عَظُمَ حِلْمُكَ فَعَفَوْتَ فَلَكَ الْحَمْدُ، بَسَطْتَ يَدَكَ فَاَعْطَيْتَ فَلَكَ الْحَمْدُ، رَبَّنَا وَجْهُكَ اَكْرَمُ الْوُجُوْهِ وَجَاهُكَ اَعْظَمُ الْجَاهِ وَعَطِيَّتُكَ اَفْضَلُ الْعَطِيَّةِ وَاَهْنَؤُهَا، تُطَاعُ رَبَّنَا فَتَشْكُرُ، وَتُعْصٰى رَبَّنَا فَتَغْفِرُ، وَتُجِيْبُ الْمُضْطَرَّ، وَتَكْشِفُ الضُّرَّ، وَتَشْفِي السَّقِيْمَ وَتَغْفِرُ الذَّنْبَ وَتَقْبَلُ التَّوْبَةَ وَلَا يَجْزِيْ بِاٰلَائِكَ اَحَدٌ وَّلَا يَبْلُغُ مِدْحَتَكَ قَوْلُ قَائِلٍ۔

ترجمہ: تیرا نور مکمل ہے پس تو نے ہی ہدایت عطا فرمائی پس تیرے لئے ہی حمد ہے، تیرا حلم عظیم ہے پس تو نے معاف کیا تو تیرے لئے ہی حمد ہے تیرا ہاتھ کھلا ہے پس تو نے عطا کیا تو تیرے لئے ہی حمد ہے اے ہمارے پروردگار تیرا چہرہ تمام چہروں سے زیادہ عزت والا ہے اور تیری عظمت تمام

عظمتوں سے بڑی ہے اور تیرا عطیہ تمام عطیوں سے افضل اور قیمتی ہے، ہمارے رب کی اطاعت کی جاتی ہے تو تو مدد فرماتا ہے، ہمارے رب کی نا فرمانی ہو تو تو معاف کرتا ہے اور تو ہی مجبور کی دعا قبول کرتا ہے اور تو ہی بیمار کو شفا دیتا ہے اور تو ہی گناہ معاف کرتا ہے اور تو ہی توبہ قبول کرتا ہے، تیری نعمتوں کا کوئی بھی بدلہ نہیں دے سکتا اور نہ ہی تیری تعریف تک کسی کہنے والے کا قول پہنچ سکتا ہے۔

☆ یہ ذکر امام ابو یعلی نے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

۳۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَبَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ، وَاِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ، وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ، مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ اِمَامِ الْخَيْرِ وَقَائِدِ الْخَيْرِ، اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا يَّغْبِطُهُ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ، وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

ترجمہ: اے اللہ! اپنی برکتیں اور رحمتیں نبیوں کے سردار، پرہیز گاروں کے امام، تمام نبیوں کے آخر میں آنے والے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بندے اور اپنے رسول جو بھلائی کے پیشوا ہیں، خیر کے راہنما ہیں پر نازل فرما۔ اے اللہ! انہیں قیامت کے دن مقام محمود پر بٹھا جس پر پہلے اور پچھلے غبطہ (رشک) کریں گے اور رحمت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر جس طرح تو نے رحمت نازل کی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر، بے شک تو تعریف کیا ہوا، بزرگی والا ہے۔

☆ یہ درود پاک حضرت احمد بن منیع علیہ الرحمۃ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما

سے روایت کیا ہے۔

۴۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ، وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ، وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ، وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ غَلَبَۃِ الدَّیْنِ وَقَھْرِ الرِّجَالِ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں رنج وغم سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں محتاجی وسستی سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں بزدلی اور بخل سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں قرض کے بوجھ اور لوگوں کی سختی سے۔

☆ امام ابوداؤد نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ ایک دن مسجد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے تو انصار کے ایک شخص حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے، حضور علیہ السلام نے ان سے پوچھا یاابا امامۃ ما لی اراك جالسا فی المسجد فی غیر وقت الصلوٰۃ ۔ اے ابو امامہ کیا بات ہے میں تجھے نماز کے وقت کے علاوہ مسجد میں بیٹھا ہوا دیکھ رہا ہوں؟ انہوں نے عرض کی ھموم لزمتنی و دیون یا رسول اللہ ۔ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مجھے غموں اور قرضوں نے گھیر رکھا ہے۔ فرمایا کیا میں تجھے ایسا کلام نہ سکھاؤں کہ اگر تو پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ تیرا غم دور کردے اور قرضہ ادا کردے، میں نے عرض کی کیوں نہیں یا رسول اللہ ضرور بتائیے تب حضور علیہ السلام نے مندرجہ بالا دعا ارشاد فرمائی۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ففعلت فاذھب اللہ ھمی وقضی عنی دینی ۔ میں نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے میرا غم دور کردیا اور میرا قرضہ ادا فرمادیا۔

۵۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ مِنَ الْخَیْرِ کُلِّہٖ مَا عَلِمْتُ مِنْہُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ، وَاَسْاَلُکَ بِاسْمِکَ الْعَظِیْمِ الَّذِیْ اِذَا دُعِیْتَ بِہٖ اَجَبْتَ وَاِذْ سُئِلْتَ بِہٖ اَعْطَیْتَ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے ہر خیر کا سوال کرتا ہوں جو مجھے معلوم ہے اور جو

نہیں معلوم اور تیرے عظیم نام سے سوال کرتا ہوں کہ جب اس سے دعا کی جائے تو قبول کرتا ہے اور جب سوال کیا جائے تو تو عطا فرماتا ہے۔

☆ طبرانی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور علیہ السلام ایک صبح حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے تو انہوں نے عرض کی میرے ماں باپ آپ پہ قربان یارسول اللہ مجھے اسم اعظم سکھا دیں کہ جب اس کے ذریعے دعا کی جائے تو قبول ہوتی ہے اور جب مانگا جائے تو عطا ہوتا ہے حضور علیہ السلام نے اپنا چہرہ مبارک دوسری طرف فرمالیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کھڑی ہوئیں، وضو کیا تو یہ (مندرجہ بالا) دعا پڑھی۔ جس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا واللہ انہ لفی ہذہ الاسماء۔ اللہ کی قسم اسم اعظم انہی ناموں میں ہے۔

۶ ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ اِیْمَانًا لَّا یَرْتَدُّ، وَنَعِیْمًا لَّا یَنْفَدُ، وَمُرَافَقَةَ نَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ اَعْلٰی دَرَجَةِ الْجَنَّةِ جَنَّةِ الْخُلْدِ ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے ایسے ایمان کا سوال کرتا ہوں جو ہمیشہ قائم رہے اور ایسی نعمت جو نہ ختم ہو اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو تیرے نبی ہیں ان کی رفاقت کا جنت خلد کے اعلیٰ درجے میں۔

☆ یہ دعا امام ابن ابی شیبہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

۷ ۔ اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِسَمْعِیْ وَبَصَرِیْ حَتّٰی تَجْعَلَھُمَا الْوَارِثَ مِنِّیْ وَعَافِنِیْ فِیْ دِیْنِیْ وَاحْشُرْنِیْ عَلٰی مَا اَحْیَیْتَنِیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ ظَلَمَنِیْ وَخُذْ لِیْ مِنْهُ بِثَارِیْ ۔

ترجمہ: اے اللہ! میرے کانوں اور میری آنکھوں کے ذریعے مجھے نفع پہنچا یہاں تک کہ ان دونوں کو میرا وارث بنا اور مجھے دین میں عافیت نصیب فرما،

اور اسی پہ حشر فرما جس (عقیدے) پہ تو نے مجھے زندہ رکھا اور جس نے مجھ پہ ظلم کیا اس پہ میری مدد فرما اور تو اس سے خود میرا انتقام لے۔

☆ امام ترمذی نے اس دعا کو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

٨۔ اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ اَحْيِنِيْ مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِّيْ، اَللّٰهُمَّ وَاَسْاَلُكَ الْخَشْيَةَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، وَاَسْاَلُكَ كَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ، وَاَسْاَلُكَ الْقَصْدَ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنٰى، وَاَسْاَلُكَ نَعِيْمًا لَّا يَنْفَدُ وَقُرَّةَ عَيْنٍ لَّا تَنْقَطِعُ، وَاَسْاَلُكَ الرِّضٰى بِالْقَضَآءِ وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَاَسْاَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ اِلٰى لِقَائِكَ فِيْ غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَّلَا فِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ، اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِيْنَةِ الْاِيْمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُّهْتَدِيْنَ ۔

ترجمہ: اے اللہ! اپنے علم غیب اور مخلوق پہ قدرت کے طفیل جب تک زندہ رہنا میرے لئے بہتر ہے مجھے زندہ رکھ اور جب مرنا میرے لئے بہتر ہے تو مجھے موت دے دے، یا اللہ میں تجھ سے تیرا خوف مانگتا ہوں غیب وحضور میں اور کلمہ حق کہنے کی توفیق مانگتا ہوں خوشی وغصہ میں اور تنگدستی و مالداری میں تجھ سے میانہ روی کا سوال کرتا ہوں، اور ایسی نعمت کا جو نہ ختم ہو اور آنکھوں کی ٹھنڈک کا جو ہمیشہ رہے اور رضا بالقضاء کا' موت کے بعد پاکیزہ وٹھنڈی زندگی کا، تیرے چہرے کو دیکھنے کی لذت کا اور تیری ملاقات کے شوق کا سوال کرتا ہوں بغیر کسی نقصان اور بغیر کسی گمراہ کرنے والے فتنے کے، اے اللہ مجھے زینت عطا فرما ایمان کی زینت کے ساتھ اور ہمیں ہدایت کرنے والا اور ہدایت یافتہ بنا۔

☆ یہ دعا امام حاکم نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی طرف سے روایت کی ہے۔

جنت کا تینتیسواں باغیچہ

۱ ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰہُ فِیۡ لَیۡلَۃِ الۡقَدۡرِ ۝ وَمَاۤ اَدۡرٰکَ مَا لَیۡلَۃُ الۡقَدۡرِ ۝ لَیۡلَۃُ الۡقَدۡرِ خَیۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَہۡرٍ ۝ تَنَزَّلُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ وَ الرُّوۡحُ فِیۡہَا بِاِذۡنِ رَبِّہِمۡ ۚ مِنۡ کُلِّ اَمۡرٍ ۝ سَلٰمٌ ۛ ہِیَ حَتّٰی مَطۡلَعِ الۡفَجۡرِ ۝ رَبِّ انۡصُرۡنِیۡ عَلَی الۡقَوۡمِ الۡمُفۡسِدِیۡنَ ۔

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے، بے شک ہم نے اسے شب قدر میں اُتارا اور تم نے کیا جانا کیا ہے شب قدر، شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے اس میں جبرئیل اترتے ہیں اپنے رب کے حکم سے ہر کام کے لئے وہ سلامتی ہے صبح چمکنے تک۔ اے میرے رب میری مدد فرما فسادی قوم پر۔

☆ امام دیلمی علیہ الرحمۃ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من قرا (انا انزلنه...... القدر ۱-۵) عدلت بربع القران ۔ جس نے سورہ قدر کی تلاوت کی اس کو چوتھائی حصہ قرآن پاک کی تلاوت کے برابر (ثواب) ملے گا۔

۲ ۔ اَللّٰھُمَّ لَکَ الۡحَمۡدُ کُلُّہٗ لَا قَابِضَ لِمَا بَسَطۡتَ، وَلَا بَاسِطَ لِمَا قَبَضۡتَ، وَلَا ھَادِیَ لِمَنۡ اَضۡلَلۡتَ، وَلَا مُضِلَّ لِمَنۡ ھَدَیۡتَ، وَلَا مُقَرِّبَ لِمَا بَاعَدۡتَ، وَلَا مُبَاعِدَ لِمَا قَرَّبۡتَ، وَلَا مُعۡطِیَ لِمَا مَنَعۡتَ، وَلَا مَانِعَ لِمَا اَعۡطَیۡتَ ۔

ترجمہ: اے اللہ تمام حمد تیرے ہی لئے ہے، نہیں کوئی بند کرنے والا جو تو کھول دے اور نہیں کوئی کھولنے والا (رزق کا) جو تو بند کر دے، نہیں کوئی ہدایت دینے والا جس کو تو گمراہ کر دے اور نہیں کوئی گمراہ کر سکتا جس کو تو ہدایت دے دے، نہیں کوئی قریب کرنے والا جس کو تو دور کر دے اور نہیں کوئی دور کرنے والا جس کو تو قریب کرے، نہیں کوئی دینے والا جو تو روک لے اور نہیں کوئی روکنے والا جو تو عطا فرمائے۔

☆ امام احمد وغیرہ نے حضرت ابی رفاعہ الزرقی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے جب اُحد کے دن مشرکین منتشر ہوئے تو حضور علیہ السلام نے (صحابہ کرام سے) فرمایا سیدھے ہو جاؤ میں اپنے رب کی حمد وثنا کرتا ہوں چنانچہ صحابہ کرام نے صفیں بنالیں تب حضور علیہ السلام نے (مندرجہ بالا) الفاظ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی حمد کی۔

۳۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَھْلِ بَیْتِہٖ وَعَلٰی اَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَآلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَھْلِ بَیْتِہٖ وَعَلٰی اَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَآلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

ترجمہ: اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہل بیت پر اور آپ کی بیویوں پر اور آپ کی اولاد پر جس طرح تو نے رحمت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کی آل پر بے شک تو تعریف کیا ہوا، بزرگی والا ہے۔ اور برکت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہل بیت اور آپ کی بیویوں پر اور آپ کی اولاد پر جس طرح تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام اور آپ کی آل پر بے شک تو تعریف کیا ہوا، بزرگی والا ہے۔

☆ اس درود شریف پہ مشتمل حدیث کوامام عبدالرزاق نے صحابہ کرام میں سے کسی شخص سے روایت کیا ہے۔

۴ . يَا مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ، اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ .

ترجمہ: اے روز جزا کے مالک ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے ہی مدد چاہتے ہیں۔

☆ ابن السنی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں ایک غزوہ میں حضور علیہ السلام کے ساتھ تھے، دشمن کا آمنا سامنا ہوا تو میں نے سُنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم (مذکورہ کلمات کے ساتھ) ذکر خدا میں مصروف تھے اور لوگوں کو میں نے دیکھا کہ فرشتے انہیں مار رہے ہیں آگے سے اور پیچھے سے۔

۵ . اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا، وَآمِنْ رَوْعَاتِنَا .

ترجمہ: اے اللہ! ہماری خفیہ چیزوں کی حفاظت فرما اور ہمارے خوف کو دور کر دے۔

☆ امام احمد وغیرہ نے حضرت ابی سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ خندق کے دن ہم نے عرض کی یا رسول اللہ هل من شیء نقول فقد بلغت القلوب یارسول اللہ! کیا کچھ پڑھنے کے لئے ہے، ہمارے تو دل گلے کی طرف آرہے ہیں (اتنا شدید خوف طاری ہے) تب حضور علیہ السلام نے مندرجہ بالا دعا سکھائی تو اللہ تعالیٰ نے ہمارے دشمن کے منہ پھیر دیے شدید ہوا کے ساتھ اور انہیں شکست کا سامنا کرنا پڑا۔

۶ . اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِىْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِىْ فَاغْفِرْلِىْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ .

ترجمہ: اے اللہ! تو ہی ہمارا پروردگار ہے نہیں ہے سوا تیرے کوئی معبود مگر تو

نے ہی مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں تیرے عہد پر ہوں اور تیرے وعدے پر ہوں جتنی مجھے طاقت ہے، اور میں پناہ چاہتا ہوں اپنے کئے کے شر سے، تیری طرف رجوع کرتا ہوں اس نعمت کے ساتھ جو تو نے میرے اوپر فرمائی اور رجوع کرتا ہوں اپنے گناہ کے ساتھ پس تو مجھے معاف فرمادے، بے شک نہیں کوئی گناہ معاف کرنے والا سوائے تیرے۔

☆ امام احمد وغیرہ نے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے بیان کیا ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص صبح وشام یہ دعا پڑھ لے تو چاہے دن کو مرے یا رات کو، جنت میں داخل ہوگا اور اسی کو سید الاستغفار کہا گیا ہے۔

۷۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ الْاَعْمَیَیْنِ السَّیْلِ وَالْبَعِیْرِ الصَّؤُوْلِ۔

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے دو اندھوں کے شر سے پناہ مانگتا ہوں (۱) سیلاب سے، (۲) بپھرے ہوئے اونٹ سے۔

☆ اس دعا کو امام طبرانی نے حضرت عائشہ بنت قدامہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔

۸۔ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ عَیْنَیْنِ هَطَّالَتَیْنِ تَشْفِیَانِ الْقَلْبَ بِذُرُوْفِ الدُّمُوْعِ مِنْ خَشْیَتِكَ قَبْلَ اَنْ تَكُوْنَ الدُّمُوْعُ دَمًا وَالْاَضْرَاسُ جَمْرًا۔

ترجمہ: اے اللہ! مجھے ایسی دو آنکھیں عطا فرما جو بہنے والی ہوں تیرے خوف سے آنسو بہا کر دل کو شفا دیں اس سے پہلے کہ آنسو خون ہو جائیں اور داڑھیں انگارے بن جائیں۔

☆ ابن عساکر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ دعا نقل فرمائی ہیں۔

۹۔ اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ قُدْرَتِكَ، وَاَدْخِلْنِیْ فِیْ رَحْمَتِكَ، وَاقْضِ

اَجَلِیْ فِیْ طَاعَتِكَ، وَاخْتِمْ بِخَیْرِ عَمَلِیْ وَاجْعَلْ ثَوَابَهُ الْجَنَّةَ۔

ترجمہ: اے اللہ! مجھے اپنی قدرت میں عافیت عطا فرما اپنی رحمت میں داخلہ عطا کر، میری موت اپنی اطاعت میں کر، میرے اعمال بہتر بنا اور جنت ان کی جزا بنا۔

☆ یہ دعا بھی ابن عساکر نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے نقل فرمائی ہے۔

۱۰۔ اَللّٰھُمَّ اَغْنِنِیْ بِالْعِلْمِ، وَزَیِّنِّیْ بِالْحِلْمِ، وَاَکْرِمْنِیْ بِالتَّقْوٰی وَجَمِّلْنِیْ بِالْعَافِیَةِ۔

ترجمہ: اے اللہ! مجھے علم کے ساتھ غنی کر دے، حلم کے ساتھ مزین کر دے تقویٰ کے ساتھ معظم و مکرم کر دے اور عافیت کے ساتھ جمیل کر دے۔

☆ یہ دعا ابن النجار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔

۱۱۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ تَعْجِیْلَ عَافِیَتِكَ وَصَبْرًا عَلٰی بَلِیَّتِكَ وَخُرُوْجًا مِّنَ الدُّنْیَا اِلٰی رَحْمَتِكَ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے جلد عافیت کا، اپنی آزمائش پہ صبر کا اور دنیا سے نکل کر تیری رحمت کی طرف جانے کا سوال کرتا ہوں۔

☆ ابن عساکر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس دعا کی تخریج فرمائی ہے۔

۱۲۔ اِلَیْكَ رَبِّ حَبِّبْنِیْ، وَفِیْ نَفْسِیْ لَكَ ذَلِّلْنِیْ، وَفِیْ اَعْیُنِ النَّاسِ عَظِّمْنِیْ، وَمِنْ سَیِّءِ الْاَخْلَاقِ جَنِّبْنِیْ۔

ترجمہ: اے اللہ مجھے اپنی بارگاہ کی محبت عطا کر، میرے نفس میں اپنے لئے تذلل و عاجزی عطا کر، لوگوں کی نگاہوں میں مجھے عظمت عطا کر اور برے اخلاق سے مجھے محفوظ رکھ۔

☆ یہ دعا ابن الملال نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان فرمائی ہے۔

۱۳ ۔ اَللّٰھُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَرَحْمَتُكَ اَرْجٰی عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ ۔

ترجمہ: اے اللہ! تیری بخشش میرے گناہوں کی بہ نسبت بہت وسیع ہے اور تیری رحمت میرے نزدیک میرے اعمال سے بہت پر امید ہے۔

☆ امام حاکم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ دعا نقل فرمائی ہے۔

۱۴ ۔ اَللّٰھُمَّ لَا تُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَلَا تَفْضَحْنَا یَوْمَ اللِّقَاءِ ۔

ترجمہ: اے اللہ! ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کرنا اور ملاقات کے دن میں ذلیل نہ فرمانا۔

☆ ابن عساکر نے حضرت ابو قرصانہ رضی اللہ عنہ سے یہ دعا روایت کی ہے۔

جنت کا چونتیسواں باغیچہ

ا۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَمْ یَکُنِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ وَالْمُشْرِکِیْنَ مُنْفَکِّیْنَ حَتّٰی تَاْتِیَھُمُ الْبَیِّنَۃُ ۝ رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰہِ یَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَھَّرَۃً ۝ فِیْھَا کُتُبٌ قَیِّمَۃٌ ۝ وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ اِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْھُمُ الْبَیِّنَۃُ ۝ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ حُنَفَآءَ وَیُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوا الزَّکٰوۃَ وَ ذٰلِکَ دِیْنُ الْقَیِّمَۃِ ۝ اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ وَالْمُشْرِکِیْنَ فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا ط اُولٰٓئِکَ ھُمْ شَرُّ الْبَرِیَّۃِ ۝ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِکَ ھُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّۃِ ۝ جَزَآؤُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَآ اَبَدًا ط رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ ط ذٰلِکَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّہٗ ۝ رَبِّ ھَبْ لِیْ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ۔

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے، کتابی کافر اور مشرک اپنا دین چھوڑنے کو نہ تھے جب تک ان کے پاس روشن دلیل نہ آئے وہ کون وہ اللہ کا رسول کہ پاک صحیفے پڑھتا ہے ان میں سیدھی باتیں لکھی ہیں اور پھوٹ نہ پڑی کتاب والوں میں مگر بعد اس کے کہ وہ روشن دلیل ان کے پاس تشریف لائے ان لوگوں کو تو یہی حکم ہوا کہ اللہ کی بندگی کریں نرے اسی پر عقیدہ لاتے ایک طرف کے ہوکر اور نماز قائم کریں اور

زکوٰۃ دیں اور یہی سیدھا دین ہے بے شک جتنے کافر ہیں کتابی اور مشرک سب جہنم کی آگ میں ہمیشہ اس میں رہیں گے اور وہی تمام مخلوق میں بدتر ہیں بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے وہی تمام مخلوق میں بہتر ہیں ان کا صلہ ان کے رب کے پاس بسنے کے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہیں ان میں ہمیشہ رہیں اللہ ان سے راضی اور وہ اس سے راضی یہ اس کے لئے ہے جو اپنے رب سے ڈریں۔ اے اللہ مجھے نیک اولاد دے۔

☆ ابونعیم نے اسماعیل بن ابی حکیم المدینی التابعی علیہ الرحمۃ سے روایت کی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

ان اللہ تعالیٰ لیسمع الیٰ قراۃ (لم یکن الدین کفروا) (الصافات:۱۰۰)

اللہ تعالیٰ سورۃ البینہ اور صافات کی تلاوت سنتا ہے اور فرماتا ہے

ابشر عبدی فوعزتی لا مکنن لك فی الجنة حتی ترضی .

اے میرے بندے! خوش ہو جا مجھے اپنی عزت کی قسم میں جنت میں تجھے ایسا مقام دوں گا کہ تو راضی ہو جائے گا۔

۲ . بِسْمِ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ سَيِّدُنَا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ، لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ، بِسْمِ اللهِ عَلٰى دِيْنِىْ وَنَفْسِىْ، بِسْمِ اللهِ عَلٰى وَلَدِىْ وَاَهْلِىْ وَمَالِىْ، بِسْمِ اللهِ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ اَعْطَانِيْهِ رَبِّىْ، بِسْمِ اللهِ خَيْرِ الْاَسْمَاءِ، بِسْمِ اللهِ رَبِّ الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ، بِسْمِ اللهِ الَّذِىْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِه دَآءٌ، بِسْمِ اللهِ افْتَتَحْتُ، وَعَلَى اللهِ تَوَكَّلْتُ، لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ .

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے بابرکت نام سے اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں نہیں ہے نیکی کرنے کی طاقت مگر اللہ کی طرف سے، اللہ کے نام کے ساتھ اپنے دین اور اپنے

نفس پر، اللہ کے نام کے ساتھ (بھلائی چاہتا ہوں) اپنی اولاد پر، اپنے گھر والوں پر اور اپنے مال پر، اللہ کے نام کے ساتھ ہر شیء پر جو میرے رب نے مجھے عطا فرمائی، اللہ تعالیٰ کے ساتھ جو ناموں میں بہترین ہے، اللہ کے نام کے ساتھ جو زمین و آسمان کا رب ہے، اللہ کے نام کے ساتھ کہ اس کے نام کے ہوتے ہوئے کوئی بیماری نقصان نہیں پہنچا سکتی، اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ میں نے آغاز کیا، اللہ پر ہی میں نے بھروسہ کیا، نہیں ہے قوت مگر اللہ کے ساتھ۔

☆ ابوالشیخ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حجاج (ابن یوسف، ظالم بادشاہ) ان پہ ناراض ہو گیا پس انہوں نے فرمایا:

''میں نے چند کلمات کی پناہ لے لی ہے جن کی برکت سے اس کی عظیم سلطنت کا مجھے کوئی خوف ہے اور نہ ہی کسی شیطان کی شیطانیت کا کوئی ڈر اور وہ کلمات وہی ہیں جو حضور علیہ السلام انہیں سکھائے بسم اللہ...... الی قولہ لا قوۃ الا باللہ۔

۳۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ وَاَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

ترجمہ: اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی ازواج پہ جو تمام اہل ایمان کی مائیں ہیں اور آپ کی اولاد پر اور آپ کے گھر والوں پر جس طرح تو نے رحمت نازل کی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر بے شک تو تعریف کیا ہوا، بزرگی والا ہے۔

☆ ابوداؤد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی حضور علیہ السلام نے فرمایا:

من سرہ ان یکتال بالمکیال الا وفی اذا صلی علینا اھل

البیت فلیقل اللھم صل علی......

جو یہ پسند کرے کہ اس کو ہمارے اہل بیت پہ درود پڑھنے کا وسیع پیمانے سے اجر دیا جائے وہ (مندرجہ بالا) درود پڑھے۔

۴۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ بِاَسْمَائِکَ الْحُسْنٰی کُلِّھَا مَا عَلِمْتُ مِنْھَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ، وَبِاسْمِکَ الْعَظِیْمِ الْاَعْظَمِ وَبِاسْمِکَ الْکَبِیْرِ الْاَکْبَرِ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تیرے تمام اچھے ناموں کے ساتھ تجھ سے سوال کرتا ہوں جو مجھے ان میں سے معلوم ہیں اور جو نہیں معلوم اور تیرے سب سے عظیم اعظم اور بڑے، بہت بڑے نام کے ساتھ بھی۔

☆ طبرانی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے اسم اعظم سکھا دیں، فرمایا اُٹھ کر وضو کر پھر مجھے سنا کر دعا کر انہوں نے ایسا ہی کیا اور مذکورہ کلمات کے ساتھ دعا کی حضور علیہ السلام نے فرمایا اصبت والذی نفسی بیدہ تو نے اسم اعظم کو پالیا ہے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔

۵۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ بِاَسْمَائِکَ الْحُسْنٰی کُلِّھَا الْحَمِیْدَۃِ الْکَرِیْمَۃِ الَّتِیْ اِذَا وُضِعَتْ عَلٰی شَیْءٍ ذَلَّ لَھَا وَاِذَا طُلِبَ بِھَا الْحَسَنَاتُ اُدْرِکَتْ وَاِذَا دُرِیَٔ بِھَا السَّیِّئَاتُ صُرِفَتْ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے تیرے تمام اچھے، عزت والے تعریف کیے گئے ناموں کے ساتھ سوال کرتا ہوں کہ جب وہ کسی شیء پر رکھے جائیں تو اس کو جھکا دیں اور جب ان کے ذریعے نیکیاں طلب کی جائیں تو حاصل ہو جائیں اور جب ان کے ذریعے برائیوں کو روکا جائے تو برائیوں کا منہ پھر جائے۔

☆ دیلمی نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ دعا نقل فرمائی ہے اور انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بیان کی ہے۔

٦ . اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ .

ترجمہ: اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں ہر اس شر سے جو میں نے کیا اور ہر اس شر سے جو میں نے نہیں کیا۔ (عمل کئے کے شر سے اور نہ کئے کے شر سے)۔

☆ یہ دعا امام مسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔

٧ . اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِمَّنْ تَوَكَّلَ عَلَيْكَ فَكَفَيْتَهٗ، وَاسْتَهْدَاكَ فَهَدَيْتَهٗ، وَاسْتَنْصَرَكَ فَنَصَرْتَهٗ .

ترجمہ: اے اللہ مجھے ان میں سے بنادے جو تجھ پہ بھروسہ کرے تو تو اس کو کافی ہو اور ہدایت طلب کرے تو تو اس کو ہدایت دے اور تجھ سے مدد مانگے تو تو اس کی مدد کرے۔

☆ امام دیلمی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ دعا روایت فرمائی ہے۔

٨ . اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ الْاَشْيَاءِ اِلَیَّ وَاجْعَلْ خَشْيَتَكَ اَخْوَفَ الْاَشْيَاءِ عِنْدِیْ وَاقْطَعْ عَنِّیْ حَاجَاتِ الدُّنْيَا بِالشَّوْقِ اِلٰی لِقَائِكَ وَاِذَا اَقْرَرْتَ اَعْيُنَ اَهْلِ الدُّنْيَا مِنَ الدُّنْيَا فَاَقْرِرْ عَيْنِیْ مِنْ عِبَادَتِكَ .

ترجمہ: اے اللہ! اپنی محبت مجھے تمام اشیاء سے محبوب بنادے اور اپنا ڈر مجھے تمام خوفوں سے زیادہ بنادے، میری حاجات دنیا کو اپنی ملاقات کے شوق سے ختم کردے اور جب تو دنیا داروں کی آنکھوں کو دنیا سے ٹھنڈا کرے تو میری آنکھ کو اپنی عبادت سے ٹھنڈا فرما۔

☆ ابونعیم نے حضرت ہیثم بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہ دعا روایت کی ہے۔

۹۔ اَللّٰھُمَّ وَفِّقْنِیْ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی مِنَ الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ وَالْفِعْلِ وَالنِّیَّۃِ وَالْھُدٰی اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

ترجمہ: اے اللہ اپنے پسندیدہ قول وعمل وفعل ونیت وہدایت کی مجھے توفیق دے، بے شک تو ہر شیء پہ قدرت رکھتا ہے۔

☆ دیلمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس دعا کو روایت کیا ہے۔

جنت کا پینتیسواں باغیچہ

۱۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَھَا ○ وَ اَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَھَا ○ وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَالَھَا ○ یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَھَا ○ بِاَنَّ رَبَّکَ اَوْحٰی لَھَا ○ یَوْمَئِذٍ یَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا لِّیُرَوْا اَعْمَالَھُمْ ○ فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ ○ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ ○ (الزلزال) رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰہُ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْکَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۔

(الاحقاف)

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے، جب زمین تھر تھرا دی جائے جیسا اس کا تھر تھرانا ٹھہرا ہے اور زمین اپنے بوجھ باہر پھینک دے اور آدمی کہے اسے کیا ہوا اس دن وہ اپنی خبریں بتائے گی اس لئے کہ تمہارے رب نے اسے حکم بھیجا اس دن لوگ اپنے رب کی طرف پھریں گے کئی راہ ہو کرتا کہ اپنا کیا دکھائے جائیں تو جو ایک ذرہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرہ بھر برائی کرے اسے دیکھے گا اے میرے رب میرے دل میں ڈال کہ میں تیری نعمت کا شکر کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کی اور میں وہ کام کروں جو تجھے پسند آئے اور میرے لئے میری اولاد میں صلاح رکھ میں تیری طرف رجوع لایا اور میں مسلمان

ہوں۔

☆ امام ترمذی علیہ الرحمۃ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا من قرء اذا زلزلت عدلت له بنصف القران ۔ جو سورۃ زلزال پڑھے اس کو آدھا قرآن پڑھنے کا ثواب ملے گا۔

۲۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَا اَحْصٰى كِتَابُهٗ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَا فِىْ كِتَابِهٖ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَا اَحْصٰى خَلْقُهٗ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْءَ مَا فِىْ خَلْقِهٖ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْءَ سَمٰوٰتِهٖ وَاَرْضِهٖ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ كُلِّ شَىْءٍ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا اَحْصٰى كِتَابُهٗ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا فِىْ كِتَابِهٖ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا اَحْصٰى خَلْقُهٗ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ مَا فِىْ خَلْقِهٖ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ سَمٰوٰتِهٖ وَاَرْضِهٖ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ كُلِّ شَىْءٍ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ عَدَدَ مَا اَحْصٰى كِتَابُهٗ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ عَدَدَ مَا فِىْ كِتَابِهٖ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ عَدَدَ مَا اَحْصٰى خَلْقُهٗ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ مِلْءَ مَا فِىْ خَلْقِهٖ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ مِلْءَ سَمٰوٰتِهٖ وَاَرْضِهٖ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ عَدَدَ كُلِّ شَىْءٍ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ۔

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں اتنی کہ جتنی اس کی کتاب نے شمار کیں تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جتنی اس کی کتاب میں ہیں تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جتنی اس کی مخلوق نے گنیں، تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں اس کی مخلوق کے برابر، تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں آسمانوں اور زمین بھر، تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں ہر شیء کے عدد کے برابر، اللہ ہی کی تعریف ہے ہر شیء پہ پاک ہے اللہ اتنی تعداد میں (کہتا ہوں سبحان اللہ) جتنا اس کی کتاب نے شمار کیا، پاک ہے اللہ جتنا اس کی

مخلوق نے گنا، پاک ہے اللہ اس کی مخلوق بھر، پاک ہے اللہ آسمانوں اور زمین بھر، پاک ہے اللہ ہر شی ء کے برابر، اور پاک ہے اللہ ہر شی ء پر، اللہ بہت بڑا ہے (یہ جملہ میں بولتا ہوں) جس قدر اس کی کتاب نے شمار کیا، اللہ سب سے بڑا ہے اس کی کتاب کی تعداد کے برابر، اور اللہ سب سے بڑا ہے اس کی مخلوق نے جو شمار کیا، اللہ سب سے بڑا ہے مخلوق بھر، اللہ سب سے بڑا ہے آسمانوں اور زمین بھر اور اللہ سب سے بڑا ہے ہر شی ء کی گنتی کے برابر اور اللہ سب سے بڑا ہے ہر شی ء پر۔

☆ طبرانی نے باسناد حسن حضرت ابوامامہ باھلی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور میں بیٹھا ہوا اپنے ہونٹوں کو ہلا رہا تھا۔ حضور علیہ السلام نے پوچھا! فبم تحرك شفتيك .... کیا پڑھ رہے ہو؟ میں نے عرض کی یارسول اللہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہا ہوں فرمایا، کیا میں تمہیں ایسی شی ء بتاؤں کہ جب تو وہ پڑھ لے تو پھر دن رات کا پڑھنا بھی اس کو نہ پہنچ سکے میں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ پھر آپ نے مندرجہ بالا احمد ارشاد فرمائی۔

۳۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

ترجمہ: اے اللہ اپنی تمام رحمتیں اور برکتیں اپنے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پہ نازل فرما اور آپ کی ازواج امہات المومنین پر اور آپ کی اولاد پر اور آپ کے گھر والوں پر جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام کی آل پہ نازل فرمائیں، بے شک تو تعریف کیا ہوا، بزرگی والا ہے۔

☆ ابن عدی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی وہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

’’جو چاہتا ہو کہ اسے ہمارے اہل بیت پہ درود شریف پڑھنے کا ثواب ڈھیروں ڈھیر (ان یکتال بالمکیال الاوفی) عطا ہو تو وہ (مندرجہ بالا) درود پڑھے۔‘‘

۴۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْکَبِیْرُ، وَاَنَا عَبْدُکَ الضَّعِیْفُ الذَّلِیْلُ، اَلَّذِیْ لَا حَوْلَ لَہٗ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِکَ، اَللّٰھُمَّ سَخِّرْلِیْ فُلَانًا کَمَا سَخَّرْتَ فِرْعَوْنَ لِمُوْسٰی وَلَیِّنْ لِیْ قَلْبَہٗ کَمَا لَیَّنْتَ الْحَدِیْدَ لِدَاوٗدَ فَاِنَّہٗ لَا یَنْطِقُ اِلَّا بِاِذْنِکَ، نَاصِیَتُہٗ فِیْ قَبْضَتِکَ، قَلْبُہٗ فِیْ یَدِکَ، جَلَّ ثَنَاءُ وَجْھِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.

ترجمہ: اے اللہ! بے شک تو ہی غالب بڑائی والا ہے اور میں تیرا مسکین وکمزور بندہ ہوں جس کے پاس نہ نیکی کرنے کی طاقت ہے نہ برائی سے بچنے کی قوت مگر تجھی سے اے اللہ فلاں بندے (جس کو مسخر کرنا مطلوب ہو اس کا نام لے) کو میرے تابع کردے جس طرح تو نے فرعون کو موسیٰ علیہ السلام کے لئے مسخر کردیا (کہ آپ کے مقابلہ میں ذلیل ورسوا ہو گیا) اور اس کا دل نرم کردے جس طرح تو نے لوہے کو داؤد علیہ السلام کے لئے نرم کیا، وہ نہ بولے مگر تیرے اذن سے، اس کی پیشانی تیرے قبضے میں ہو، اس کا دل تیرے ہاتھ میں ہو، تیرے چہرے کی تعریف بہت بلند ہے اے تمام رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

☆ دیلمی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: کیا میں تجھے وہ چیز نہ سکھاؤں جو مجھے جبریل علیہ السلام نے سکھائی جب تجھے کسی نہایت کنجوس یا کسی ظالم بادشاہ یا کسی بڑے ڈھیٹ سے کام پڑ جائے کہ جس کی بے حیائی سے تو ڈر رہا ہو تو یہ (مندرجہ بالا) دعا پڑھ۔

۵۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ مَوْتِ الْفُجَاۃِ وَمِنْ لَدْغَۃِ الْحَیَّۃِ وَمِنَ السَّبُعِ وَمِنَ الْحَرْقِ وَمِنَ الْغَرْقِ وَمِنْ اَنْ اَخِرَّ عَلٰی شَیْءٍ اَوْ

يَخِرَّ عَلَىَّ شَیْءٌ وَّمِنَ الْقَتْلِ عِنْدَ فِرَارِ الزَّحْفِ .

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اچانک آنے والی موت سے اور سانپ کے ڈسنے سے اور درندے سے اور (زلزلے میں) دب کر مرنے سے اور غرق ہونے سے اور اس سے کہ میں کسی چیز پہ گروں یا میرے اوپر کوئی چیز گرے اور قتل سے اور جنگ کے دوران بھاگنے سے۔

☆ امام احمد علیہ الرحمۃ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ دعا نقل کی ہے۔

٦ . اللهم انی اسئلك الفردوس

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے جنت الفردوس مانگتا ہوں۔

☆ اس دعا کی تخریج امام حاکم نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے کی ہے۔

٧ . اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِیْ دِيْنِیْ وَدُنْيَایَ وَاَهْلِیْ وَمَالِیْ، اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَتِیْ، وَآمِنْ رَوْعَتِیْ، وَاحْفِظْنِیْ مِنْ بَيْنَ يَدَیَّ وَمِنْ خَلْفِیْ وَعَنْ يَمِيْنِیْ وَعَنْ شِمَالِیْ وَمِنْ فَوْقِیْ، وَاَعُوْذُ بِكَ اَللّٰهُمَّ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ .

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے عافیت وسلامتی کا طبگار ہوں اپنے دین اور اپنی دنیا اور اپنے اہل ومال میں اے اللہ چھپا لے میری چھپائی جانے والی جگہوں کو اور مجھے خوف سے امن عطا فرما اور میرے سامنے سے اور میرے پیچھے سے اور میرے دائیں سے اور میرے بائیں سے اور میرے اوپر سے میری حفاظت فرما اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں اے اللہ اس سے کہ مجھے دھوکہ (دے کر ہلاک) کیا دیا جائے نیچے سے۔

☆ محدث بزار نے یہ دعا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل فرمائی ہے۔

جنت کا چھتیسواں باغیچہ

ا ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ ○ حَتّٰی زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ○ کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ○ ثُمَّ کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ○ کَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْیَقِیْنِ ○ لَتَرَوُنَّ الْجَحِیْمَ ○ ثُمَّ لَتَرَوُنَّھَا عَیْنَ الْیَقِیْنِ ○ ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ یَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِیْمِ ○ (التکاثر) رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّکَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ○ (الحشر)

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے، تمہیں غافل رکھا مال کی زیادہ طلبی نے یہاں تک کہ تم نے قبروں کا منہ دیکھا ہاں ہاں جلد جان جاؤ گے پھر ہاں ہاں جلد جان جاؤ گے ہاں ہاں اگر یقین کا جاننا جانتے تو مال کی محبت نہ رکھتے بے شک ضرور جہنم کو دیکھو گے پھر بے شک اسے یقینی دیکھنا دیکھو گے پھر بے شک ضرور اس دن تم سے نعمتوں سے پرسش ہو گی (التکاثر) اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دل میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ رکھ اے ہمارے رب بے شک تو ہی نہایت مہربان رحم والا ہے۔ (الحشر)

☆ حاکم وغیرہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الا یستطیع احدکم ن یقرا الف ایۃ فی کل یوم۔ کیا تم میں سے کوئی ایک ہزار آیات روزانہ پڑھ سکتا ہے عرض کیا گیا کس میں اتنی طاقت ہو سکتی

ہے، فرمایا کیا تم میں سے کوئی سورۃ التکاثر پڑھنے کی طاقت رکھتا ہے۔ مزید فرمایا والذی نفسی بیدہ انہا لتعدل الف ایۃ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے سورۃ التکاثر ایک ہزار آیات کے برابر ہے۔ (زاد الخطیب والدیلمی)

۲۔ حَسْبِیَ الرَّبُّ مِنَ الْعِبَادِ، حَسْبِیَ الْخَالِقُ مِنَ الْمَخْلُوْقِیْنَ، حَسْبِیَ الرَّازِقُ مِنَ الْمَرْزُوْقِیْنَ، حَسْبِیَ الَّذِیْ هُوَ حَسْبِیْ، حَسْبِیَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ، حَسْبِیَ اللّٰهُ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَکَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ۔

ترجمہ: میرا اللہ مجھے بندوں سے کافی ہے، میرا خالق مجھے مخلوق سے کافی ہے، میرا رازق مجھے مرزوقین سے کافی ہے، مجھے وہ کافی ہے جو کافی ہے، اللہ کافی ہے اور وہ بہت اچھا کارساز ہے، کافی ہے اللہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہ، اسی پر میں نے بھروسہ کیا اور وہی رب ہے عرش عظیم کا۔

☆ ابن ابی الدنیا نے اردن کے ایک فقیہ سے بیان کیا ہے کہ ہمیں خبر پہنچی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی تکلیف یا غم آتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ الفاظ پڑھتے تھے۔

۳۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُصَلِّیَ عَلَیْهِ وَصَلِّ عَلَیْهِ کَمَا یَنْبَغِیْ اَنْ یُصَلّٰی عَلَیْهِ۔

ترجمہ: اے اللہ رحمت بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جس طرح تو نے ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہ درود بھیجنے کا حکم دیا اور آپ پر ایسے درود بھیج جیسے چاہیے کہ آپ پر درود بھیجا جائے۔

☆ ابو سعید نیشاپوری علیہ الرحمۃ نے کتاب "شرف المصطفیٰ" میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس کی تخریج فرمائی ہے۔

۴۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اَنْتَ الْحَنَّانُ

الْمَنَّانُ بَدِيعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا حَيُّ يَاقَيُّوْمُ اَسْاَلُكَ الْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ۔

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں بے شک تیرے ہی لئے حمد ہے نہیں کوئی معبود مگر تو، پیار کرنے والا، احسان فرمانے والا، آسمانوں اور زمین کو نئی سرے سے ایجاد کرنے والا، بزرگی وکرم والا، اے زندہ وقائم رہنے والے میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور دوزخ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

☆ ترمذی میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے تھے کہ ایک شخص نے نماز پڑھ کر (مذکورہ) دعا کی، تو حضور علیہ السلام نے اپنے صحابہ کرام سے فرمایا: اتدرون بما دعابه کیا تم جانتے ہو اس نے کیا دعا کی ہے؟ سب نے جواب دیا اللہ ورسولہ اعلم۔ فرمایا والذی نفسی بیده...... اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس نے اللہ تعالیٰ کے سب سے بڑے نام (اسم اعظم) کے ساتھ دعا کی ہے جو کبھی رد نہیں ہوتی آخری الفاظ اسالك الجنة...... کا اضافہ ابی داؤد کی روایت میں ہے۔

۵۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں کفر سے، محتاجی سے اور قبر کے عذاب سے۔

☆ یہ دعا امام ترمذی نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت فرمائی ہے۔

۶۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَا شَیْءَ قَبْلَكَ وَاَنْتَ الْآخِرُ فَلَا شَیْءَ بَعْدَكَ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ نَاصِيَتُهَا بِيَدِكَ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْاِثْمِ وَالْكَسَلِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ

الْغِنٰى وَمِنْ فِتْنَةِ الْفَقْرِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَاثَمِ وَالْمَغْرَمِ، اَللّٰهُمَّ نَقِّ قَلْبِىْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِىْ وَبَيْنَ خَطِيْئَتِىْ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْاَلُكَ خَيْرَ الْمَسْاَلَةِ وَخَيْرَ الدُّعَاءِ وَخَيْرَ النَّجَاحِ وَخَيْرَ الْعَمَلِ وَخَيْرَ الثَّوَابِ وَخَيْرَ الْحَيَاةِ وَخَيْرَ الْمَمَاتِ وَثَبِّتْنِىْ وَثَقِّلْ مَوَازِيْنِىْ وَحَقِّقْ اِيْمَانِىْ وَارْفَعْ دَرَجَتِىْ، وَتَقَبَّلْ صَلَاتِىْ، وَاغْفِرْ خَطِيْئَتِىْ، وَاَسْاَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ آمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْاَلُكَ اَنْ تَرْفَعَ ذِكْرِىْ، وَتَضَعَ وِزْرِىْ، وَتُصْلِحَ اَمْرِىْ، وَتُطَهِّرَ قَلْبِىْ، وَتَحْفَظَ فَرْجِىْ، وَتُنَوِّرَ لِىْ قَبْرِىْ، وَاَسْاَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ آمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ وَنَجِّنِىْ مِنَ النَّارِ، وَمَغْفِرَةً بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَالْمَنْزِلَ الصَّالِحَ مِنَ الْجَنَّةِ آمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْاَلُكَ خَلَاصًا مِّنَ النَّارِ سَالِمًا، وَاَدْخِلْنِى الْجَنَّةَ آمِنًا، اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْاَلُكَ اَنْ تُبَارِكَ لِىْ فِىْ نَفْسِىْ وَفِىْ سَمْعِىْ وَفِىْ بَصَرِىْ وَفِىْ رُوْحِىْ وَفِىْ خَلْقِىْ وَفِىْ خَلِيْقَتِىْ وَفِىْ اَهْلِىْ وَفِىْ مَحْيَاىَ وَمَمَاتِىْ وَفِىْ عَمَلِىْ، اَللّٰهُمَّ وَتَقَبَّلْ حَسَنَاتِىْ وَاَسْاَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ آمِيْنَ.

ترجمہ: اے اللہ تو ہی اول ہے تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں، تو ہی آخر ہے تیرے بعد کوئی شیءنہیں، میں تیری پناہ چاہتا ہوں ہر جانور سے جس کی پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے، میں تیری پناہ چاہتا ہوں گناہ سے، سستی سے آگ کے عذاب سے، قبر کے عذاب سے، دولت کے فتنے سے، تنگدستی کے فتنے سے، گناہ کی جگہ اور نقصان کے مقام سے، اے اللہ میرے دل کو گناہوں سے اس طرح صاف کردے جس طرح تو نے سفید کپڑے کو میل

سے صاف کیا، اے اللہ میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اتنی دوری کر دے جتنی تو نے مشرق و مغرب میں کی، اے اللہ میں تجھ سے بہتر طریقے سے سوال کرنے کی توفیق مانگتا ہوں اور بہتر دعا اور بہتر کامیابی اور بہترین عمل اور اچھا ثواب اور اچھی زندگی اور اچھی موت مانگتا ہوں اور مجھے ثابت قدم رکھ، میرا ترازو بھاری ہو، میرا ایمان مضبوط ہو، میرا درجہ بلند فرما، میری نماز و دعا قبول کر، میری خطا بخش دے، میں تجھ سے جنت میں اونچے درجات مانگتا ہوں، یا اللہ قبول فرما۔ اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو میرا ذکر بلند فرمائے، میرا بوجھ ہلکا کرے، میرے معاملہ کی اصلاح فرمائے، میرے دل کو پاک کرے، میری شرمگاہ کی حفاظت کرے، میری قبر کو منور کرے، میں تجھ سے جنت میں اعلیٰ درجات مانگتا ہوں، یا اللہ قبول فرما اے اللہ! مجھے آگ سے نجات دے، دن اور رات مغفرت عطا کر، جنت میں اچھا مقام عطا فرما، یا اللہ قبول فرما، اے اللہ میں تجھ سے آگ سے خلاصی کا سوال کرتا ہوں، مجھے امن و سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل فرما۔ اے اللہ! میں تجھ سے اپنے نفس، کان، آنکھ، روح، جسم و جان، اہل، زندگی، موت اور عمل میں برکت کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میری نیکیاں قبول فرما اور میں تجھ سے جنت میں بلند مقامات مانگتا ہوں، یا اللہ میری دعا قبول فرما۔

☆ یہ دعا امام حاکم نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔

جنت کا سینتیسواں باغیچہ

۱ . بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ قُلۡ یٰۤاَیُّہَا الۡکٰفِرُوۡنَ ۝ لَاۤ اَعۡبُدُ مَا تَعۡبُدُوۡنَ ۝ وَ لَاۤ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَاۤ اَعۡبُدُ ۝ وَ لَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدۡتُّمۡ ۝ وَلَاۤ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَاۤ اَعۡبُدُ ۝ لَکُمۡ دِیۡنُکُمۡ وَلِیَ دِیۡنِ ۝ رَبَّنَا عَلَیۡکَ تَوَکَّلۡنَا وَاِلَیۡکَ اَنَبۡنَا وَاِلَیۡکَ الۡمَصِیۡرُ .

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے، تم فرماؤ اے کافرو نہ میں پوجتا ہوں جو تم پوجتے ہو اور نہ تم پوجتے ہو جو میں پوجتا ہوں اور نہ میں پوجوں گا جو تم نے پوجا اور نہ تم پوجو گے جو میں پوجتا ہوں تمہیں تمہارا دین اور مجھے میرا دین (الکافرون) اے ہمارے رب ہم نے تجھی پر بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف رجوع لائے اور تیری ہی طرف پھرنا ہے۔

☆ امام بیہقی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ کافرون کے بارے فرمایا تعدل ربع القران۔ چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔

۲ . حَسۡبِیَ اللّٰہُ لِدِیۡنِیۡ، حَسۡبِیَ اللّٰہُ لِمَا اَہَمَّنِیۡ، حَسۡبِیَ اللّٰہُ لِمَنۡ بَغٰی عَلَیَّ، حَسۡبِیَ اللّٰہُ لِمَنۡ حَسَدَنِیۡ، حَسۡبِیَ اللّٰہُ لِمَنۡ کَادَنِیۡ بِسُوۡءٍ، حَسۡبِیَ اللّٰہُ عِنۡدَ الۡمَوۡتِ، حَسۡبِیَ اللّٰہُ عِنۡدَ الۡمَسَاَلَۃِ فِی الۡقَبۡرِ، حَسۡبِیَ اللّٰہُ عِنۡدَ الۡمِیۡزَانِ، حَسۡبِیَ اللّٰہُ عِنۡدَ الصِّرَاطِ، حَسۡبِیَ اللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ عَلَیۡہِ تَوَکَّلۡتُ وَاِلَیۡہِ اُنِیۡبُ .

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کافی ہے میرے دین کے لئے، اللہ کافی ہے جو اس نے مجھے پختگی عطا کی، اللہ کافی ہے اس کے لئے جس نے مجھ پہ سرکشی کی، اللہ کافی ہے میرے حاسد کے لئے اللہ کافی ہے میرے لئے اس سے جس نے میرے ساتھ تیری سازش کی، اللہ کافی ہے مجھے موت کے وقت، اللہ مجھے کافی ہے قبر میں سوال کے وقت، اللہ کافی ہے مجھے میزان کے وقت، اللہ کافی ہے مجھے پل صراط کے وقت، اللہ کافی ہے مجھے، نہیں کوئی معبود مگر وہی، میں نے اس پہ بھروسہ کیا اور اس کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

☆ حکیم ترمذی نے نوادر الاصول میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو (مذکورہ) دس کلمات ہر صبح کی نماز کے بعد پڑھ لے اللہ تعالیٰ اس کو کافی ہوگا جزا دعطا فرمائے گا پانچ کلمات دنیا کے لئے ہیں اور پانچ آخرت کے لئے۔''

۳۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ صَلَاۃً تَکُوْنُ لَکَ رِضَاءً وَلِحَقِّہٖ اَدَاءً وَّاَعْطِہِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْمَقَامَ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ وَاجْزِہٖ عَنَّا مِنْ اَفْضَلِ مَا جَزَیْتَ نَبِیًّا عَنْ اُمَّتِہٖ، وَصَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ اِخْوَانِہٖ مِنَ النَّبِیّٖنَ وَالصَّالِحِیْنَ، یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

ترجمہ: اے اللہ، درود بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر ایسا درود کہ جو تجھے راضی کرنے والا ہو اور ان کے حق کو ادا کرنے والا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور وہ مقام عطا فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا اور ہماری طرف سے ان کو ایسی جزاء عطا فرما کہ جو تو نے کسی امت کی طرف سے اس کے نبی کو اعلیٰ ترین جزا عطا کی اور درود بھیج آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام بھائیوں پہ انبیاء اور صالحین میں سے، اے تمام رحم کرنے

والوں میں سے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

☆ یہ درود پاک ابن ابی عاصم علیہ الرحمۃ نے بعض صحابہ کرام علیہم الرضوان سے روایت کیا ہے اور اس کا ذکر امام غزالی علیہ الرحمۃ نے احیاء العلوم کے اندر بھی فرمایا ہے کچھ الفاظ کے اضافے کے ساتھ، اور فرمایا: من قال سبع جمع كل جمعة سبع مرات وجبت له شفاعته صلى الله عليه وسلم جو سات جمع پڑھے اور ہر جمع سات مرتبہ پڑھے تو حضور علیہ السلام کی شفاعت اس کے لئے واجب ہو جائے گی۔

۴ . يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ اَصْلِحْ لِىْ شَاْنِىْ كُلَّهٗ وَلَا تَكِلْنِىْ اِلٰى نَفْسِىْ طَرْفَةَ عَيْنٍ، اَللّٰهُمَّ لَا سَهْلَ اِلَّا مَا جَعَلْتَهٗ سَهْلاً وَّاَنْتَ تَجْعَلُ الْحَزْنَ سَهْلاً .

ترجمہ: اے زندہ وقائم رہنے والے تیری رحمت کے ساتھ تیری مدد چاہتا ہوں، میرا سارا حال بہتر کر دے، مجھے لحہ بھر میرے نفس کے حوالے نہ کر، اے اللہ کوئی آسانی نہیں مگر جو تو پیدا فرما دے اور تو سختی کو بھی آسانی میں تبدیل کر سکتا ہے۔

☆ امام ترمذی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی تکلیف محسوس فرماتے تو یہ دعا پڑھتے اور علاوہ ازیں نے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو یہ دعا سکھائی ابن السنی نے حضرت انس سے یہی دعا روایت کی ہے اور امام نووی نے کتاب الاذکار میں بھی اور ترجمۃ الباب یہ لکھا ہے باب ما يقول اذا استصعب عليه امر۔ یہ باب اس بیان میں ہے کہ جب کوئی کام مشکل ہو جائے تو کیا پڑھے۔

۵ . اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اكْفِنِىْ كُلَّ مُهِمٍّ مِّنْ حَيْثُ شِئْتَ وَكَيْفَ شِئْتَ وَاَنّٰى شِئْتَ وَمِنْ اَيْنَ شِئْتَ .

ترجمہ: اے اللہ! سات آسمانوں کے رب اور عرش عظیم کے رب، ہر مشکل سے مجھے کافی ہو جا، جہاں سے چاہے، جیسے چاہے جتنا چاہے اور جس جگہ سے چاہے۔

☆ خرائطی نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا جو شخص یہ دعا پڑھے اللہ تعالیٰ اس کا غم دور کر دے گا۔

٦. اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ مَالٍ یَّكُوْنُ عَلٰی فِتْنَةٍ وَّمِنْ وَّلَدٍ یَّكُوْنُ عَلَیَّ وَبَالًا وَّمِنَ امْرَاَةٍ تُشَیِّبُنِیْ قَبْلَ الْمَشِیْبِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ جَارِ السُّوْءِ تَرْعَانِیْ عَیْنَاهُ، وَتَسْمَعُنِیْ اُذُنَاهُ، اِنْ رَّاٰی حَسَنَةً دَفَنَهَا، وَاِنْ رَاٰی سَیِّئَةً اَذَاعَهَا، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ صَاحِبِ خَدِیْعَةٍ اِنْ رَّاٰی حَسَنَةً دَفَنَهَا، وَاِنْ رَاٰی سَیِّئَةً اَفْشَاهَا.

ترجمہ: اے اللہ! میں اس مال سے تیری پناہ چاہتا ہوں جو مجھ پہ آزمائش بن جائے اور اس اولاد سے جو مجھ پہ وبال بن جائے، اور اس عورت سے جو مجھے بڑھاپے سے پہلے بوڑھا کر دے اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں ایسے پڑوسی سے جس کی آنکھیں مجھے ڈرائیں اور جس کے کان مجھے سنائیں اگر اچھائی دیکھے تو اس کو دفن کر دے اور برائی دیکھے تو اس کو پھیلائے اور میں ایسے دھوکہ باز ساتھی سے بھی تیری پناہ چاہتا ہوں جو اچھائی کو دفن کرے اور برائی کو ظاہر کرے۔

☆ اس دعا کو طبرانی نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

٧. اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِیْ مِنَ النِّفَاقِ وَعَمَلِیْ مِنَ الرِّیَاءِ وَلِسَانِیْ مِنَ الْكَذِبِ وَعَیْنِیْ مِنَ الْخِیَانَةِ فَاِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْیُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ.

ترجمہ: اے اللہ میرے دل کو نفاق سے اور میرے عمل کو ریا سے اور میری زبان کو جھوٹ سے اور میری آنکھ کو خیانت سے پاک کردے بے شک تو ہی آنکھوں کی خیانت کو اور دلوں کے رازوں کو جانتا ہے۔

☆ خطیب نے حضرت ام معبد رضی اللہ عنہا سے اس دعا کی تخریج فرمائی ہے۔

۸ . اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ رَبٌّ عَظِيْمٌ لَا يَسَعُكَ شَيْءٌ مِمَّا خَلَقْتَ وَاَنْتَ تَرٰى وَلَا تُرٰى، وَاَنَّكَ بِالْمَنْظَرِ الْاَعْلٰى، وَاِنَّ لَكَ الْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى، وَلَكَ الْمَمَاتُ وَالْمَحْيَا، وَاِنَّ اِلَيْكَ الْمُنْتَهٰى وَالرُّجْعٰى، نَعُوْذُ بِكَ اَنْ نَذِلَّ وَنَخْزٰى، اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ سَاَلْتَنَا مِنْ اَنْفُسِنَا مَا لَا نَمْلِكُهٗ اِلَّا بِكَ فَاَعْطِنَا مِنْهَا مَا يُرْضِيْكَ عَنَّا .

ترجمہ: اے اللہ! تو بہت بڑا پالنہار ہے تیری وسعت کو تیری مخلوق نہیں پاسکتی تو سب کو دیکھتا ہے اور تجھے کوئی نہیں دیکھ سکتا، اور تو اعلیٰ نظارے پہ ہے اور تیرے ہی لئے دنیا وآخرت ہے اور زندگی وموت کا مالک تو ہی ہے، بالآخر لوٹنا اور انتہا تیری ہی طرف ہے، ہم تیری پناہ میں آتے ہیں اس سے کہ ذلیل ورسوا ہوں اے اللہ! تو نے ہماری جانوں کو مانگا (ان اللہ اشتری من المؤمنین انفسھم واموالھم ۔ التوبہ) حالانکہ ہم ان کے مالک نہیں مگر تیرے بنانے سے پس ہمیں ان سے وہ عطا کر جو تجھے راضی کر دے۔

☆ امام دیلمی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس دعا کی تخریج فرمائی ہے۔

۹ . اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ صَبُوْرًا، وَاجْعَلْنِيْ شَكُوْرًا، وَاجْعَلْنِيْ فِيْ عَيْنِيْ صَغِيْرًا، وَفِيْ اَعْيُنِ النَّاسِ كَبِيْرًا .

ترجمہ: اے اللہ! مجھے بہت صبر کرنے والا بنادے، مجھے بہت شکر کرنے والا

بنادے، مجھے میری نگاہوں میں چھوٹا اور لوگوں کی نظروں میں بڑا بنادے۔

☆ محدث بزار نے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے یہ دعا نقل فرمائی ہے۔

۱۰۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ سَرِيْرَتِيْ خَيْرًا مِّنْ عَلَانِيَتِيْ وَاجْعَلْ عَلَانِيَتِيْ صَالِحَةً، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنْ صَالِحِ مَا تُؤْتِي النَّاسَ مِنَ الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ غَيْرَ الضَّآلِّ وَالْمُضِلِّ۔

ترجمہ: اے اللہ! میری خلوت میری جلوت سے بہتر کردے اور میری جلوت اچھی کردے اے اللہ میں تجھ سے اس شیء کی اچھائی کا سوال کرتا ہوں جو تو بندوں کو عطا فرماتا ہے مال، اہل، اولاد، نہ خود گمراہ ہوں نہ گمراہ کرنے والی ہوں۔

☆ امام ترمذی علیہ الرحمۃ نے یہ دعا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بیان فرمائی ہے۔

جنت کا اڑتیسواں باغیچہ

۱ . بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ ۝ وَ رَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِیْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۝ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَ اسْتَغْفِرْهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۝ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان بہت رحم والا ہے، جب اللہ کی مدد اور فتح آئے اور لوگوں کو تم دیکھو کہ اللہ کے دین میں فوج در فوج داخل ہو رہے ہیں تو اپنے رب کی ثنا کرتے ہوئے اس کی پاکی بولو اور اس سے بخشش چاہو بے شک وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے اے ہمارے رب ہمیں کافروں کی آزمائش میں نہ ڈال اور ہمیں بخش دے اے ہمارے رب بے شک تو ہی عزت و حکمت والا ہے۔

☆ بیہقی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ نصر کو قرآن پاک کا چوتھائی حصہ قرار دیا ہے۔

۲ . سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَتَبَارَكَ اللّٰهُ .

ترجمہ: پاک ہے اللہ اور اسی کے لئے حمد ہے اور نہیں کوئی معبود مگر اللہ، اور اللہ سب سے بڑا ہے اور نہیں طاقت برائی سے بچنے کی اور نہ نیکی کرنے کی

مگر اللہ ہی کی طرف سے جو بلند و بالا و افضل و اعلیٰ ہے اور اللہ تعالیٰ برکت والا ہے۔

☆ طبرانی نے بسند صحیح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور علیہ السلام ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: خذوا جنتکم ۔اپنی ڈھال سنبھالو۔ ہم نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا دشمن آ گیا ہے؟ پھر فرمایا خذوا جنتکم من النار آگ سے اپنا دفاع کرو۔ اور (مندرجہ بالا وظیفہ) پڑھو۔ یہ کلمات قیامت کے دن آئیں گے آگے بڑھتے ہوئے، نجات دیتے ہوئے بچاتے ہوئے اور یہی باقیات صالحات ہیں (باقی رہنے والے نیک کام) ابو نعیم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

جو یہ کلمات (باضافہ العلی العظیم) پڑھے غفرت له ذنوبه ولو کانت مثل زبد البحر ،اس کے گناہ معاف کر دیئے گئے اگر چہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں، دیلمی نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ کی بجائے وتبارك الله کہا ہے ایک روایت میں ہے کہ پانچ کلمات ہیں ان کے برابر کوئی نہیں، انہیں پر اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو پیدا فرمایا اور انہی کی وجہ سے آسمان کو بلند کیا اور زمین کو بچھایا اور انہی کے ساتھ جن و انس کی جبلت وطبیعت بنائی اور انہی پہ فرائض لاگو فرمائے۔ بہت ساری صحیح سندوں کے ساتھ یہ دعا وارد ہوئی ہے اور اس کے فضائل بہت احادیث میں ہیں ایک ان میں سے یہ ہے افضل الکلام بعد القران وهن من القران اربع لا یضرك بایتهن بدات ذکر هن ۔قرآن پاک کے بعد سب سے افضل کلام جو کہ قرآن میں سے ہی ہے چار (مندرجہ بالا) کلمات ہیں تجھے کوئی نقصان نہیں ہے جس کلمہ سے چاہے شروع کر۔ (مندرجہ بالا) یعنی مذکورہ ترتیب ضروری نہیں۔

۳۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔

ترجمہ: اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پہ رحمت بھیج اور انہیں قیامت کے دن اپنی بارگاہ میں قریب ترین مقام عطا فرما (وابعثہ مقامًا محمودًا)

☆ امام احمد علیہ الرحمۃ نے حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: جو یہ درود شریف پڑھے اس پہ میری شفاعت واجب ہو گئی۔

۴۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْفُرْقَانِ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ اَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ، اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ، وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ، وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ، وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ، اِقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَاَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ۔

ترجمہ: اے اللہ! ساتوں آسمانوں کے مالک اور عرش عظیم کے رب، اے ہمارے رب اور ہر شئی کے رب، تورات وانجیل وقرآن کو اتارنے والے دانے اور گٹھلی پھاڑ کر کو نکالنے والے، تیری پناہ چاہتا ہوں ہر اس شی ء کے شر سے جس کی پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے، تو ہی اول ہے تجھ سے پہلے کچھ نہیں اور تو ہی آخر ہے تیرے بعد کچھ نہیں، تو ہی ظاہر ہے تیرے اوپر کچھ نہیں اور تو ہی باطن ہے کہ تیرے علاوہ کچھ نہیں ہمارا قرض ادا کردے اور ہماری تنگدستی سے ہمیں مالداری عطا کردے۔

☆ قزوینی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں خادم لینے کے لئے حاضر ہوئیں تو حضور علیہ السلام نے فرمایا:

الذی سئالت احب الیك ام ما هو خیر منه

جوتو نے مانگا وہ تجھے زیادہ پسند ہے یا وہ جو اس سے بہتر ہے عرض کیا: ما هو خير منه ۔ وہ جو اس سے بہتر ہے پھر آپ نے مندرجہ بالا دعا سکھائی۔

۵ ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ يُبَلِّغُنِیْ حُبَّكَ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَّفْسِیْ وَاَهْلِیْ وَمِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت کا سوال کرتا ہوں اور اس کی محبت کا جو تیرے ساتھ محبت کرے اور اس عمل کا جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے۔ اے اللہ اپنی محبت کو میری جان، اہل اور ٹھنڈے پانی سے بھی مجھے زیادہ محبوب کر دے۔

☆ امام ترمذی نے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے اس دعا کی تخریج کی ہے۔

۶ ۔ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يَّنْفَعُنِیْ حُبُّهٗ عِنْدَكَ، اَللّٰهُمَّ مَا رَزَقْتَنِیْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِّیْ فِیْ مَا تُحِبُّ، اَللّٰهُمَّ وَمَا زَوَيْتَ عَنِّیْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِّیْ فِیْ مَا تُحِبُّ، اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِیْ مَا اُحِبُّ وَاجْعَلْهُ خَيْرًا وَّاصْرِفْ عَنِّیْ مَا اَكْرَهُ وَحَبِّبْ اِلَیَّ طَاعَتَكَ وَكَرِّهْ اِلَیَّ مَعْصِيَتَكَ ۔

ترجمہ: اے اللہ! مجھے اپنی محبت کا اور جس کی محبت مجھے نفع دے اس کا رزق عطا فرما اے اللہ جو تو نے مجھے پسندیدہ رزق دیا اس کو میرے لئے طاقت بنا دے اس بارے میں جو تجھے پسند ہے، اے اللہ جو تو نے مجھ سے میری پسندیدہ چیز کو لپیٹا تو اس کو میرے لئے فراغت بنا دے اس میں جو تجھے پسند ہے، اے اللہ مجھے میری محبوب شیء عطا فرما اور اس کو بہتر بنا اور میری ناپسندیدہ چیز کو مجھ سے پھیر دے اور میرے لئے اپنی اطاعت محبوب بنا

دے اور اپنی نافرمانی مکروہ بنادے۔

☆ امام دیلمی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ دعا نقل فرمائی ہے۔

۷۔ اَللّٰھُمَّ مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِكَ، اَللّٰھُمَّ رَبَّ النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَاَذْھِبْ غَیْظَ قَلْبِیْ وَاَجِرْنِیْ مِنْ مُّضِلَّاتِ الْفِتَنِ مَا اَحْیَیْتَنِیْ۔

ترجمہ: اے اللہ! دلوں کو پلٹنے والے میرے دل کو اپنے دین پہ پلٹ دے، اے اللہ، نبی پاک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رب، میرے گناہ بخش دے اور میرے دل کا غصہ ختم کردے اور مجھے گمراہ کرنے والے فتنوں سے بچا جب تک میں زندہ رہوں۔

☆ امام احمد علیہ الرحمۃ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اس دعا کی تخریج فرمائی ہے۔

۸۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ، وَقَلْبٍ لَا یَخْشَعُ، وَدُعَاءٍ لَا یُسْمَعُ، وَنَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَمِنَ الْجُوْعِ، فَاِنَّهٗ بِئْسَ الضَّجِیْعُ، وَمِنَ الْخِیَانَةِ، وَمِنَ الْھَرَمِ وَاَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ، اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ قُلُوْبًا اَوَّاھَةً مُّخْبِتَةً مُّنِیْبَةً فِیْ سَبِیْلِكَ، اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ عَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَمُنْجِیَاتِ اَمْرِكَ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ، وَالْغَنِیْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ، وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ، وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں ایسے علم سے جو نفع نہ دے اور ایسے دل سے جو ڈرنے والا نہ ہو اور ایسی دعا سے جو نہ سنی جائے اور ایسے نفس سے جو نہ سیر ہو، اور بھوک سے کیونکہ وہ بہت برا ساتھی ہے اور خیانت سے اور بڑھاپے سے اور یہ کہ میں بیکار عمر (بہت بڑھاپے) کی طرف لوٹایا

جاؤں اور دجال کے فتنہ سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی و موت کی آزمائش سے، اے اللہ ہم تجھ سے ایسے دل مانگتے ہیں جو گڑگڑانے والے جھکنے والے تیری بارگاہ کی طرف رجوع کرنے والے ہوں اے اللہ ہم تجھ سے یقینی مغفرت اور تیرے عذاب سے رہائی دینے والے امور کا سوال کرتے ہیں اور گناہ سے سلامتی اور ہر نیکی کی نعمت اور جنت کی کامیابی اور آگ سے نجات مانگتے ہیں۔

☆ یہ دعا امام حاکم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔

جنت کا انتالیسواں باغیچہ

١ . بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ○ اَللّٰہُ الصَّمَدُ ○ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ ○ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ (ثلاثا)، رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْلَنَا ۚ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۔

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان بہت رحم والا ہے، تم فرماؤ وہ اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی (تین مرتبہ) اے ہمارے رب ہمارے لئے ہمارا نور پورا کردے اور ہمیں بخش دے بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

☆ عقیلی نے رجاء الغنوی سے روایت کی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا من قرء قل ھو اللہ احد...... ثلاث مرات فکانما قرا القران اجمع ۔ جس نے سورۂ اخلاص تین دفعہ پڑھی گویا اس نے مکمل قرآن مجید پڑھا۔ بخاری ومسلم وغیرہما میں ہے قل ھو اللہ احد تعدل ثلث القران سورۂ اخلاص قرآن پاک کے ایک تہائی کے برابر ہے۔

٢ . بِسْمِ اللّٰہِ ذِی الشَّاْنِ، عَظِیْمِ الْبُرْھَانِ، شَدِیْدِ السُّلْطَانِ، مَا شَاءَ اللّٰہُ کَانَ، اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ ۔

ترجمہ: اللہ ہی کے نام سے جو شان والا، عظیم برہان والا، سخت بادشاہی والا ہے جو اس نے چاہا وہ ہو گیا میں اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان سے۔

☆ ابن عساکر نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور علیہ

السلام نے فرمایا ما من رجل یدعو بھذہ الدعاء فی اول لیلہ و اول نھارہ الا عصمہ اللہ من ابلیس و جنودہ۔

جو شخص رات یا دن کے شروع میں یہ دعا پڑھے اللہ تعالیٰ اس کو شیطان اور اس کے لشکر سے محفوظ رکھتا ہے۔

۳۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَعَلٰی جَسَدِہٖ فِی الْاَجْسَادِ وَعَلٰی قَبْرِہٖ فِی الْقُبُوْرِ۔

ترجمہ: اے اللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پہ روحوں میں آپ کے جسم پہ جسموں میں اور آپ کی قبر پہ قبروں میں۔ صلی اللہ علیہ وسلم

☆ ابو القاسم سبتی نے ''کتاب الدر المنظم فی المولد المعظم'' میں یہ درود شریف ذکر کیا ہے اور فرمایا: حضور علیہ السلام سے مروی ہے جو یہ درود شریف پڑھے وہ مجھے خواب میں دیکھے گا اور جو مجھے خواب میں دیکھے وہ مجھے قیامت کے دن دیکھے گا میں اس کی شفاعت کروں گا اور جس کی میں شفاعت کروں گا وہ میرے حوض سے پئے گا اور اس کا جسم اللہ تعالیٰ آگ پہ حرام کر دے گا اس درود کو امام دمیاطی نے بھی ''فی عمل الیوم واللیلۃ'' میں ذکر کیا ہے جیسا کہ کہا ہے شہاب الملوی نے (امام نبہانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں) میں نے خود اس کا تجربہ کیا ہے میں فصیح قرأت کے ساتھ طہارت کاملہ پہ پڑھ کر سو گیا تو مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اسی نیند میں زیارت نصیب ہوگی اور میں نے اس نہایت خوبصورت خواب کا تذکرہ ''افضل الصلوات'' اور ''سعادۃ الدارین'' میں کیا ہے۔

۴۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ (ثلاثا) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَجِیْرُكَ مِنَ النَّارِ (ثلاثا)۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں (تین مرتبہ کہے)

اے اللہ! میں آگ سے تیری پناہ میں آتا ہوں (تین مرتبہ)

☆ ترمذی وغیرہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ سے تین بار جنت مانگے جنت خود کہتی ہے کہ اے اللہ اس کو میرے اندر داخل کردے اور جو تین مرتبہ دوزخ سے اللہ کی پناہ مانگے تو دوزخ خود کہتی ہے یا اللہ اس کو آگ سے بچالے۔

۵ ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں آگ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی وموت کی آزمائش سے اور مسیح دجال کے فتنے سے۔

☆ یہ دعا حاکم نے بسند صحیح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور علیہ السلام ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے۔

۶ ۔ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ، وَبِكَ اٰمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِیْ اَنْتَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ الَّذِیْ لَا يَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ يَمُوْتُوْنَ ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تیرے لئے ہی اسلام لایا، تجھی پہ ایمان لایا، تیرے اوپر ہی بھروسہ کیا تیری طرف ہی رجوع کیا اور تیرے ہی (سہارے کے ساتھ میں نے جھگڑا کیا (جس سے بھی کیا)

اے اللہ! میں تیری عزت کے ساتھ تیری پناہ میں آتا ہوں نہیں ہے کوئی معبود مگر تو یہ کہ تو مجھے گمراہ کرے (میں اس سے تیری پناہ میں آتا ہوں) تو زندہ وقائم ہے ایسا کہ کبھی نہیں مرے گا اور تمام جن وانس مرجائیں گے۔

☆ یہ دعا امام بخاری ومسلم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی

ہے

۷ . اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْهُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، پاکدامنی اور استغناء کا سوال کرتا ہوں۔

☆ امام مسلم نے یہ دعا حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

۸ . اَللّٰهُمَّ اَحْسَنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ

ترجمہ: اے اللہ تو نے میری شکل خوبصورت بنائی ہے تو میرا اخلاق بھی اچھا بنا دے۔

۹ . رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاهْدِنِی السَّبِیْلَ الْاَقْوَمَ

ترجمہ: اے اللہ! مجھے بخش دے اور رحم فرما اور سیدھے راستے پر قائم رکھ۔

☆ امام احمد نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے یہ دعا روایت فرمائی ہے۔

۱۰ . خَلَقْتَ رَبَّنَا فَسَوَّیْتَ، وَقَدَّرْتَ رَبَّنَا فَقَضَیْتَ، وَعَلٰی عَرْشِكَ اسْتَوَیْتَ، وَاَمَتَّ وَاَحْیَیْتَ، وَاَطْعَمْتَ وَاَسْقَیْتَ، وَحَمَلْتَ فِیْ بَرِّكَ وَبَحْرِكَ عَلٰی فُلْكِكَ وَعَلٰی دَوَآبِّكَ وَعَلٰی اَنْعَامِكَ، فَاجْعَلْ لِّیْ عِنْدَكَ وَلِیْجَةً وَّاجْعَلْ لِیْ عِنْدَكَ زُلْفٰی وَحُسْنَ مَاٰبٍ، وَاجْعَلْنِیْ مِمَّنْ یَّخَافُ عِقَابَكَ وَوَعِیْدَكَ وَیَرْجُوْ لِقَآءَكَ، وَاجْعَلْنِیْ اَتُوْبُ اِلَیْكَ تَوْبَةً نَّصُوْحًا، وَاَسْاَلُكَ عَمَلًا مُّتَقَبَّلًا وَّعَمَلًا نَجِیْحًا، وَسَعْیًا مَّشْکُوْرًا وَّتِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ .

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار تو نے ہمیں پیدا کیا اور برابر کیا (ہماری تخلیق میں کوئی کجی نہ رکھی) اور تو نے اے ہمارے پالنے والے اندازے (تقدیر) کے مطابق فیصلہ کیا اور عرش پہ (اپنی شان کے مطابق) استواء فرمایا، تو نے مارا اور زندہ کیا، تو نے کھلایا اور پلایا، تو نے خشکی و تری میں کشتیوں، چوپایوں

اور جانوروں پہ اٹھایا، اپنی بارگاہ میں میرے لئے دوستی بنا، اپنے ہاں میرے لئے قرب بنا اور اچھا لوٹنا، اور مجھے بنا ان میں سے جو تیرے عذاب و وعید سے ڈرتا ہے اور تیری ملاقات کا یقین رکھتا ہے اور بنا دے مجھے توبۃ النصوح کرنے والا، میں تجھ سے مقبول و کامیاب عمل کا قدر والی کوشش اور نفع والی تجارت کا سوال کرتا ہوں۔

☆ یہ دعاء امام دیلمی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

۱۱ ۔ اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ وَسَدِّدْنِیْ

ترجمہ: اے اللہ! مجھے ہدایت پہ قائم رکھ اور درستگی کی طرف میری راہنمائی فرما۔

☆ طبرانی نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے یہ دعا نقل فرمائی ہے۔

۱۲ ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَھْدِیْکَ لِاَرْشَدِ اَمْرِیْ وَاسْتَجِیْرُکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ نَفْسًا مُّطْمَئِنَّۃً تُوْمِنُ بِلِقَائِکَ، وَتَرْضٰی بِقَضَائِکَ، وَتَقْنَعُ بِعَطَائِکَ، اَللّٰھُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَہٗ، وَلَا دَیْنًا اِلَّا قَضَیْتَہٗ، وَلَا عَدُوًّا اِلَّا اَھْلَکْتَہٗ، وَلَا حَاجَۃً مِّنْ حَوَائِجِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اِلَّا قَضَیْتَھَا یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں اپنے بہترین معاملہ کے لئے تجھ سے ہدایت چاہتا ہوں اور تیری پناہ چاہتا ہوں اپنے نفس کے شر سے، اے اللہ میں تجھ سے نفس مطمئنہ کا سوال کرتا ہوں جو تیری ملاقات پہ یقین رکھتا ہو اور تیری تقدیر پہ راضی ہو اور تیری عطا پہ قناعت کرے، اے اللہ! ہمارا کوئی گناہ بغیر بخشش کے نہ رہے اور نہ کوئی قرضہ جو تو ادا نہ کردے اور نہ کوئی دشمن مگر تو اس کو ہلاک کرے اور نہ ہی دنیا و آخرت کی کوئی حاجت مگر تو اس کو پورا کردے، اے تمام رحم فرمانے والوں میں سب سے زیادہ رحم فرمانے والے۔

☆ طبرانی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ اس دعا کی تخریج فرمائی۔

جنت کا چالیسواں باغیچہ

۱۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ○ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ○ وَ مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ○ وَ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ○ وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ○ مَلِکِ النَّاسِ ○ اِلٰہِ النَّاسِ ○ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۵ الْخَنَّاسِ ○ اَلَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ○ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ ○ رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۔

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان بہت رحم والا ہے تم فرماؤ میں اس کی پناہ لیتا ہوں جو صبح کا پیدا کرنے والا ہے اس کی سب مخلوق کے شر سے اور اندھیری ڈالنے والے کے شر سے جب وہ ڈوبے اور ان عورتوں کے شر سے جو گرہوں میں پھونکتی ہیں اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ مجھ سے جلے۔ (الفلق) اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان بہت رحم والا۔ تم کہو میں اس کی پناہ میں آیا جو سب لوگوں کا رب سب لوگوں کا بادشاہ سب لوگوں کا خدا اس کے شر سے جو دل میں بُرے خطرے ڈالے اور دبک رہے اور جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتے ہیں جن اور آدمی اے میرے رب مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور اسے جو ایمان کے ساتھ میرے گھر میں داخل ہوا اور سب مسلمان مردوں اور سب مسلمان

عورتوں کو

☆ امام مسلم وغیرہ نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور علیہ السلام نے ان دونوں سورتوں کے بارے میں فرمایا: انزلت علی اللیلة آیات لم ار مثلھن قط ۔

میرے اوپر آج رات ایسی آیات نازل ہوئی ہیں کہ اس سے پہلے ان کی مثل میں نے نہیں دیکھی حاکم وغیرہ کی روایت میں ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: تعوذ بھما مما تعوذ متعوذ بمثلھما اے عقبہ پناہ مانگ ان سے کسی پناہ مانگنے والے نے ان کی مثل کے ساتھ پناہ نہیں مانگی۔

۲ ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ (ثلاثا) ۔

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے، نہیں ہے کسی میں برائی سے بچنے کی اور نہ نیکی کرنے کی طاقت مگر اللہ کی طرف سے بہت بلند شان والا ہے۔ (تین مرتبہ اس وظیفے کو پڑھنا ہے)۔

☆ مستغفری نے حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: قل اذا اصبحت ثلاثا و اذا امسیت ثلاثا...... جب تو دن کرے اور رات کرے تو تین تین بار (مذکورہ کلمات) پڑھ

فانھا شفاء من تسعة وتسعین داء ایسر ھا الھم بے شک یہ ننانوے بیماریوں کے لئے شفا ہے ان میں سب سے کم درجے کی بیماری غم ہے (جس کا دنیا میں کوئی علاج ہی نہیں)۔

۳ ۔ جزی اللہ عنا سیدنا محمدًا صلی اللہ علیہ وسلم بما ھو اھلہ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ہمارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی شان کے

مطابق ہماری طرف سے جزاء عطا فرمایا۔

☆ ابو بق نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضور علیہ السلام نے اس ورد کے بارے میں فرمایا جس نے یہ ورد کیا العب سبعين ملكا الف صباح . اس نے ستر فرشتوں کو ہزار صبح تک تھکا دیا۔

۴ . اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِكَ تَهْدِیْ بِهَا قَلْبِیْ وَتَجْمَعُ بِهَا اَمْرِیْ وَتَلُمُّ بِهَا شَعَثِیْ وَتُصْلِحُ بِهَا غَآئِبِیْ وَتَرْفَعُ بِهَا شَاهِدِیْ وَتُزَكِّیْ بِهَا عَمَلِیْ وَتُلْهِمُنِیْ بِهَا رُشْدِیْ وَتَرُدُّ بِهَا اُلْفَتِیْ وَتَعْصِمُنِیْ بِهَا مِنْ كُلِّ سُوْءٍ، اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِیْ اِیْمَانًا وَّیَقِیْنًا لَیْسَ بَعْدَهٗ كُفْرٌ وَّرَحْمَةً اَنَالُ بِهَا شَرَفَ كَرَامَتِكَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الْفَوْزَ فِی الْقَضَآءِ، وَنُزُلَ الشُّهَدَآءِ، وَعَیْشَ السُّعَدَاءِ، وَالنَّصْرَ عَلَی الْاَعْدَاءِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُنْزِلُ بِكَ حَاجَتِیْ وَاِنْ قَصُرَ رَأْیِیْ وَضَعُفَ عَمَلِی افْتَقَرْتُ اِلٰی رَحْمَتِكَ، اَسْاَلُكَ یَا قَاضِیَ الْاُمُوْرِ، یَا شَافِیَ الصُّدُوْرِ، كَمَا تُجِیْرُ بَیْنَ الْبُحُوْرِ، اَنْ تُجِیْرَنِیْ مِنْ عَذَابِ السَّعِیْرِ وَمِنْ دَعْوَةِ الثُّبُوْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْقُبُوْرِ، اَللّٰهُمَّ مَا قَصُرَ عَنْهُ رَاْیِیْ وَلَمْ تَبْلُغْهُ نِیَّتِیْ وَلَمْ تَبْلُغْهُ مَسْاَلَتِیْ مِنْ خَیْرٍ وَّعَدْتَّهٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ اَوْ خَیْرٍ اَنْتَ مُعْطِیْهِ اَحَدًا مِّنْ عِبَادِكَ فَاِنِّیْ اَرْغَبُ اِلَیْكَ فِیْهِ وَاَسْاَلُكَ بِرَحْمَتِكَ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ، اَللّٰهُمَّ ذَا الْحَبْلِ الشَّدِیْدِ، وَالْاَمْرِ الرَّشِیْدِ، اَسْاَلُكَ الْاَمْنَ یَوْمَ الْوَعِیْدِ، وَالْجَنَّةَ یَوْمَ الْخُلُوْدِ، مَعَ الْمُقَرَّبِیْنَ الشُّهُوْدِ، الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ، الْمُوْفِیْنَ بِالْعُهُوْدِ، اِنَّكَ رَحِیْمٌ وَّدُوْدٌ، وَّاَنَّكَ تَفْعَلُ مَا تُرِیْدُ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا هَادِیْنَ مُهْتَدِیْنَ، غَیْرَ ضَآلِّیْنَ وَلَا مُضِلِّیْنَ، سِلْمًا لِّاَوْلِیَآئِكَ، وَحَرْبًا لِّاَعْدَآئِكَ، نُحِبُّ

بِحُبِّكَ مَنْ اَحَبَّكَ، وَنُعَادِیْ بِعَدَاوَتِكَ مَنْ خَالَفَكَ، اَللّٰهُمَّ هٰذَا الدُّعَاءُ وَعَلَيْكَ الْاِجَابَةُ، وَهٰذَا الْجُهْدُ وَعَلَيْكَ التُّكْلَانُ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِّیْ نُوْرًا فِیْ قَلْبِیْ، وَنُوْرًا فِیْ قَبْرِیْ، وَنُوْرًا مِّنْ بَيْنَ يَدَیَّ، وَنُوْرًا مِّنْ خَلْفِیْ، وَنُوْرًا عَنْ يَّمِيْنِیْ، وَنُوْرًا عَنْ شِمَالِیْ، وَنُوْرًا مِّنْ فَوْقِیْ، وَنُوْرًا مِّنْ تَحْتِیْ، وَنُوْرًا فِیْ سَمْعِیْ، وَنُوْرًا فِیْ بَصَرِیْ، وَنُوْرًا فِیْ شَعْرِیْ، وَنُوْرًا فِیْ بَشَرِیْ، وَنُوْرًا فِیْ لَحْمِیْ، وَنُوْرًا فِیْ دَمِیْ، وَنُوْرًا فِیْ عِظَامِیْ، اَللّٰهُمَّ اَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا، وَاَعْطِنِیْ نُوْرًا، وَاجْعَلْ لِّیْ نُوْرًا، سُبْحَانَ الَّذِیْ تَعَطَّفَ بِالْعِزِّ وَقَالَ بِهٖ، سُبْحَانَ الَّذِیْ لَبِسَ الْمَجْدَ وَتَكَرَّمَ بِهٖ، سُبْحَانَ الَّذِیْ لَا يَنْبَغِی التَّسْبِيْحُ اِلَّا لَهٗ، سُبْحَانَ ذِی الْفَضْلِ وَالنِّعَمِ، سُبْحَانَ ذِی الْمَجْدِ وَالْكَرَمِ، سُبْحَانَ ذِی الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ.

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے ایسی رحمت کا سوال کرتا ہوں جو تیرے ہی پاس ہے اس کے ساتھ میرے دل کو ہدایت عطا فرما، اور اس کے ساتھ جمع کر تو میرے کام کو اور جوڑ میرے بکھرے پن کو، اور اصلاح کر میرے غائب کی، اور بلند کرے اس کے ساتھ میرے گواہوں کو، پاکیزہ کر میرے عمل کو اس کے ساتھ، اور الہام کرے ساتھ اس کے مجھے ہدایت کا، لوٹائے میری الفت کو اور بچائے مجھے ہر برائی سے۔ اے اللہ مجھے ایمان ویقین عطا کر جس کے بعد کفر (ناشکری) نہ ہو اور ایسی رحمت کہ میں اس کے ساتھ دنیا وآخرت کی عزت پا سکوں، اے اللہ! میں تجھ سے فیصلے میں کامیابی کا، شھداء کی مہمانی کا، نیک بختوں کی زندگی کا اور دشمنوں پہ مدد کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ میں اپنی حاجت تیری بارگاہ میں پیش کرتا ہوں اگرچہ میری رائے کمزور اور میرا عمل مضبوط نہیں، میں تیری رحمت کا محتاج ہوں، میں تجھ

سے سوال کرتا ہوں اے تمام کاموں کا فیصلہ کرنے والے، اے سینوں کو (بیماریوں سے) شفا دینے والے، جس طرح تو سمندروں کے درمیان (مختلف مخلوق کو) پناہ دیتا ہو ہے مجھے بڑھکتی آگ کے عذاب سے پناہ عطا فرما۔ ہلاکت کی دعا سے نجات دے اور قبروں کے فتنے سے نجات دے۔

اے اللہ! جس سے میری رائے قاصر ہے اور میری نیت کی پہنچ نہیں اور میرا سوال بھی خیر کے اس مقام پہ نہیں جا سکتا جس کا تو نے اپنی مخلوق میں سے کسی کے ساتھ بھی وعدہ کیا ہے یا جو خیر تو اپنے بندوں میں سے کسی کو دینے والا ہے پس میں بھی اس میں تیری طرف رغبت رکھتا ہوں اور تیری رحمت کے ساتھ سوال کرتا ہوں اے تمام جہانوں کے پالنے والے۔ اے اللہ! مضبوط رسی والے، درست معاملہ والے، میں تجھ سے قیامت کے دن اس کا خواستگار ہوں اور ہمیشہ کے دن جنت کا، تیرے بہت ہی مقرب لوگوں کے ساتھ، جو رکوع وسجدہ کرنے والے، وعدوں کو پورا کرنے والے ہیں، بے شک تو رحم کرنے والا محبت کرنے والا اور تو جو چاہے کرتا ہے، اے اللہ! ہمیں ہدایت دینے والا، ہدایت یافتہ بنا، نہ گمراہ بنا اور نہ گمراہ کرنے والا بنا، اپنے پیاروں کے ساتھ صلح کرنے والا اور اپنے دشمنوں کے ساتھ جنگ کرنے والا بنا، ہم تیری محبت کی وجہ سے اس سے محبت کریں جس نے تیرے ساتھ محبت کی، اور ہم عداوت رکھیں اس سے جو تیرے ساتھ عداوت رکھے اے اللہ! یہ ہے دعا (جو میں نے کر دی) قبول کرنا تیرے ذمہ کرم پہ ہے، اور یہ کوشش ہے اور تجھی پہ بھروسہ ہے۔

اے اللہ میرے دل میں نور پیدا فرما، میری قبر میں نور پیدا فرما، میرے آگے نور کر دے، میرے پیچھے نور کر دے، میرے دائیں نور کر دے اور میرے بائیں نور کر دے، میرے اوپر نور کر دے اور میرے نیچے نور کر

دے، میری آنکھوں میں نور کر دے اور میرے کانوں میں نور کر دے، اور میرے بالوں میں نور کر دے اور میرے چمڑے میں نور بھر دے، اور میرے گوشت میں نور بھر دے اور میرے خون میں نور کر دے اور میری ہڈیوں میں نور بھر دے، اے اللہ میرے لئے نور کو عظیم کر دے اور مجھے نور عطا کر دے، اور مجھے نور بنا دے، پاک ہے وہ جو عزت کے ساتھ مہربان ہوا اور اس کے ساتھ حکم دیا، پاک ہے وہ جس نے بزرگی کا لباس پہنا اور اس کے ساتھ عزت پائی، پاک ہے وہ کہ نہیں لائق تسبیح کے مگر وہی، پاک ہے فضل ونعمت والا، پاک ہے بزرگی وتکریم والا پاک ہے رعب وعزت والا۔

☆ ترمذی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ مجھے (میرے والد) حضرت عباس رضی اللہ عنہما نے حضور علیہ السلام کے پاس بھیجا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میری خالہ حضرت میمونہ ام المومنین رضی اللہ عنہا کے گھر تھے، رات کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھے، نماز ادا فرمائی جب فجر سے پہلے دو رکعات (سنتیں) پڑھیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ (مندرجہ بالا) دعا کی۔

۵۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ۔

ترجمہ: اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں نفرت ومخالفت سے نفاق اور بداخلاقی سے۔

☆ ابوداؤد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ دعا روایت کی ہے

۶۔ اَللّٰھُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ کُلِّھَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَۃِ۔

ترجمہ: اے اللہ! تمام کاموں میں ہماری عاقبت اچھی فرما اور ہمیں دنیا کی ذلت اور آخرت کے عذاب سے محفوظ فرما۔

☆ یہ دعا امام احمد علیہ الرحمۃ نے حضرت بسر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

۷۔ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

ترجمہ: پاک ہے تیرا پروردگار، عزت والا اس سے جو وہ (کافر و مشرک اللہ تعالیٰ کی شان کے بارے نازیبا کلمات) بیان کرتے ہیں اور تمام رسولوں پہ سلامتی ہو اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔

☆ طبرانی نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا

من سره ان يكتال بالمكيال الا وفى فليقرأ هذه الايات

جس کو پسند ہو کہ اسے کھلے پیمانے کے ساتھ (اجر و ثواب) دیا جائے تو وہ ان (مندرجہ بالا) آیات کو ہر نماز کے بعد تین مرتبہ پڑھا کرے۔

حمید بن رنجویہ نے اپنی ترغیب میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے یہی نقل کیا لیکن اس میں ہر نماز کے بعد کا ذکر نہیں) ابن ابی حاتم نے شعبی سے اس بارے میں جو روایت کی ہے اس میں یہ الفاظ ہیں من سره ان يكتال بالمكيال الاوفى من الاجر يوم القيامة فليقل آخر مجلسه حين يريد ان يقول سبحن ربك......

جو چاہے کہ قیامت کے دن اس کو اجر و ثواب بے حساب دیا جائے تو وہ کسی بھی مجلس سے اُٹھنے سے پہلے یہ آیات پڑھے۔

سبحن ربك رب العزة عما يصفون وسلم على المرسلين والحمد لله رب العالمين۔

(بروز بدھ ۱۲/۴/۱۷ء، بوقت نماز مغرب مسجد نبوی شریف میں ترجمہ مکمل ہوا۔)

☆ الحمد لله على كل حال ما كان من كان وصلى الله على سيدنا ومولانا محمد واله وصحبه وبارك وسلم .

☆ اللهم صل على سيدنا ومولانا محمد صلى الله عليه وسلم مفتاح باب رحمة الله عددما في علم الله صلوٰةً دآئمة بدوام ملك الله .

☆ اللهم صل على سيدنا محمد ن الحبيب المحبوب شافي العلل مفرج القلوب وعلى آله وصحبه وبارك وسلم .

☆ اللهم صل على سيدنا ومولانا محمد بعدد كل داءٍ ودواءٍ وبعدد كل علة وشفاءٍ . اللهم يا سلام سلم

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللهُ مَنْ فِي السَّمَآءِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللهُ مَنْ فِي الْاَرْضِ لَا اِلٰهَ فِيهِمَا غَيْرُكَ . وَاَنْتَ جَبَّارُ مَنْ فِي السَّمَآءِ وَجَبَّارُ مَنْ فِي الْاَرْضِ لَا جَبَّارَ فِيهِمَا غَيْرُكَ وَاَنْتَ مَلِكُ مَنْ فِي السَّمَآءِ وَمَلِكُ مَنْ فِي الْاَرْضِ لَا مَلِكَ فِيهِمَا غَيْرُكَ قُدْرَتُكَ فِي الْاَرْضِ كَقُدْرَتِكَ فِي السَّمَآءِ سُلْطَانُكَ فِي الْاَرْضِ كَسُلْطَانِكَ فِي السَّمَآءِ اَسْئَلُكَ بِاِسْمِكَ الْكَرِيْمِ وَوَجْهِكَ الْمُنِيْرِ وَمُلْكِكَ الْقَدِيْمِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ .

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم واغفر لنا وارحمنا انك انت الغفور الرحيم وتب علينا انك انت التواب الرحيم، ومتعنا بالنظر الى وجهك الكريم، واجعلنا مع الذين تجرى من تحتهم النهار فى جنات النعيم، دعواهم فيها سبحانك اللهم وتحيتهم فيها سلام وآخر دعواهم ان الحمد لله رب العالمين .

سبحان ربك رب العزة عما يصفون، وسلام على المرسلين،

والحمد لله رب العالمين، ان الله وملائكته يصلون على النبى يا ايها الذين آمنوا صلوا عليه وسلموا تسليما . اللهم صل وسلم وَبَارِكْ عَلَىٰ سَيِّدَنَا مُحَمَّدٍ وعلى آله وصحبه وسلم تسليما كثيرا .

الصلاة والسلام عليك يا سيدى يا رسول الله، يا نبى الله، يا عبد الله وكفاك شرفا ان تكون عبد الله . الصلاة والسلام عليك يا امان الدنيا وملاذ اهلها يا حصن الامة ومعقد رجائها . يا رحمة الانسانية وكعبة اما لها . الصلاة والسلام عليك ايها النبى الرء وف الرحيم العطوف . يا من يتوسل بك الى الله تعالىٰ كل مستغيث وملهوف . وهانذا، يا رسول الله، مستغيث وملهوف . وانت لها اذا نزل البلاء واشتدا لعناء انت لها عند الملمات واشتداد الازمات، انت لها عند احتدام الكربات وانسداد ابواب الفرج من كل الجهات . (انت وسيلتى قلت حيلتى، ادركنى يا نبى الله، ثلاثاً) . عليك يا سيدى يا رسول الله من صلواتك الله وتسليماته، وتحياته وبركاته، فى كل لحظه، ماينا سب قدرك العظيم، ويليق بمقامك الكريم . ويجمع لك اعلى درجات الفضل والتكريم، واقصى غايات القرب والتعظيم، وعلىٰ آلك واصحابك وازواجك وذريتك وامتك، اكمل الصلاة واتم التسليم .

صلوات النسب الشريف

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولا محمد عظيم الآباء من سيدنا آدم الى سيدنا عبد الله، اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا محمد بن عبد الله، بن عبد المطلب بن هاشم، بن عبد مناف، بن قصي بن حكيم، بن مرة، بن كعب، بن لؤى، بن غالب، بن فهر، بن مالك، بن النصر، بن كنانة، بن خزيمة، بن مدركة، بن الياس، ابن مضر، بن فزار، بن معد، بن عدنان، اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا محمد كريم الامهات من سيدتنا السيدة حواء، الى سيدتنا السيدة آمنة بنت وهب، بن عبد مناف، بن زهرة، بن حكيم . اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا محمد وعلى آله واصحابه وازواجه واولاده: سيدنا القاسم، وسيدنا عبد لله، وسيدنا ابراهيم . اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا محمد وعلى آله واصحابه وازواجه وبناته: سيدتنا السيدة زينب . وسيدتنا السيدة رقية، وسيدتنا السيدة ام كلثوم، وسيدتنا السيدة فاطمة الزهراء ام مولانا الامام الحسن ومولانا الامام الحسين وسيدتنا السيدة زينب . اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا محمد، وعلى آله واصحابه وازواجه وذريته وعلىٰ عميه خير الناس: سيدنا حمزة وسيدنا العباس . السلام عليكم آل رسول الله ورحمة الله تعالىٰ وبركاته . انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس اهل البيت ويطهركم تطهيرًا . اللهم صل على سيدنا محمد وَعَلىٰ آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ، كما صليت على سيدنا ابراهيم وعلىٰ آل سيدنا ابراهيم، وَبَارِكْ عَلىٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلىٰ آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ، كمابارکت على سيدنا ابراهيم وعلى آل سيدنا ابراهيم فى العالمين، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ .

الاسماء لسيدة النساء البتول الزهراء

(رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

اللهم انی اسئلك بحق سيدة نساء العالمين وسيدة كل نسآء الجنة هی فاطمة زهرآء بتول سيدة مستورة مرحومة راكعة ساجدة صآئمة صانية دامية مخدرة زاهدة عابدة ولية وفيه بقية ادفية تقية زاكية راضية مرضية حلية علية صفية سليمة حليمة رقية حكيمة حسيبة نسيبة جميلة جليلة حبيبة حسنية مشفقة صالحة صليحة صبيحة مسبحة مجددة محمدة محصلة مكبرة قارية ممجدة جارية فضيلة وسيلة نصيبة نجيبة شريفة كريمة مكرمة عالمة فاتحة محترمة معمة معلمة داعية شافعة شفيعة امية تحية ناصحة راحجة وحية شهية جاهدة مجتهدة راقية ناصية اوصية خاورة خاضرة واقية دافية صاحبة حاورة واجدة عاقبة صامية نور بنت نور بضعة رسولنا محمد المصطفیٰ صلی الله علیه

ترجمہ: وہ فاطمہ زہراء دنیا سے بے تعلق، سیدہ، پردہ دار، گناہوں سے محفوظ، رحمتوں کا محل ومرکز، رکوع وسجود والی روزہ دار خدمت گذار۔ قربانی دینے والی، پردہ نشین، دنیا سے بے رغبت، عابدہ، ولیہ، وفاشعار، برگزیدہ، لگاتار پیش آنے والی تکالیف پہ صبر کرنے والی، تقویٰ والی، پاکیزہ، رضا والی، پسندیدہ خصال، سراپا زینت، بلند مرتبت، صاف باطن، سلامتی والی، بردبار، بلند مقام تک چڑھنے والی، دانا خاندانی شرف والی، عظیم نسب والی، صاحب جمال وصاحب جلال، حبیبہ، حسن وجمال کا پیکر، شفقت والی،

نکوکار، روشن رنگت والی، تسبیح خواں، مجد و بزرگی والی، حمد وثناء والی، حاصل کردہ کمالات والی، کبریائی بیان کرنے والی، قرأت وتلاوت والی، بزرگی والی، جوان عمر، سراپا فضیلت، سراسر وسیلہ، بڑے نصیب والی، عمدہ جوہر والی، شرافت مآب، سراپا کرم وتکریم، عالمہ، مشکلات حل کرنے والی، واجب الاحترام۔ فیض عام والی تعلیم دی ہوئی۔ دعوت حق دینے والی۔ شفاعت کرنے والی، مقبول الشفاعہ، اللہ کی باندی، سراپا تحفہ خداوندی خلوص والی، وزنی شخصیت والی، بڑی سردار، مرغوب وپسندیدہ خصال، جہاد کرنے والی، اجتہاد والی، اعلیٰ مقامات کی طرف ترقی والی، بہت وصیت کی ہوئی تابعدار، تروتازہ، بچانے والی۔ پناہ دینے والی، رفاقت والی۔ حور صفت۔ مطلوب پانے والی۔ اچھا عوض اور بدلہ دینے والی (خیرات کی طرف) جلدی کرنے والی سراسر نور، نور کی بیٹی، ہمارے رسول گرامی محمد مصطفےٰ کی لختِ جگر، صلی اللہ علیہ۔ اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تمام جہاں اور جنت کی کل عورتوں کی سردار کے طفیل۔

الٰہی بحق بنی فاطمہ — کہ بر قول ایمان کنم خاتمہ
اگر دعوتم رد کنی ور قبول — من ودست ودامان آل رسول ﷺ

یوں کہا کرتے ہیں سُنی داستانِ اہل بیت

از تبرکات: حضرت حسن رضا خان صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

باغ جنت کے ہیں بہر مدح خوان اہلبیت
تم کو مژدہ نار کا اے دشمنانِ اہلبیت

کس زبان سے کہو بیاں عز وشان اہلبیت
مدح گوئے مصطفٰے ہے مدح خون اہلبیت

انکی پاکی کا خدائے پاک کرتا ہے بیاں
آیۂ تطہیر سے ظاہر ہے شانِ اہلبیت

انکے گھر میں بے اجازت جبریل آتے نہیں
قدر والے جانتے ہیں قدر وشان اہلبیت

رزم کا میداں بنا ہے جلوہ گاہ حسن وعشق
کربلا میں ہو رہا ہے امتحان اہلبیت

کس شقی کی ہے حکومت ہائے کیا اندھیر ہے
دن دہاڑے لٹ رہا ہے کارواں اہلبیت

تیری قدرت جانور تک آب سے سیراب ہوں
پیاس کی شدت میں تڑپے بے زبان اہلبیت

فاطمہ کے لاڈلے کا آخری دیدار ہے
حشر کا ہنگامہ برپا ہے میان اہلبیت

گھر لٹانا جان دینا کوئی تجھ سے سیکھ جائے
جان عالم ہو فدا اے خاندان اہلبیت

اہل بیت پاک سے گستاخیاں بے باکیاں
لعنۃ اللہ علیکم دشمنان اہلبیت

بے ادب، گستاخ فرقہ کو سنا دے اے حسن
یوں کہا کرتے ہیں سنی داستانِ اہلبیت

(یہ حصہ گرامی قدر حضرت سید جمال الدین جمال پاشا صاحب کی خواہش پہ شامل کیا گیا)

فہرست کتب علامہ نبہانی علیہ الرحمۃ

١٨ الاساليب البديعة فى فضل الصحابة واقناع الشيعة

١٩ اسباب التاليف من العاجز الضعيف

٢٠ الاستغاثة الكبرى باسماء الله الحسنى

٢١ الاسمى فما لسيدنا محمد من الاسما

٢٢ افضل الصلوات على سيد السادات

٢٣ الانوار المحمدية مختصر المواهب اللدنية

٢٤ البرهان المسدد فى اثبات نبوة سيدنا محمد ﷺ

٢٥ البشائر الايمانية فى المبشرات المنامية

٢٦ التحذير من اتخاذ الصور والتصوير

٢٧ ترجيح دين الاسلام

٢٨ تنبيه الافكار الى حكمة اقبال الدنيا على الكفار

٢٩ تهذيب النفوس فى ترتيب الدروس (رياض الصالحين)

٣٠ جامع الثناء على الله

٣١ جامع الصلوات

٣٢ جامع كرمات الاولياء

٣٣ جواهر البحار فى فضائل النبى المختار

٣٤ حجة الله على العالمين فى معجزات سيد المرسلين ﷺ

٣٥ حزب الاولياء الاربعين المستغيثين بسيد المرسلين وهو حزب الاستغاثات بسيد السادات

٣٦ حسن الشرعة فى مشروعية صلاة الظهر اذا تعددت الجمعة

٣٧ خلاصة الكلام فى ترجيع دين السلام

٣٨ الخلاصة الوفية فى رجال المجموعة النبهانية

۶۱ القصیدة الرائیة الکبریٰ

۶۲ القصیدة الرائیة الصغریٰ

۶۳ القول الحق فی مدح سید الخلق ﷺ

۶۴ المبشرات المنامیة

۶۵ مثال النعل الشریف

۶۶ المجموعة النبهانیة فی المدائح النبویة

۶۷ مختصر ارشاد الحیاری

۶۸ المزدوجة الغرا فی الاستغاثة باسماء اللّٰہ الحسنی

۶۹ مفرج الکروب ومفرج القلوب

۷۰ منتخب الصحیحین، یشتمل علی نحو ۳۰۰۰ حدیث

۷۱ نجوم المهتدین ورجوم المعتدین فی اثبات نبوة سیدنا محمد سید المرسلین والرد علی اعدائه اخوان الشیاطین

۷۲ النظم البدیع فی مولد الشفیع

۷۳ هادی المرید الی طرق الاسانید

۷۴ الورد الشافی مختصر الحصن الحصین

۷۵ وسائل الوصول الی شمائل الرسول ﷺ

دعائے خیر

برائے ممبران فکر آخرت کمیٹی

جامع مسجد مولانا روحی اندرون بھاٹی گیٹ لاہور

(۱) غلام حسن قاری، (۲) ملک محمد ہمایوں، (۳) ملک شہزاد احمد گجر، (۴) ملک راشد امین، (۵) ملک محمد زبیر الیاس، (۶) ملک حافظ محمد شاہد ارشد، (۷) ملک راشد مشتاق، (۸) ملک محمد مختار، (۹) ملک زاہد حسین عرف مٹھو، (۱۰) ملک محمد افضال، (۱۱) ملک اصغر رفیق، (۱۲) ملک محمد عرفان صدیق، (۱۳) محترم کاشف احمد، (۱۴) ملک محمد سلیم لطیف، (۱۵) ملک محمد فریاد، (۱۶) جناب محمد حنیف، (۱۷) جناب صابر حسین، (۱۸) زاہد حسین المعروف گوگا، (۱۹) محترم ناصر حنیف بن حکیم محمد حنیف مرحوم، (۲۰) الحاج رانا وقار حسین صاحب۔

الدعـــاء

الخلق كلهم مفتقرون إلى الله محتاجون لما عنده، وهو غنيٌّ عنهم غير محتاج إليهم.

وقد أوجب الله ﷻ على عباده الدعاء، فقال ﷻ: ﴿ ٱدْعُونِىٓ أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ ٱلَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِى سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ ﴾ أي: عن دعائي، وقال ﷺ: « مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ » ابن ماجه، ومع هذا فالله ﷻ يفرح بسؤال عباده إياه، ويحب المُلِحّين عليه ويدنيهم منه.

ولقد استشعر أصحاب النبي ﷺ هذا الأمر فكان أحدهم لا يحتقر شيئًا أن يسأل الله إياه، ولا يُنْزِلون مسائلهم على أحد من خلقه، وما ذاك إلا لتعلقهم بربهم وقربهم منه وقربه منهم امتثالاً لقوله ﷻ: ﴿ وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِى عَنِّى فَإِنِّى قَرِيبٌ ﴾، والدعاء له منزلة عظيمة عند الله، فهو أكرم شيء على الله، وقد يرد القضاء، وكل من دعا الله استجاب له إن وجدت الأسباب وانتفت الموانع، ويُعطي الداعي أحد أمور ذكرها النبي ﷺ بقوله: « مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَدْعُو بِدَعْوَةٍ لَيْسَ فِيهَا إِثْمٌ وَلَا قَطِيعَةُ رَحِمٍ إِلَّا أَعْطَاهُ اللهُ بِهَا إِحْدَى ثَلَاثٍ: إِمَّا أَنْ تُعَجَّلَ لَهُ دَعْوَتُهُ، وَإِمَّا أَنْ يَدَّخِرَهَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ، وَإِمَّا أَنْ يَصْرِفَ عَنْهُ مِنَ السُّوءِ مِثْلَهَا. قَالُوا إِذًا نُكْثِرُ؟ قَالَ: اللهُ أَكْثَرُ » أحمد.

أنواع الدعاء: هو نوعان: ١) دعاء عبادة: كالصلاة والصيام. ٢) دعاء مسألة وطلب.

تفاضل الأعمال: هل قراءة القرآن أفضل، أم الذكر، أم الدعاء والطلب؟ قراءة القرآن أفضل الأعمال مطلقًا، ثم الذكر والثناء، ثم الدعاء والطلب، وهذا من حيث الإجمال، ولكن قد يعرض للمفضول ما يجعله أولى من الفاضل، فالدعاء يوم عرفة أفضل من قراءة القرآن، والانشغال بالأذكار الواردة دبر الصلوات المكتوبة أولى من قراءة القرآن.

أسباب إجابة الدعاء: هناك أسباب ظاهرة، وأسباب باطنة:

١) الأسباب الظاهرة: تقديم الأعمال الصالحة، كالصدقة والوضوء، والصلاة، واستقبال القبلة، ورفع اليدين، والثناء على الله ﷻ بما هو أهله، واستعمال أسماء الله وصفاته بما يتناسب مع المدعوّ به؛ فإذا كان الدعاء بطلب الجنة يكون التضرع بفضله ورحمته، وإذا دعي على ظالم مثلاً، فلا يستخدم اسم الرحمن أو الكريم وإنما يستعمل اسم الجبار أو القهار، ومن الأسباب: الصلاة على النبي في أوله ووسطه وآخره، والإقرار بالذنوب، وشكر الله على نعمه، واغتنام الأوقات الفاضلة التي ورد الدليل بأنها مظنة الإجابة، وهي كثيرة ومنها: ❋ في اليوم والليلة: ثلث الليل الآخر حين ينزل الله ﷻ إلى السماء الدنيا، وبين الأذان والإقامة، وبعد الوضوء، وفي السجود، وقبل السلام من الصلاة، وأدبار الصلوات وعند ختم القرآن، وعند صياح الديك، والسفر، ودعوة المظلوم، والمضطر، والوالد لولده والمسلم لأخيه في ظهر الغيب، وعند لقاء العدو في الحرب. ❋ في الأسبوع: يوم الجمعة، وبخاصة في آخر ساعة منه. ❋ في الأشهر: شهر رمضان عند الفطر وعند السَّحَر، وليلة القدر، ويوم عرفة. ❋ في الأمكنة الشريفة: في المساجد عمومًا، وعند الكعبة، وبخاصة عند الملتزم، وعند مقام إبراهيم ﷺ، وفوق الصفا والمروة، وفي عرفات ومزدلفة ومنى أيام الحج، وعند شرب ماء زمزم ... وغيرها.

٢) الأسباب الباطنة: قبل الدعاء: تقديم التوبة الصادقة، وَرَدُّ المظالم، وأن يكون المطعم والمشرب والملبس والمسكن من الكسب الحلال، والإكثار من الطاعات، واجتناب المحرمات، والتعفف عن الشبهات والشهوات، **وأثناء الدعاء:** بحضور القلب، والثقة بالله، وقوة الرجاء، واللجوء إليه، والتضرع، والإلحاح، وتفويض الأمر إليه، وقطع النظر عن سواه، وتيقن الإجابة.

موانع إجابة الدعاء: قد يدعو الإنسان ولا يستجاب لـه، أو تتأخر الإجابة، والأسباب كثيرة منها: ✱ دعاء غير الله مع الله. ✱ التفصيل في الدعاء؛ كالاستعاذة من حر جهنم وضيقها وظلمتها ... مع أنه يكفي الاستعاذة من النار فقط. ✱ دعاء المسلم على نفسه أو غيره ظلمًا. ✱ الدعاء بالإثم وقطيعة الرحم. ✱ تعليق الدعاء بالمشيئة بقول:(اللَّهُمَّ اغفر لي إن شئت) ونحوها. ✱ استعجال الإجابة حيث يقول: دعوت ولم يستجب لي. ✱ الاستحسار: وهو ترك الدعاء تعبًا أو مللاً. ✱ الدعاء بقلب غافل لاهٍ. ✱ عدم التأدب بين يدي الله: وَقَدْ سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلاً يَدْعُو فِي صَلاتِهِ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: « عَجِلَ هَذَا »، ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ أَوْ لِغَيْرِهِ: « إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَحْمِيدِ اللهِ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ، ثُمَّ لِيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ لِيَدْعُ بَعْدُ بِمَا شَاءَ » الترمذي. ✱ الدعاء بأمر قد فرغ منه؛ كأن يدعو بالخلود في الدنيا. ✱ السجع المتكلف في الدعاء، قال ﷻ: ﴿ ٱدۡعُواْ رَبَّكُمۡ تَضَرُّعٗا وَخُفۡيَةًۚ إِنَّهُۥ لَا يُحِبُّ ٱلۡمُعۡتَدِينَ ﴾، وقال ابن عباس رضي الله عنهما: « فَانْظُرِ السَّجْعَ مِنَ الدُّعَاءِ فَاجْتَنِبْهُ فَإِنِّي عَهِدْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَأَصْحَابَهُ لا يَفْعَلُونَ إِلا ذَلِكَ، يَعْنِي: لا يَفْعَلُونَ إِلا ذَلِكَ الاجْتِنَابَ » البخاري. ✱ الإفراط في رفع الصوت في الدعاء: قال ﷻ: ﴿ وَلَا تَجۡهَرۡ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتۡ بِهَا وَٱبۡتَغِ بَيۡنَ ذَٰلِكَ سَبِيلٗا ﴾، وقالت عائشة رضي الله عنها: « أنزل هذا في الدعاء ».

ويستحب أن يرتِّب الداعي دعاءهُ كما يلي: أولاً: الحمد والثناء. ثانيًا: الصلاة على النبي ﷺ. ثالثًا: التوبة والإقرار بالذنب. رابعًا: شكر الله على نعمه. خامسًا: الشروع في الدعاء والحرص على جوامعه وما ثبت عن النبي ﷺ أو السلف. سادسا: ختم الدعاء بالصلاة على النبي ﷺ.

✱ أدعية مهمّة ينبغي حفظها والدعاء بها ✱

مناسبة الدعاء	الدعاء: قال النبي صلى الله عليه وسلم:
قبل وبعد النوم	« بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ أَمُوتُ وَأَحْيَا »، وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ: « الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَمَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ »
من يفزع في منامه	« أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَمِنْ شَرِّ عِبَادِهِ، وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ، وَأَنْ يَحْضُرُونِ »
إذا رأى النائم رؤيا	« إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ رُؤْيَا يُحِبُّهَا فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ اللهِ، فَلْيَحْمَدِ اللهَ عَلَيْهَا وَلْيُحَدِّثْ بِهَا، وَإِذَا رَأَى غَيْرَ ذَلِكَ مِمَّا يَكْرَهُ فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَلْيَسْتَعِذْ مِنْ شَرِّهَا، وَلا يَذْكُرْهَا لأَحَدٍ فَإِنَّهَا لا تَضُرُّهُ »
الخروج من المنزل	« اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أُضَلَّ، أَوْ أَزِلَّ أَوْ أُزَلَّ، أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ، أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ » « بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ لا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ إِلا بِاللهِ »
دخول المسجد	إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يقدم رجله اليمنى ويقول: بِسْمِ اللهِ وَالسَّلامُ عَلَى رَسُولِ اللهِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ
الخروج من المسجد	إِذَا خَرَجَ من المسجد يقدم رجله اليسرى ويقول: بِسْمِ اللهِ وَالسَّلامُ عَلَى رَسُولِ اللهِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ
المتزوج الجديد	« بَارَكَ اللهُ لَكَ، وَبَارَكَ عَلَيْكَ، وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ »
من سمع صياح ديك أو نهيق ...	« إِذَا سَمِعْتُمْ نُهَاقَ الْحَمِيرِ؛ فَتَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا رَأَتْ شَيْطَانًا، وَإِذَا سَمِعْتُمْ صُرَاخَ الدِّيَكَةِ؛ فَاسْأَلُوا اللهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا »، « إِذَا سَمِعْتُمْ نُبَاحَ الْكَلْبِ وَنَهِيقَ الْحَمِيرِ بِاللَّيْلِ فَتَعَوَّذُوا بِاللهِ..... »
من أعلمك أنه يحبك في الله	عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه أَنَّ رَجُلاً كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَمَرَّ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي لأُحِبُّ هَذَا. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: « أَعْلَمْتَهُ ؟ » قَالَ: لا، قَالَ: « أَعْلِمْهُ »، فَلَحِقَهُ فَقَالَ: إِنِّي أُحِبُّكَ فِي اللهِ، قَالَ: أَحَبَّكَ الَّذِي أَحْبَبْتَنِي لَهُ.
إذا عطس أخوك المسلم	« إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: الْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلْيَقُلْ لَهُ أَخُوهُ أَوْ صَاحِبُهُ: يَرْحَمُكَ اللهُ، فَإِذَا قَالَ لَهُ: يَرْحَمُكَ اللهُ، فَلْيَقُلْ: يَهْدِيكُمُ اللهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ » وإذا عطس الكافر وحمد الله فقل له: يهديكم الله ولا تقل: يرحمك الله.
دعاء الكرب	« لا إِلَهَ إِلا اللهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ، لا إِلَهَ إِلا اللهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، لا إِلَهَ إِلا اللهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَرَبُّ الأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ » « اللهُ اللهُ رَبِّي لا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا » « يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ » « سبحان الله العظيم »

الدعاء على الأعداء	« اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الكِتَابِ وَمُجْرِيَ السَّحَابِ سَرِيعَ الحِسَابِ اهْزِمِ الأَحْزَابَ، اللَّهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ »
التنبه من نوم الليل	« مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ: لا إِلَهَ إِلا اللهُ وَحْدَهُ لا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ المُلْكُ وَلَهُ الحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، الحَمْدُ للهِ وَسُبْحَانَ اللهِ وَلا إِلَهَ إِلا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَلا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ إِلا بِاللهِ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي، أَوْ دَعَا اسْتُجِيبَ لَهُ فَإِنْ تَوَضَّأَ وَصَلَّى قُبِلَتْ صَلاتُهُ »
إذا استصعب أمر	« اللَّهُمَّ لا سَهْلَ إِلا مَا جَعَلْتَهُ سَهْلاً وَأَنْتَ تَجْعَلُ الحَزْنَ إِذَا شِئْتَ سَهْلاً »
دعاء قضاء الدين	« اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الهَمِّ وَالحَزَنِ، وَالعَجْزِ وَالكَسَلِ، وَالجُبْنِ وَالبُخْلِ، وَضَلَعِ الدَّيْنِ، وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ »
الخلاء (الحمام)	إذا دخل الخلاء قال: « اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الخُبُثِ وَالخَبَائِثِ »، وإذا خرج منه قال: « غُفْرَانَكَ »
وساوس الصلاة	« ذَاكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ خِنْزَبٌ فَإِذَا أَحْسَسْتَهُ فَتَعَوَّذْ بِاللهِ مِنْهُ، وَاتْفُلْ عَلَى يَسَارِكَ ثَلاثًا »
في السجود	« اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي كُلَّهُ دِقَّهُ وَجِلَّهُ وَأَوَّلَهُ وَآخِرَهُ وَعَلانِيَتَهُ وَسِرَّهُ » « سُبْحَانَكَ رَبِّي وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي » « اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ »
سجود التلاوة	« اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللهُ أَحْسَنُ الخَالِقِينَ »
استفتاح الصلاة	« اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ المَشْرِقِ وَالمَغْرِبِ، اللَّهُمَّ نَقِّنِي مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اللَّهُمَّ اغْسِلْنِي بِالمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالبَرَدِ »
آخر الصلاة	« اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الغَفُورُ الرَّحِيمُ »
دبر الصلاة	« اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ »، « اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الكُفْرِ وَالفَقْرِ وَعَذَابِ القَبْرِ »
من صنع معروفًا	« مَنْ صُنِعَ إِلَيْهِ مَعْرُوفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِهِ: جَزَاكَ اللهُ خَيْرًا فَقَدْ أَبْلَغَ فِي الثَّنَاءِ »، ويرد الآخر بقوله: وجزاك، أو: وإياك.
إذا رأى المطر	« اللَّهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا » مرتين أو ثلاثًا، « مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللهِ وَرَحْمَتِهِ »، ويدعو بما شاء فالدعاء مستجاب عند نزوله.
إذا هاجت الريح	« اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيهَا وَخَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ »
إذا رأى الهلال	« اللَّهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِاليُمْنِ وَالإِيمَانِ وَالسَّلامَةِ وَالإِسْلامِ، هِلالَ خَيْرٍ وَرُشْدٍ، رَبِّي وَرَبُّكَ اللهُ »
من يودع مسافرًا	« أَسْتَوْدِعُ اللهَ دِينَكَ وَأَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيمَ عَمَلِكَ » ويرد عليه المسافر بقوله: « أَسْتَوْدِعُكُمُ اللهَ الَّذِي لا تَضِيعُ وَدَائِعُهُ »
إذا رأيت ما تحب أو تكره	إذا رأى ﷺ ما يحب قال: « الحَمْدُ للهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ » وإذا رأى ما يكره، قال: « الحَمْدُ للهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ »
دعاء السفر	« اللهُ أَكْبَرُ، اللهُ أَكْبَرُ، اللهُ أَكْبَرُ ﴿ سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ ۞ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ ﴾ اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ فِي سَفَرِنَا هَذَا البِرَّ وَالتَّقْوَى، وَمِنَ العَمَلِ مَا تَرْضَى، اللَّهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هَذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهُ، اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالخَلِيفَةُ فِي الأَهْلِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ المَنْظَرِ وَسُوءِ المُنْقَلَبِ فِي المَالِ وَالأَهْلِ، وَإِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ وَزَادَ فِيهِنَّ: آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ »
عند أخذ المضجع	« اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَهْبَةً وَرَغْبَةً إِلَيْكَ لا مَلْجَأَ وَلا مَنْجَا مِنْكَ إِلا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ »، « الحَمْدُ للهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَآوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لا كَافِيَ لَهُ وَلا مُؤْوِيَ »، « اللَّهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ »، « سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبِّي بِكَ وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَاغْفِرْ لَهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ »، « نَفَثَ فِي يَدَيْهِ وَقَرَأَ بِالمُعَوِّذَتَيْنِ وَمَسَحَ بِهِمَا جَسَدَهُ »، « لا يَنَامُ كُلَّ لَيْلَةٍ حَتَّى يَقْرَأَ (الم) السجدة، وتبارك الملك »
الخروج للصلاة	« اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا، وَفِي لِسَانِي نُورًا، وَفِي سَمْعِي نُورًا، وَفِي بَصَرِي نُورًا، وَمِنْ فَوْقِي نُورًا، وَمِنْ تَحْتِي نُورًا، وَعَنْ يَمِينِي نُورًا، وَعَنْ شِمَالِي نُورًا، وَمِنْ أَمَامِي نُورًا، وَمِنْ خَلْفِي نُورًا، وَاجْعَلْ فِي نَفْسِي نُورًا، وَأَعْظِمْ لِي نُورًا، وَعَظِّمْ لِي نُورًا، وَاجْعَلْ لِي نُورًا، وَاجْعَلْنِي نُورًا، اللَّهُمَّ أَعْطِنِي نُورًا، وَاجْعَلْ فِي عَصَبِي نُورًا، وَفِي لَحْمِي نُورًا، وَفِي دَمِي نُورًا، وَفِي شَعْرِي نُورًا، وَفِي بَشَرِي نُورًا »
الاستخارة	« إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الفَرِيضَةِ ثُمَّ لِيَقُلْ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلا أَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلا أَعْلَمُ، وَأَنْتَ عَلامُ الغُيُوبِ، اللَّهُمَّ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ هَذَا الأَمْرَ (ثُمَّ تُسَمِّيهِ بِعَيْنِهِ) خَيْرًا لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي - أو قال: عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ - فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ، وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي - أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ - فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدُرْ لِي الخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِي بِهِ »
الجنازة	« اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنَ الخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَأَهْلاً خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَأَدْخِلْهُ الجَنَّةَ وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ القَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ »
الهم والحزن	« مَا أَصَابَ أَحَدًا قَطُّ هَمٌّ وَلا حَزَنٌ فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ أَمَتِكَ نَاصِيَتِي بِيَدِكَ مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُكَ أَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِي كِتَابِكَ أَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِي عِلْمِ الغَيْبِ عِنْدَكَ أَنْ تَجْعَلَ القُرْآنَ رَبِيعَ قَلْبِي وَنُورَ صَدْرِي وَجِلاءَ حُزْنِي وَذَهَابَ هَمِّي، إِلا أَذْهَبَ اللهُ هَمَّهُ وَحُزْنَهُ وَأَبْدَلَهُ مَكَانَهُ فَرَحًا »

التجارة الرابحة

لقد فضل الله الإنسان على سائر المخلوقات وخصه بنعمة الكلام، وجعل آلته اللسان، وهي نعمة تستعمل في الخير أو الشر، فمن استعملها بخير بلّغته سعادة الدنيا، والمنازل العُلا في الجنة، ومن استعملها بغير ذلك أوردته المهالك فيهما، وأفضل ما يستغل به الوقت بعد قراءة القرآن ذكر الله.

فضل ذكر الله: ورد فيه أحاديث كثيرة، منها قوله ﷺ: « أَلاَ أُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ، وَأَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيكِكُمْ وَأَرْفَعِهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ، وَخَيْرٍ لَكُمْ مِنْ إِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ، وَخَيْرٍ لَكُمْ مِنْ أَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوا أَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوا أَعْنَاقَكُمْ؟ قَالُوا: بَلَى. قَالَ: ذِكْرُ اللهِ » الترمذي، وقوله ﷺ: « مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لا يَذْكُرُ رَبَّهُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ » متفق عليه، وقول الله ﷻ في الحديث القدسي: « أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي، وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي، وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلأٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلأٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ، وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ بِشِبْرٍ تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا » البخاري، وقوله ﷺ: « سَبَقَ الْمُفَرِّدُونَ، قالوا: وَمَا الْمُفَرِّدُونَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: الذَّاكِرُونَ اللهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتُ » مسلم، وقوله ﷺ موصيًا أحد أصحابه: « لا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللهِ » الترمذي وغيرها الأحاديث.

مضاعفة الأجور: تُضاعَفُ أجور الأعمال الصالحات كما تضاعف أجور قراءة القرآن، وذلك لأمرين: ١) بحسب ما في القلب من الإيمان والإخلاص والمحبة لله وتوابعها. ٢) بحسب تفكُّر القلب بالذكر وانشغاله به فلا يكون بلسانه فقط. فإن كمُل ذلك كفَّر الله كامل سيئاته وأعطاه كامل أجره، والنقص بحسبه.

فوائد الذكر: الذكر للقلب كالماء للسمك فكيف يكون حال السمك إذا فارق الماء؟!

- يورث محبة الله والقرب منه ورضاه ومراقبته والهيبة منه والإنابة والرجوع إليه ويُعين على طاعته.
- يزيل الهم والغم عن القلب ويجلب السرور، ويورث القلب الحياة والقوة والنقاء.
- في القلب خَلَّةٌ وفاقة لا يسدُّها إلا ذكر الله، وقسوةٌ لا يذيبها ويلينها إلا ذكر الله.
- شفاء القلب ودواؤه وقُوتُه ولذته التي لا تعدلها لذة، والغفلة مرضه.
- قِلّته دليل النفاق، وكثرته دليل قوة الإيمان وصدق المحبة لله لأن من أحب شيئًا أكثر من ذكره.
- والعبد إذا تعرف إلى الله تعالى بذكره في الرخاء عرفه في الشدة، خصوصًا عند الموت وسكرته.
- سبب للنجاة من عذاب الله، ولتنزيل السكينة، وغشيان الرحمة، واستغفار الملائكة.
- يشتغل به اللسان عن اللغو والغيبة والنميمة والكذب وغيرها من المكروهات والمحرمات.
- أيسر العبادات، ومن أجلها وأفضلها، وهو غِرَاس الجنة.
- يكسو الذاكر المهابة والحلاوة ونضرة الوجه، وهو نور في الدنيا، وفي القبر، وفي المعاد.
- يوجب صلاة الله ﷻ وملائكته على الذاكر، والله ﷻ يباهي بالذاكرين ملائكته.
- أفضل أهل الأعمال أكثرهم فيه ذكرًا لله ﷻ، فأفضل الصُّوَّام أكثرهم ذكرًا لله في صومه.
- يسهِّل الصعب، ويُيسِّر العسير، ويخفِّف المشاق، ويجلب الرزق، ويقوِّي البدن.
- يطرد الشيطان ويقمعه ويخزيه ويُذله.

الورد اليومي في الصباح والمساء

م	الورد اليومي: تقول	العدد والوقت	أثره وفضله
١	آية الكرسي.[١]	صباحًا ومساءً، وقبل النوم، وبعد الصلوات المفروضة	لا يقربه شيطان، وسبب لدخول الجنة
٢	آخر آيتين من سورة البقرة.[٢]	مرة في الليل، وتقرأ في الدار في أي وقت	تكفيه من شرور كل شيء.
٣	سورة (الإخلاص) والمعوذتين: (الفلق) و (الناس).	٣ صباحًا، و٣ مساءً	تكفيه من كل شيء.
٤	بسم الله الذي لا يضر مع اسمه شيء في الأرض ولا في السماء وهو السميع العليم	٣ صباحًا، و٣ مساءً	لا يصيبه فجأة بلاء ولا يضره شيء.
٥	أعوذ بكلمات الله التامات من شر ما خلق.	٣ صباحًا، و ٣ مساء، ومن نزل منزلاً	محصنة للأماكن من كل ضرر
٦	حسبي الله لا إله إلا هو عليه توكلت وهو رب العرش العظيم.	٧ صباحًا، و٧ مساءً	كفاه الله ما أهمه من أمر الدنيا والآخرة
٧	رضيت بالله ربًا، وبالاسلام دينًا، وبمحمد ﷺ نبيًا.	٣ صباحًا، و٣ مساءً	كان حقًا على الله أن يرضيه.
٨	اللَّهُمَّ بك أصبحنا وبك أمسينا وبك نحيا وبك نموت وإليك النشور. وفي المساء: اللَّهُمَّ بك أمسينا وبك أصبحنا وبك نحيا وبك نموت وإليك المصير.	صباحًا ومساءً	ورد الحث عليها.
٩	أصبحنا على فطرة الإسلام، وكلمة الإخلاص، ودين نبينا محمد ﷺ وملة أبينا إبراهيم ﷺ حنيفًا مسلمًا وما كان من المشركين.	عند الصباح	كان النبي ﷺ يدعو بها.
١٠	اللَّهُمَّ مَا أَصْبَحَ بِي مِنْ نِعْمَةٍ أَوْ بِأَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لا شَرِيكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ. وفي المساء يقول: ما أمسى بي أو....	صباحًا ومساءً	أدى شكر يومه وليلته.
١١	اللَّهُمَّ إِنِّي أَصْبَحْتُ أُشْهِدُكَ وَأُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ وَأَنْبِيَاءَكَ وَجَمِيعَ خَلْقِكَ بِأَنَّكَ أنت الله لا إله إلا أنت وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ. وفي المساء يقول: إِنِّي أَمْسَيْتُ...	٤ صباحًا، ٤ مساءً	من قالها أربعًا أعتقه الله من النار.
١٢	اللَّهُمَّ فاطر السموات والأرض عالم الغيب والشهادة رب كل شيء ومليكه أشهد أن لا إله إلا أنت، أعوذ بك من شر نفسي ومن شر الشيطان وشركه وأن أقترف على نفسي سوءًا أو أجره إلى مسلم.	صباحًا ومساءً وعند النوم	تحميه من وساوس الشيطان.
١٣	اللَّهُمَّ إني أعوذ بك من الهم والحزن وأعوذ بك من العجز والكسل وأعوذ بك من الجبن والبخل وأعوذ بك من غلبة الدين وقهر الرجال.	مرة صباحًا، ومرة مساءً	تذهب همَّهُ وغمَّهُ ويُقضى دينه.
١٤	اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ لَكَ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ.	سيد الاستغفار صباحًا ومساءً	من قاله موقنًا به في النهار فمات من يومه، أو في الليل فمات من ليلته فهو من أهل الجنة.
١٥	يا حي يا قيوم برحمتك أستغيث أصلح لي شأني كله ولا تكلني إلى نفسي طرفة عين	صباحا ومساءً	أوصى به النبي ﷺ فاطمة رضي الله عنها
١٦	اللَّهُمَّ عافني في بدني، اللَّهُمَّ عافني في سمعي، اللَّهُمَّ عافني في بصري، اللَّهُمَّ إني أعوذ بك من الكفر والفقر، اللَّهُمَّ إني أعوذ بك من عذاب القبر لا إله إلا أنت.	٣ صباحًا، و٣ مساءً	ورد دعاء النبي ﷺ به.
١٧	اللَّهُمَّ إني أسألك العافية في ديني ودنياي وأهلي ومالي، اللَّهُمَّ استر عوراتي وآمن روعاتي، اللَّهُمَّ احفظني من بين يدي ومن خلفي وعن يميني وعن شمالي ومن فوقي وأعوذ بعظمتك أن أغتال من تحتي	صباحًا ومساءً	لم يكن رسول الله ﷺ يدع هؤلاء الكلمات حين يمسي وحين يُصْبِحُ
١٨	سبحان الله وبحمده عدد خلقه، ورضا نفسه، وزنة عرشه، ومداد كلماته	٣ صباحًا	خير من الجلوس للذكر من الفجر إلى الغداة

(١) ﴿ ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلْحَىُّ ٱلْقَيُّومُ ۚ لَا تَأْخُذُهُۥ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ ۚ لَّهُۥ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۗ مَن ذَا ٱلَّذِى يَشْفَعُ عِندَهُۥٓ إِلَّا بِإِذْنِهِۦ ۚ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۖ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَىْءٍ مِّنْ عِلْمِهِۦٓ إِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ ۖ وَلَا يَـُٔودُهُۥ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ ٱلْعَلِىُّ ٱلْعَظِيمُ ﴾

(٢) ﴿ ءَامَنَ ٱلرَّسُولُ بِمَآ أُنزِلَ إِلَيْهِ مِن رَّبِّهِۦ وَٱلْمُؤْمِنُونَ ۚ كُلٌّ ءَامَنَ بِٱللَّهِ وَمَلَٰٓئِكَتِهِۦ وَكُتُبِهِۦ وَرُسُلِهِۦ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّن رُّسُلِهِۦ ۚ وَقَالُوا۟ سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ۖ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ ٱلْمَصِيرُ ﴿٢٨٥﴾ لَا يُكَلِّفُ ٱللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا ٱكْتَسَبَتْ ۗ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ إِن نَّسِينَآ أَوْ أَخْطَأْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُۥ عَلَى ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِۦ ۖ وَٱعْفُ عَنَّا وَٱغْفِرْ لَنَا وَٱرْحَمْنَآ ۚ أَنتَ مَوْلَىٰنَا فَٱنصُرْنَا عَلَى ٱلْقَوْمِ ٱلْكَٰفِرِينَ ﴾

أقوالٌ وأفعالٌ وردتْ فيها أجورٌ عظيمةٌ

م	القول أو العمل الفاضل	أجره وثوابه من السنة، قال النبي ﷺ
١	لا إله إلا الله وحده لا شريك له، له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير	«مَنْ قالَ لا إلهَ إلا اللهُ وحدَهُ لا شريكَ لهُ، لهُ المُلكُ ولهُ الحمدُ وهوَ على كلِّ شيءٍ قديرٌ، في يومٍ مائةَ مرةٍ، كانتْ لهُ عدلَ عشرِ رقابٍ، وكُتِبَتْ لهُ مائةُ حسنةٍ، ومُحِيَتْ عنهُ مائةُ سيئةٍ، وكانتْ لهُ حِرزًا منَ الشيطانِ يومَهُ ذلكَ حتى يُمسيَ، ولمْ يأتِ أحدٌ بأفضلَ مما جاءَ بهِ إلا أحدٌ عمِلَ أكثرَ منْ ذلكَ»
٢	سبحان الله العظيم وبحمده	«مَنْ قالَ سبحانَ اللهِ العظيمِ وبحمدِهِ غُرِسَتْ لهُ نخلةٌ في الجنةِ»
٣	سبحان الله وبحمده سبحان الله العظيم	«مَنْ قالَ سبحانَ اللهِ وبحمدِهِ مائةَ مرةٍ حُطَّتْ خطاياهُ وإنْ كانتْ مثلَ زبدِ البحرِ، ولمْ يأتِ أحدٌ يومَ القيامةِ بأفضلَ مما جاءَ بهِ إلا أحدٌ قالَ مثلَ ما قالَ أو زادَ» «كلمتانِ خفيفتانِ على اللسانِ ثقيلتانِ في الميزانِ حبيبتانِ إلى الرحمنِ ...»
٤	لا حول ولا قوة إلا بالله	«ألا أدُلُّكَ على كنزٍ منْ كنوزِ الجنةِ؟ قلتُ: بلى، قالَ ﷺ: لا حولَ ولا قوةَ إلا باللهِ»
٥	سؤال الجنة والتعوذ من النار	«من سأل الله الجنة ثلاث مرات قالت الجنة اللهم أدخله الجنة، ومن استجار من النار ثلاث مرات قالت النار اللهم أجره من النار»
٦	كفارة المجلس	«مَنْ جلسَ في مجلسٍ فكثُرَ فيهِ لغطُهُ فقالَ قبلَ أنْ يقومَ منْ مجلسِهِ ذلكَ: سبحانكَ اللهمَّ وبحمدِكَ أشهدُ أنْ لا إلهَ إلا أنتَ أستغفرُكَ وأتوبُ إليكَ، إلا غُفِرَ لهُ ما كانَ في مجلسِهِ ذلكَ»
٧	حفظ آيات من سورة الكهف	«مَنْ حفِظَ عشرَ آياتٍ منْ أولِ سورةِ الكهفِ عُصِمَ منَ الدجالِ»
٨	الصلاة على النبي ﷺ	«مَنْ صلى عليَّ صلاةً واحدةً صلى اللهُ عليهِ عشرَ صلواتٍ، وحُطَّتْ عنهُ عشرُ خطيئاتٍ، ورُفِعَتْ لهُ عشرُ درجاتٍ»
٩	قراءة سور وآيات من القرآن	«مَنْ قرأَ في يومٍ وليلةٍ خمسينَ آيةً لمْ يُكتبْ منَ الغافلينَ، ومَنْ قرأَ مائةَ آيةٍ كُتِبَ منَ القانتينَ، ومَنْ قرأَ مئتيْ آيةٍ لمْ يُحاجَّهُ القرآنُ يومَ القيامةِ، ومَنْ قرأَ خمسَ مائةٍ كُتِبَ لهُ قنطارٌ منَ الأجرِ» «قلْ هوَ اللهُ أحدٌ تعدلُ ثلثَ القرآنِ»
١٠	أجر المؤذنين	«فإنَّهُ لا يسمعُ مدى صوتِ المؤذنِ جنٌّ ولا إنسٌ ولا شيءٌ إلا شهِدَ لهُ يومَ القيامةِ» «المؤذنون أطول الناس أعناقا يوم القيامة»
١١	متابعة المؤذن عند الأذان، والدعاء بعده	«مَنْ قالَ حينَ يسمعُ النداءَ: اللهمَّ ربَّ هذهِ الدعوةِ التامةِ، والصلاةِ القائمةِ، آتِ محمدًا الوسيلةَ والفضيلةَ، وابعثْهُ مقامًا محمودًا الذي وعدتَهُ، حلَّتْ لهُ شفاعتي يومَ القيامةِ»
١٢	إتقان الوضوء	«مَنْ توضأَ فأحسنَ الوضوءَ خرجتْ خطاياهُ منْ جسدِهِ حتى تخرجَ منْ تحتِ أظفارِهِ»
١٣	الدعاء بعد الوضوء	«ما منكمْ منْ أحدٍ يتوضأُ فيُبلغُ أو فيُسبغُ الوضوءَ ثمَّ يقولُ: أشهدُ أنْ لا إلهَ إلا اللهُ وأنَّ محمدًا عبدُ اللهِ ورسولُهُ إلا فُتِحَتْ لهُ أبوابُ الجنةِ الثمانيةُ يدخلُ منْ أيِّها شاءَ»
١٤	صلاة ركعتين بعد الوضوء	«ما منْ أحدٍ يتوضأُ فيُحسنُ الوضوءَ ثمَّ يقومُ ويُصلي ركعتينِ مُقبلٌ عليهما بقلبِهِ ووجهِهِ إلا وجبتْ لهُ الجنةُ»
١٥	كثرة الخطا إلى المساجد	«مَنْ راحَ إلى مسجدِ الجماعةِ فخطوةٌ تمحو سيئةً وخطوةٌ تُكتبُ لهُ حسنةٌ ذاهبًا وراجعًا»
١٦	الاستعداد والتبكير لصلاة الجمعة	«مَنْ غسَّلَ يومَ الجمعةِ واغتسلَ ثمَّ بكَّرَ وابتكرَ ومشى ولمْ يركبْ ودنا منَ الإمامِ فاستمعَ ولمْ يلغُ كانَ لهُ بكلِّ خطوةٍ عملُ سنةٍ أجرُ صيامِها وقيامِها» «لا يغتسلُ رجلٌ يومَ الجمعةِ ويتطهرُ ما استطاعَ منْ طُهرٍ ويدَّهنُ منْ دُهنِهِ أو يمسُّ منْ طيبِ بيتِهِ ثمَّ يخرجُ فلا يُفرِّقُ بينَ اثنينِ ثمَّ يُصلي ما كُتِبَ لهُ ثمَّ يُنصتُ إذا تكلمَ الإمامُ إلا غُفِرَ لهُ ما بينَهُ وبينَ الجمعةِ الأخرى»
١٧	إدراك تكبيرة الإحرام	«مَنْ صلى للهِ أربعينَ يومًا في جماعةٍ يُدركُ التكبيرةَ الأولى كُتِبَتْ لهُ براءتانِ: براءةٌ منَ النارِ وبراءةٌ منَ النفاقِ»
١٨	صلاة الفريضة جماعة	«صلاةُ الجماعةِ تفضلُ صلاةَ الفذِّ بسبعٍ وعشرينَ درجةً»
١٩	صلاة العشاء والفجر في جماعة	«مَنْ صلى العشاءَ في جماعةٍ فكأنما قامَ نصفَ الليلِ، ومَنْ صلى الصبحَ في جماعةٍ فكأنما صلى الليلَ كلَّهُ»
٢٠	الصلاة في الصف الأول	«لو يعلمُ الناسُ ما في النداءِ والصفِّ الأولِ ثمَّ لمْ يجدوا إلا أنْ يستهموا عليهِ لاستهموا»
٢١	المحافظة على السنن الرواتب	«مَنْ صلى في يومٍ وليلةٍ ثنتيْ عشرةَ ركعةً بُنيَ لهُ بيتٌ في الجنةِ: أربعًا قبلَ الظهرِ وركعتينِ بعدَها وركعتينِ بعدَ المغربِ، وركعتينِ بعدَ العشاءِ، وركعتينِ قبلَ صلاةِ الفجرِ»
٢٢	الإكثار من نافلة الصلاة والحرص على إخفائها	«عليكَ بكثرةِ السجودِ للهِ فإنكَ لا تسجدُ للهِ سجدةً إلا رفعكَ اللهُ بها درجةً وحطَّ عنكَ بها خطيئةً» «صلاةُ الرجلِ تطوعًا حيثُ لا يراهُ الناسُ تعدلُ صلاتَهُ على أعينِ الناسِ خمسًا وعشرينَ»
٢٣	الراتبة قبل الفجر، وفريضة الفجر	«ركعتا الفجرِ خيرٌ منَ الدنيا وما فيها» «مَنْ صلى الصبحَ فهوَ في ذمةِ اللهِ ﷻ»
٢٤	صلاة الضحى	«يُصبحُ على كلِّ سُلامى منْ أحدِكمْ صدقةٌ فكلُّ تسبيحةٍ صدقةٌ، وكلُّ تحميدةٍ صدقةٌ، وكلُّ تهليلةٍ صدقةٌ، وكلُّ تكبيرةٍ صدقةٌ، وأمرٌ بالمعروفِ صدقةٌ، ونهيٌ عنِ المنكرِ صدقةٌ، ويُجزئُ منْ ذلكَ ركعتانِ يركعُهما منَ الضحى»
٢٥	من جلس في مصلاه يذكر الله	«الملائكةُ تُصلي على أحدِكمْ ما دامَ في مُصلاهُ ما لمْ يُحدثْ تقولُ: اللهمَّ اغفرْ لهُ اللهمَّ ارحمْهُ»
٢٦	ذكر الله بعد صلاة الفجر في جماعة	«مَنْ صلى الصبحَ في جماعةٍ ثمَّ قعدَ يذكرُ اللهَ حتى تطلعَ الشمسُ ثمَّ صلى ركعتينِ كانتْ لهُ [illegible]

	حتى تطلع الشمس ثم أداء ركعتين	كَأَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ »
٢٧	من استيقظ يصلي الليل وأيقظ امرأته	« مَنِ اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ وَأَيْقَظَ امْرَأَتَهُ فَصَلَّيَا رَكْعَتَيْنِ جَمِيعًا كُتِبَا مِنَ الذَّاكِرِينَ اللهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ »
٢٨	من نوى الصلاة بالليل وغلبه النوم	« مَا مِنِ امْرِئٍ تَكُونُ لَهُ صَلَاةٌ بِاللَّيْلِ فَيَغْلِبُهُ عَلَيْهَا نَوْمٌ إِلَّا كَتَبَ اللهُ لَهُ أَجْرَ صَلَاتِهِ وَكَانَ نَوْمُهُ ذَلِكَ صَدَقَةً »
٢٩	دعاء من دخل السوق	« لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ : كَتَبَ اللهُ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ، وَمَحَا عَنْهُ أَلْفَ أَلْفِ سَيِّئَةٍ، وَرَفَعَ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ دَرَجَةٍ »
٣٠	سبحان الله، والحمد لله، والله أكبر ٣٣ مرة، وختمها بلا إله إلا الله. دبر صلاة الفريضة	« مَنْ سَبَّحَ اللهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَحَمِدَ اللهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبَّرَ اللهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ وَقَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ »
٣١	قراءة آية الكرسي دبر صلاة الفريضة	« مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُولِ الْجَنَّةِ إِلَّا أَنْ يَمُوتَ »
٣٢	عيادة المريض	« مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعُودُ مُسْلِمًا غُدْوَةً إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُمْسِيَ، وَإِنْ عَادَهُ عَشِيَّةً إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُصْبِحَ وَكَانَ لَهُ خَرِيفٌ فِي الْجَنَّةِ »
٣٣	الدعاء للمبتلى	« مَنْ رَأَى مُبْتَلًى فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا لَمْ يُصِبْهُ ذَلِكَ الْبَلَاءُ »
٣٤	تعزية المصاب	« مَنْ عَزَّى مُصَابًا فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ »، « مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يُعَزِّي أَخَاهُ بِمُصِيبَتِهِ إِلَّا كَسَاهُ اللهُ مِنْ حُلَلِ الْكَرَامَةِ »
٣٥	الصلاة على الجنازة ثم اتباعها إلى المقبرة حتى تدفن	« مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتَّى يُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَلَهُ قِيرَاطٌ، وَمَنْ شَهِدَهَا حَتَّى تُدْفَنَ فَلَهُ قِيرَاطَانِ، قِيلَ وَمَا الْقِيرَاطَانِ؟ قَالَ: مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيمَيْنِ » قال ابن عمر رضي الله عنهما: (لقد فرّطنا في قراريط كثيرة)
٣٦	بناء المساجد لله تعالى	« مَنْ بَنَى لِلَّهِ مَسْجِدًا وَلَوْ كَمَفْحَصِ قَطَاةٍ بَنَى اللهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ » مفحص قطاة: عش طير القطاة.
٣٧	الإنفاق	« مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيهِ إِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا اللَّهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا، وَيَقُولُ الْآخَرُ اللَّهُمَّ أَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا »
٣٨	الصدقة	« سَبَقَ دِرْهَمٌ مِائَةَ أَلْفٍ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ وَكَيْفَ؟ قَالَ: رَجُلٌ لَهُ دِرْهَمَانِ فَأَخَذَ أَحَدَهُمَا فَتَصَدَّقَ بِهِ وَرَجُلٌ لَهُ مَالٌ كَثِيرٌ فَأَخَذَ مِنْ عُرْضِ مَالِهِ مِائَةَ أَلْفٍ فَتَصَدَّقَ بِهَا »، « مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ أَوْ إِنْسَانٌ أَوْ بَهِيمَةٌ إِلَّا كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ »
٣٩	القرض بدون فوائد	« مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُقْرِضُ مُسْلِمًا قَرْضًا مَرَّتَيْنِ إِلَّا كَانَ كَصَدَقَتِهَا مَرَّةً »
٤٠	الصبر على المعسر	« مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا فَلَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ صَدَقَةٌ قَبْلَ أَنْ يَحِلَّ الدَّيْنُ، فَإِذَا حَلَّ الدَّيْنُ فَأَنْظَرَهُ فَلَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ مِثْلَيْهِ صَدَقَةً »
٤١	صيام يوم في سبيل الله	« مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللهِ بَاعَدَ اللهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا »
٤٢	صيام ثلاثة أيام من كل شهر، ويوم عرفة، ويوم عاشوراء	« صَوْمُ ثَلَاثَةٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ صَوْمُ الدَّهْرِ »، « وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ فَقَالَ: يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَةَ »، « وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ فَقَالَ يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ »
٤٣	صيام ستة أيام من شوال	« مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ »
٤٤	صلاة التراويح مع الإمام حتى ينتهي	« إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ حَتَّى يَنْصَرِفَ حُسِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ »
٤٥	العمرة في رمضان	« عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً أَوْ حَجَّةً مَعِي »، « مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ (سَبْعًا) وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَانَ كَعِدْلِ رَقَبَةٍ »
٤٦	الحج المبرور	« مَنْ حَجَّ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ »، « وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ »
٤٧	العمل الصالح في العشر الأولى من شهر ذي الحجة	« مَا مِنْ أَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيهَا أَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنْ هَذِهِ الْأَيَّامِ، يَعْنِي أَيَّامَ الْعَشْرِ. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ؟ قَالَ: وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ، إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذَلِكَ بِشَيْءٍ »
٤٨	الأضحية	« قَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ: يَا رَسُولَ اللهِ مَا هَذِهِ الْأَضَاحِي؟ قَالَ: سُنَّةُ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ قَالُوا: فَمَا لَنَا فِيهَا يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٌ، قَالُوا: فَالصُّوفُ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ مِنَ الصُّوفِ حَسَنَةٌ »
٤٩	أجر العالم وفضله	« فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلَى أَدْنَاكُمْ »، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: « إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ وَأَهْلَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ حَتَّى النَّمْلَةَ فِي جُحْرِهَا وَحَتَّى الْحُوتَ لَيُصَلُّونَ عَلَى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرَ »
٥٠	سؤال الله الشهادة بصدق	« مَنْ سَأَلَ اللهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ اللهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ »
٥١	البكاء من خشية الله والحراسة في سبيله	« عَيْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ: عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ، وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِي سَبِيلِ اللهِ »
٥٢	التوكل على الله وترك الاكتواء والاسترقاء والتطير	عُرِضَتْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ الْأُمَمُ فِي الْمَنَامِ فَرَأَى أُمَّتَهُ وَفِيهِمْ سَبْعُونَ أَلْفًا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِلَا حِسَابٍ وَلَا عَذَابٍ وَهُمُ: الَّذِينَ لَا يَكْتَوُونَ، وَلَا يَسْتَرْقُونَ، وَلَا يَتَطَيَّرُونَ، وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ.
٥٣	أجر من مات له أولاد صغار	« مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ لَهُ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ »
٥٤	فقد البصر والصبر على ذلك	« إِنَّ اللهَ قَالَ: إِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِي بِحَبِيبَتَيْهِ فَصَبَرَ عَوَّضْتُهُ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ، يُرِيدُ عَيْنَيْهِ »

٥٥	ترك الشيء اتقاء لله	«إنَّكَ لَنْ تَدَعَ شَيْئًا اتِّقَاءَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا أَعْطَاكَ اللهُ خَيْرًا مِنْهُ»
٥٦	الحفاظ على الفرج واللسان	«مَنْ يَضْمَنْ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ» أي: اللسان والفرج. «مَنْ صَمَتَ نَجَا»
٥٧	التسمية عند دخول البيت وعند الطعام	«إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَذَكَرَ اللهَ عِنْدَ دُخُولِهِ وَعِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ: لَا مَبِيتَ لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ، وَإِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللهَ عِنْدَ دُخُولِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ: أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ، وَإِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللهَ عِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَالْعَشَاءَ»
٥٨	الدعاء بعد الطعام واللباس الجديد	«مَنْ أَكَلَ طَعَامًا فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هَذَا وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ» وإذا لبس ثوبًا جديدًا قال: «الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي هَذَا وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ»
٥٩	من أراد أن يخفف عنه مشقة عمله	سألت فاطمة رضي الله عنها النبي ﷺ خادمًا فقال لها ولعلي رضي الله عنه: «أَلَا أَدُلُّكُمَا خَيْرًا مِمَّا سَأَلْتُمَانِي؟ إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا تُكَبِّرَا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ، وَتُسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمَدَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ»
٦٠	الدعاء قبل الجماع	«لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ قَالَ: بِسْمِ اللهِ، اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا، فَإِنَّهُ إِنْ يُقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِي ذَلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا»
٦١	إرضاء الزوجة لزوجها	«إِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ خَمْسَهَا، وَصَامَتْ شَهْرَهَا، وَحَصَّنَتْ فَرْجَهَا، وَأَطَاعَتْ زَوْجَهَا قِيلَ لَهَا ادْخُلِي الْجَنَّةَ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتِ» «أَيُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ»
٦٢	بِرُّ الوالدين وصلة الرحم	«رِضَى الرَّبِّ فِي رِضَى الْوَالِدِ» «مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَيُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ».
٦٣	كفالة اليتيم	«أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ، وَقَالَ بِإِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى»
٦٤	حسن الخلق	«إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَةَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ» «أَنَا زَعِيمٌ بِبَيْتٍ فِي أَعْلَى الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهُ»
٦٥	رحمة الخلق والشفقة بهم	«وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ» «ارْحَمُوا مَنْ فِي الْأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ»
٦٦	حب الخير للمسلمين	«لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ»
٦٧	الحياء	«الْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ» «الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ» «أَرْبَعٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِينَ الْحَيَاءُ وَالتَّعَطُّرُ وَالسِّوَاكُ وَالنِّكَاحُ»
٦٨	البدء بالسلام	«أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: عَشْرٌ، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: عِشْرُونَ، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ثَلَاثُونَ» أي: من الحسنات
٦٩	المصافحة عند اللقاء	«مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ إِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ أَنْ يَفْتَرِقَا»
٧٠	الدفاع عن عرض المسلم	«مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ أَخِيهِ رَدَّ اللهُ عَنْ وَجْهِهِ النَّارَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ»
٧١	حب الصالحين ومجالستهم	«أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ» قال أنس رضي الله عنه: (فما فرح الصحابة بشيء فرحهم بهذا الحديث)
٧٢	المتحابون بجلال الله	«قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: الْمُتَحَابُّونَ فِي جَلَالِي لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُورٍ يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّونَ وَالشُّهَدَاءُ»
٧٣	الدعاء للمسلمين	«دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ: آمِينَ وَلَكَ بِمِثْلٍ»
٧٤	الاستغفار للمؤمنين والمؤمنات	«مَنِ اسْتَغْفَرَ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ، كَتَبَ اللهُ لَهُ بِكُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ حَسَنَةً»
٧٥	إزالة الأذى من الطريق	«لَقَدْ رَأَيْتُ رَجُلًا يَتَقَلَّبُ فِي الْجَنَّةِ فِي شَجَرَةٍ قَطَعَهَا مِنْ ظَهْرِ الطَّرِيقِ كَانَتْ تُؤْذِي النَّاسَ»
٧٦	ترك المراء والكذب	«أَنَا زَعِيمٌ بِبَيْتٍ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَإِنْ كَانَ مُحِقًّا، وَبِبَيْتٍ فِي وَسَطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَإِنْ كَانَ مَازِحًا
٧٧	كظم الغيظ	«مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ يَسْتَطِيعُ أَنْ يُنْفِذَهُ دَعَاهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رُءُوسِ الْخَلَائِقِ حَتَّى يُخَيِّرَهُ فِي أَيِّ الْحُورِ شَاءَ»
٧٨	الثناء بالخير أو الشر	«مَنْ أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ، أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللهِ فِي الْأَرْضِ»
٧٩	التنفيس عن المسلم والتيسير عليه وستره	«مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ...»
٨٠	تقديم الآخرة	«مَنْ كَانَتِ الْآخِرَةُ هَمَّهُ جَعَلَ اللهُ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ وَجَمَعَ لَهُ شَمْلَهُ وَأَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ»
٨١	عدل الحاكم، صلاح الشاب، التعلق بالمساجد، الحب في الله	«سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ، إِمَامٌ عَادِلٌ، وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ رَبِّهِ، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ، وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ: إِنِّي أَخَافُ اللهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ»
٨٢	الاستغفار	«مَنْ لَزِمَ الْاسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللهُ لَهُ مِنْ كُلِّ ضِيقٍ مَخْرَجًا، وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا، وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ»

أمورٌ وَرَدَ النَّهيُ عَنْهَا وعَنْ فِعْلِهَا

م	الأمر المنهي عنه	قال رسول الله ﷺ
١	قصد الناس بالعمل	«قَالَ اللهُ تَعَالَى: أَنَا أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ، مَنْ عَمِلَ عَمَلًا أَشْرَكَ فِيهِ مَعِي غَيْرِي تَرَكْتُهُ وَشِرْكَهُ»
٢	صلاح الظاهر وفساد الباطن	«لَأَعْلَمَنَّ أَقْوَامًا يَأْتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِحَسَنَاتٍ أَمْثَالِ جِبَالِ تِهَامَةَ بِيضًا فَيَجْعَلُهَا اللهُ هَبَاءً مَنْثُورًا». قَالَ ثَوْبَانُ: يَا رَسُولَ اللهِ، صِفْهُمْ لَنَا جَلِّهِمْ لَنَا أَنْ لَا نَكُونَ مِنْهُمْ وَنَحْنُ لَا نَعْلَمُ. قَالَ: «أَمَا إِنَّهُمْ إِخْوَانُكُمْ وَمِنْ جِلْدَتِكُمْ وَيَأْخُذُونَ مِنَ اللَّيْلِ كَمَا تَأْخُذُونَ وَلَكِنَّهُمْ أَقْوَامٌ إِذَا خَلَوْا بِمَحَارِمِ اللهِ انْتَهَكُوهَا».
٣	الكِبْر	«لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ» «الْكِبْرُ: بَطَرُ الْحَقِّ أي رَدُّهُ، وَغَمْطُ النَّاسِ أي احتقارهم»
٤	إسبال الإزار	«الإسبال في الإزار والقميص والعمامة، من جر شيئا خيلاء لم ينظر الله إليه يوم القيامة».
٥	الحسد	«إِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ، فَإِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ، أَوْ قَالَ: الْعُشْبَ»
٦	الربا	«لَعَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ آكِلَ الرِّبَا وَمُوكِلَهُ»، «دِرْهَمُ رِبًا يَأْكُلُهُ الرَّجُلُ وَهُوَ يَعْلَمُ أَشَدُّ مِنْ سِتَّةٍ وَثَلَاثِينَ زَنْيَةً»
٧	شارب الخمر	«لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مُدْمِنُ خَمْرٍ، وَلَا مُؤْمِنٌ بِسِحْرٍ، وَلَا قَاطِعُ رَحِمٍ»، «مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً»
٨	الكذب	«وَيْلٌ لِلَّذِي يُحَدِّثُ بِالْحَدِيثِ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ فَيَكْذِبُ، وَيْلٌ لَهُ وَيْلٌ لَهُ»
٩	التجسس	«وَمَنِ اسْتَمَعَ إِلَى حَدِيثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ، صُبَّ فِي أُذُنِهِ الْآنُكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» الآنك: الرصاص المذاب.
١٠	التصوير	«إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُونَ»، «لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ»
١١	النميمة	«لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَمَّامٌ» النميمة: هي نقل الحديث بين الناس لغرض الإفساد.
١٢	الغيبة	«أَتَدْرُونَ مَا الْغِيبَةُ؟ قَالُوا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ. قِيلَ: أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِي أَخِي مَا أَقُولُ؟ قَالَ: إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ فَقَدْ بَهَتَّهُ»
١٣	اللعن	«لَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهِ»، «لَا تَلْعَنِ الرِّيحَ فَإِنَّهَا مَأْمُورَةٌ، وَإِنَّهُ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهُ بِأَهْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ»
١٤	إفشاء السر	«إِنَّ مِنْ أَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّجُلَ يُفْضِي إِلَى امْرَأَتِهِ وَتُفْضِي إِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا»
١٥	الفحش	«إِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهِ»، «أَكْثَرُ خَطَايَا ابْنِ آدَمَ فِي لِسَانِهِ».
١٦	اتهام المسلم بالكفر	«أَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِأَخِيهِ: يَا كَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا، فَإِنْ كَانَ كَمَا قَالَ وَإِلَّا رَجَعَتْ عَلَيْهِ»
١٧	الانتساب لغير الأب	«مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ»، «لَا تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ أَبِيهِ فَهُوَ كُفْرٌ»
١٨	ترويع المسلم	«لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يُرَوِّعَ مُسْلِمًا»، «مَنْ أَشَارَ إِلَى أَخِيهِ بِحَدِيدَةٍ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَلْعَنُهُ حَتَّى يَضَعَهَا»
١٩	قتل المستأمن في بلاد الإسلام	«مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاهَدَةً بِغَيْرِ حِلِّهَا لَمْ يَجِدْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ، وَإِنَّ رِيحَ الْجَنَّةِ لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ مِائَةِ عَامٍ»
٢٠	معاداة أولياء الله	«إِنَّ اللهَ قَالَ: مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ»
٢١	تسويد المنافق والفاسق	«لَا تَقُولُوا لِلْمُنَافِقِ سَيِّدٌ، فَإِنَّهُ إِنْ يَكُ سَيِّدًا فَقَدْ أَسْخَطْتُمْ رَبَّكُمْ»
٢٢	غش الرعية	«مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيهِ اللهُ رَعِيَّةً يَمُوتُ يَوْمَ يَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لِرَعِيَّتِهِ إِلَّا حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ»
٢٣	الفتيا بغير علم	«مَنْ أُفْتِيَ بِغَيْرِ عِلْمٍ كَانَ إِثْمُهُ عَلَى مَنْ أَفْتَاهُ»
٢٤	ترك الجمعة أو العصر	«مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَهَاوُنًا بِهَا طَبَعَ اللهُ عَلَى قَلْبِهِ»، «مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ حَبِطَ عَمَلُهُ».
٢٥	التهاون بالصلاة وتركها	«الْعَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ»، «بين الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشرك وَالْكُفْرِ ترك الصَّلَاةِ»
٢٦	المرور أمام المصلي	«لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ»
٢٧	إيذاء المصلين	«مَنْ أَكَلَ الْبَصَلَ وَالثُّومَ وَالْكُرَّاثَ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَأَذَّى مِمَّا يَتَأَذَّى مِنْهُ بَنُو آدَمَ»
٢٨	غصب الأرض	«مَنِ اقْتَطَعَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا طَوَّقَهُ اللهُ إِيَّاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ»
٢٩	الكلام الذي يسخط الله	«وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَهْوِي بِهَا فِي جَهَنَّمَ سبعين خريفا»
٣٠	كثرة الكلام بغير ذكر الله	«لَا تُكْثِرُوا الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللهِ، فَإِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللهِ قَسْوَةٌ لِلْقَلْبِ»
٣١	التشدق بالكلام	«وَإِنَّ أَبْغَضَكُمْ إِلَيَّ وَأَبْعَدَكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الثَّرْثَارُونَ وَالْمُتَشَدِّقُونَ وَالْمُتَفَيْهِقُونَ»
٣٢	الغفلة عن ذكر الله	«مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللهَ فِيهِ وَلَمْ يُصَلُّوا عَلَى نَبِيِّهِمْ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةً فَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُمْ»
٣٣	إظهار الشماتة بالمسلم	«لَا تُظْهِرِ الشَّمَاتَةَ لِأَخِيكَ فَيَرْحَمَهُ اللهُ وَيَبْتَلِيكَ»، «مَنْ عَيَّرَ أَخَاهُ بِذَنْبٍ لَمْ يَمُتْ حَتَّى يَعْمَلَهُ»
٣٤	الهجران بين المسلمين	«لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ، فمن هجر فوق ثلاث فمات دخل النار».

٣٥	المجاهرة بالمعصية	«كُلُّ أُمَّتِي مُعَافًى إِلَّا الْمُجَاهِرِينَ»
٣٦	سوء الخلق	«إِنَّ سُوءَ الْخُلُقِ لَيُفْسِدُ الْعَمَلَ كَمَا يُفْسِدُ الْخَلُّ الْعَسَلَ»
٣٧	العائد في هبته	«الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَقِيءُ ثُمَّ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ»، «لَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ أَنْ يُعْطِيَ عَطِيَّةً أَوْ يَهَبَ هِبَةً فَيَرْجِعَ فِيهَا»
٣٨	ظلم الجار	«لَأَنْ يَزْنِيَ الرَّجُلُ بِعَشْرِ نِسْوَةٍ أَيْسَرُ عَلَيْهِ مِنْ أَنْ يَزْنِيَ بِامْرَأَةِ جَارِهِ، وَلَأَنْ يَسْرِقَ الرَّجُلُ مِنْ عَشْرَةِ أَبْيَاتٍ أَيْسَرُ عَلَيْهِ مِنْ أَنْ يَسْرِقَ مِنْ جَارِهِ»
٣٩	النظر إلى المحرمات	«كُتِبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَصِيبُهُ مِنَ الزِّنَا مُدْرِكٌ ذَلِكَ لَا مَحَالَةَ فَالْعَيْنَانِ زِنَاهُمَا النَّظَرُ، وَالْأُذُنَانِ زِنَاهُمَا الِاسْتِمَاعُ، وَاللِّسَانُ زِنَاهُ الْكَلَامُ، وَالْيَدُ زِنَاهَا الْبَطْشُ، وَالرِّجْلُ زِنَاهَا الْخُطَا، وَالْقَلْبُ يَهْوَى وَيَتَمَنَّى وَيُصَدِّقُ ذَلِكَ الْفَرْجُ وَيُكَذِّبُهُ»
٤٠	لمس الرجل امرأة لا تحل له	«لَأَنْ يُطْعَنَ فِي رَأْسِ رَجُلٍ بِمِخْيَطٍ مِنْ حَدِيدٍ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمَسَّ امْرَأَةً لَا تَحِلُّ لَهُ»، «إِنِّي لَا أُصَافِحُ النِّسَاءَ»
٤١	زواج الشغار	«نَهَى ﷺ عَنِ الشِّغَارِ» الشِّغَارُ: أَنْ يُزَوِّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ عَلَى أَنْ يُزَوِّجَهُ الْآخَرُ ابْنَتَهُ لَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ
٤٢	النياحة	«مَنْ نِيحَ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ يُعَذَّبُ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ»، «الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ»
٤٣	الحلف بغير الله	«مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللهِ فَقَدْ كَفَرَ أَوْ أَشْرَكَ»، «مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللهِ أَوْ لِيَصْمُتْ»، «مَنْ حَلَفَ بِالْأَمَانَةِ فَلَيْسَ مِنَّا»
٤٤	اليمين الكاذبة	«مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ هُوَ عَلَيْهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ»
٤٥	الحلف في البيع	«إِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَلِفِ فِي الْبَيْعِ فَإِنَّهُ يُنَفِّقُ ثُمَّ يَمْحَقُ»، «الْحَلِفُ مُنَفِّقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مُمْحِقَةٌ لِلْبَرَكَةِ»
٤٦	التشبه بالكفار	«مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ»، «لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَيْرِنَا»
٤٧	البناء على القبر	«نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُجَصَّصَ الْقَبْرُ وَأَنْ يُقْعَدَ عَلَيْهِ وَأَنْ يُبْنَى عَلَيْهِ»
٤٨	الغدر والخيانة	«إِذَا جَمَعَ اللهُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرْفَعُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ فَقِيلَ: هَذِهِ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ»
٤٩	الجلوس على القبر	«لَأَنْ يَجْلِسَ أَحَدُكُمْ عَلَى جَمْرَةٍ فَتُحْرِقَ ثِيَابَهُ فَتَخْلُصَ إِلَى جِلْدِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَجْلِسَ عَلَى قَبْرٍ»
٥٠	من أحب أن يقام له إذا دخل	«مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَتَمَثَّلَ لَهُ النَّاسُ قِيَامًا، فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ»
٥١	المسألة بلا حاجة	«وَلَا فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مَسْأَلَةٍ إِلَّا فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ»، «من سأل الناس تكثرا فإنما يسأل جمرا فليستقل أو ليستكثر»
٥٢	التناجش في البيع	«لَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ، وَلَا تَنَاجَشُوا، وَلَا يَبِعِ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ»
٥٣	نشد الضالة في المسجد	«مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ: لَا رَدَّهَا اللهُ عَلَيْكَ، فَإِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهَذَا»
٥٤	سب الشيطان	«لَا تَسُبُّوا الشَّيْطَانَ وَتَعَوَّذُوا مِنْ شَرِّهِ»، قال أحد الصحابة كنت رديف النبي ﷺ فعثرت دابته فقلت: تعس الشيطان فقال: «لَا تَقُلْ تَعِسَ الشَّيْطَانُ فَإِنَّكَ إِذَا قُلْتَ ذَلِكَ تَعَاظَمَ حَتَّى يَكُونَ مِثْلَ الْبَيْتِ وَيَقُولُ: بِقُوَّتِي، وَلَكِنْ قُلْ: بِاسْمِ اللهِ فَإِنَّكَ إِذَا قُلْتَ ذَلِكَ تَصَاغَرَ حَتَّى يَكُونَ مِثْلَ الذُّبَابِ» وتعس أي: هلك، وقيل: سقط، وقيل: عثر، وقيل: لزمه الشر.
٥٥	سب الحمى	«لَا تَسُبِّي الْحُمَّى فَإِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ كَمَا يُذْهِبُ الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ»
٥٦	نشر المحرمات والدعوة إليها	«وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا»
٥٧	منهيات في الشرب	«نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ»، «زَجَرَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا»، «نَهَى عَنِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ»
٥٨	الشرب بآنية ذهب أو فضة	«لَا تَشْرَبُوا فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ وَالدِّيبَاجَ فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ»
٥٩	الشرب بالشمال	«لَا يَأْكُلَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ بِشِمَالِهِ وَلَا يَشْرَبَنَّ بِهَا فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِهَا»
٦٠	قاطع الرحم	«لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ» أي: قاطع رحم
٦١	ترك الصلاة على النبي ﷺ	«رَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ»، «الْبَخِيلُ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ»
٦٢	اقتناء الكلاب	«مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ مَاشِيَةٍ فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ»
٦٣	تعذيب البهائم	«عُذِّبَتِ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ سَجَنَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ فَدَخَلَتْ فِيهَا النَّارَ»، «لَا تَتَّخِذُوا شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا»
٦٤	تعليق الجرس بالبهائم	«لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيهَا كَلْبٌ أَوْ جَرَسٌ»، «الْجَرَسُ مَزَامِيرُ الشَّيْطَانِ»
٦٥	العاصي إذا أعطي النعم	«إِذَا رَأَيْتَ اللهَ يُعْطِي الْعَبْدَ مِنَ الدُّنْيَا عَلَى مَعَاصِيهِ مَا يُحِبُّ، فَإِنَّمَا هُوَ اسْتِدْرَاجٌ ثُمَّ تَلَا: ﴿فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى إِذَا فَرِحُوا بِمَا أُوتُوا أَخَذْنَاهُمْ بَغْتَةً فَإِذَا هُمْ مُبْلِسُونَ﴾»
٦٦	تقديم الدنيا	«وَمَنْ كَانَتِ الدُّنْيَا هَمَّهُ جَعَلَ اللهُ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَفَرَّقَ عَلَيْهِ شَمْلَهُ وَلَمْ يَأْتِهِ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا مَا قُدِّرَ لَهُ»

بسم الله الرحمن الرحيم

أذكار أدبار الصلوات الخمس

❖ (أستغفر الله ... أستغفر الله ... أستغفر الله) .

❖ (اللهم أنت السلام ومنك السلام تباركت يا ذا الجلال والإكرام) .

❖ (لا إله إلا الله وحده لا شريك له ، له الملك وله الحمد ، وهو على كل شيء قدير ، اللهم لا مانع لما أعطيت ، ولا معطي لما منعت ، ولا ينفع ذا الجد منك الجد) .

❖ (لا إله إلا الله وحده لا شريك له ، له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير ، لا حول ولا قوة إلا بالله ، لا إله إلا الله ، ولا نعبد إلا إياه ، له النعمة ، وله الفضل ، وله الثناء الحسن ، لا إله إلا الله مخلصين له الدين ولو كره الكافرون) .

❖ سبحان الله (٣٣) والحمد لله (٣٣) والله أكبر (٣٣) وتمام المائة (لا إله إلا الله وحده لا شريك له ، له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير .

❖ المعوذات : قل هو الله أحد ... قل أعوذ برب الفلق ... قل أعوذ برب الناس ..

❖ قراءة آية الكرسي : ﴿ الله لا إله إلا هو الحي القيوم لا تأخذه سنة ولا نوم له ما في السموات وما في الأرض من ذا الذي يشفع عنده إلا بإذنه يعلم ما بين أيديهم وما خلفهم ولا يحيطون بشيء من علمه إلا بما شاء وسع كرسيه السموات والأرض ولا يؤوده حفظهما وهو العلي العظيم ﴾ (سورة البقرة : ٢٥٥) .

الحافظ القاری مولانا غلام حسن قادری

مفتی، دار العلوم حزب الاحناف

شیخ الحدیث جامعہ رضویہ ماڈل ٹاؤن، لاہور

کی عظمتِ مصطفیٰ ﷺ کے حوالے سے مشہور زمانہ کتاب المسمّٰی بہ

شانِ مصطفیٰ ﷺ بزبانِ مصطفیٰ ﷺ

کے بعد اب عظمت باری تعالیٰ کے حوالے سے عظیم علمی شاہکار

شانِ خدا جل جلالہ بزبانِ مصطفیٰ ﷺ

اور نبی اکرم ﷺ کے اسماء گرامی کے حوالے سے کتاب مستطاب

نامِ محمد ﷺ کے میں قربان

زیور طباعت سے آراستہ ہو کر عنقریب

منظر عام پر آ رہی ہیں

ناشر

اکبر بک سیلرز

زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور Ph: 042 - 37352022